ہم توبہ کیوں نہیں کرتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

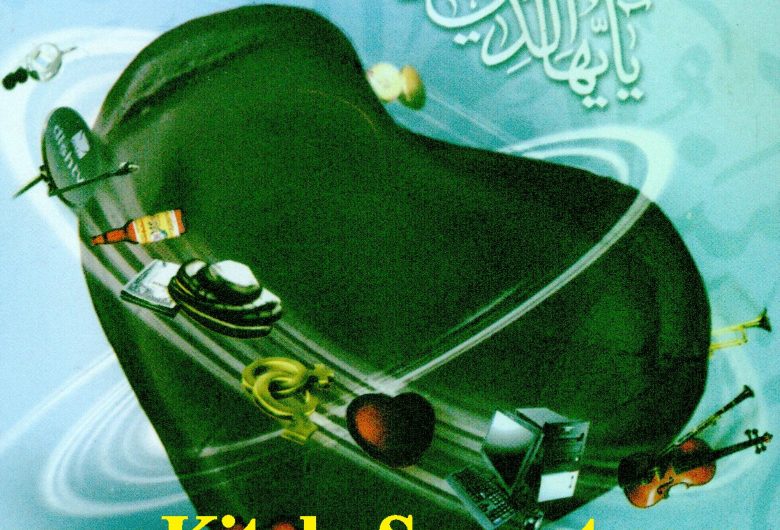

www.KitaboSunnat.com

تالیف: محمد حسین یعقوب
اردو قالب: ابوحمزہ ظفر اقبال
اعداد و اضافہ: محمد طاہر نقاش

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

توبہ سے محروم رہ جانیوالے بدنصیبوں کا نصیحت آموز فکراورانگیز تذکرہ

توبہ کیوں نہیں کرتے

تالیف: محمد حسین یعقوب
اردو قالب: ابوحمزہ ظفر اقبال
اعداد و اضافہ: محمد طاہر نقاش

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان
فون: 4453358 -0300

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

DARULIBLAGH

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

ہم توبہ کیوں نہیں کرتے؟

توبہ سے محروم رہ جانے والے بدنصیبوں کا نصیحت آموز فکر انگیز تذکرہ

تالیف: .... محمد حسین یعقوب
اردو قالب .... ابو حمزہ مظفر اقبال
اعداد و اضافہ .... محمد طاہر نقاش
اشاعت اوّل .... نومبر 2007ء

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

● لاہور: دارالاندلس ۔ مرکز القادسیہ 7230549 ۔ دارالسلام شوروم 7232400 ۔ مکتبہ قدوسیہ 7230585 ۔ مکتبہ سلفیہ 7237184 ۔ کتاب سرائے 7320318 ۔ اسلامی اکیڈمی 7357587 ۔ نعمانی کتب خانہ 7321865 ۔ مکتبہ رحمانیہ 7224228 ۔ مکتبہ دارالھدیٰ 7639557 ۔ بکر یہ کیسٹ لائبریری 6365526 ۔
● راولپنڈی: تحقیقات طیبہ کشمیری بازار ۔ 5535168 ● اسلام آباد: السعود اسلامک سنٹر 2261356 ● فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار ۔ 631204 ● کراچی: مکتبہ نور حرم 4965724 ۔ دی بک ڈسٹری بیوٹرز 7787137 ۔ مکتبہ دارالقرآن 021 2211998 ۔ علمی کتب خانہ اردو بازار ۔
● پشاور: معراج کتب خانہ 214720 ۔ ● حیدر آباد: مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2807284

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان 0300 4453358

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم توبہ کیوں نہیں کرتے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ

ہم توبہ کیوں نہیں کرتے ؟

- حرف مؤلف: قبولیت توبہ کے آثار ۱۱
- حرف تمنا: ہم توبہ اس لیے نہیں کرتے ۱۲

توبہ میں اتنی تاخیر کیوں؟

- لمبی امیدیں اور آرزوئیں لے ڈوبتی ہیں ۲۱
- گناہوں سے محبت' یاری اور دلداری کا نتیجہ ۲۴
- توبہ کے نتیجے میں منصب چھوٹ جانے کا ڈر ۲۵
- غریب وقلاش ہو جانے کا اندیشہ ۲۵
- ''اس طرح تو ہماری ناک کٹ جائے گی'' ۲۶
- اولاد و برادری کی طاقت کا گھمنڈ ۲۸
- زن' زر اور زمین' گناہوں کی مشین ۲۹
- خواہشات کا ہلاکت خیز جال ۲۹
- تاخیر در تاخیر اور ٹال مٹول کا سلسلہ ۳۱
- گناہ کی نشاندہی پر نظر انداز کر جانا ۳۲
- موت سے غفلت ۳۳
- اللہ کی رحمت کے سہارے کا بہانہ ۳۷
- پانی کا بلبلہ ''دنیا'' ہی محور ومرکز ۳۹
- محسوسات ومشاہدات سے چشم پوشی اور عبرت نہ پکڑنا ۴۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ کے راستے میں حائل رکاوٹیں

○ پہلی رکاوٹ : گناہ کی چاہت ۴۳
✧ گناہ بھلا دینا ۴۳
✧ گناہ کی جگہ کو چھوڑ دینا ۴۴
✧ بُری صحبت سے پرہیز ۴۵
✧ اللہ کی اطاعت کی لذت ۴٦
✧ ذکر الٰہی میں مشغولیت ۴۷
✧ سچی ندامت اور گناہ سے نفرت ۴۷
✧ نیک لوگوں کے حالات پر غور ۴۸
✧ موت کی یاد ۴۸
✧ نیکیوں کی کثرت ۴۹
○ دوسری رکاوٹ : توبہ کو بوجھ سمجھنا اور ثابت قدم نہ رہنا ۵۰
✧ توبہ آج اور ابھی ۵۲
✧ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ۵۲
✧ گناہ سے بچنے کی اصل طاقت ۵۴
✧ بندوں کے دل رحمٰن کی انگلیوں میں ۵۴
○ تیسری رکاوٹ : حیلے بہانے ۵۹
✧ میں داڑھی منڈواتا ہوں کیونکہ ۵۹
✧ ٹخنے سے نیچے کپڑا ٦۰
✧ اور اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ ٦۰
○ چوتھی رکاوٹ : عطاء ہونے والی نعمتوں سے دھوکا ٦۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ پانچویں رکاوٹ : شرعی پابندیوں سے ڈر ۶۴
✧ گناہ اور شیطانی وسوسہ ۶۵
○ چھٹی رکاوٹ : توبہ کے بعد آزمائشوں کا دور ۶۷
○ ساتویں رکاوٹ : توبہ کے بعد گھبراہٹ کا حملہ ۷۱
✧ محبوبہ کی جدائی ۷۱
✧ توبہ کے بعد گھبراہٹ کیوں؟ ۷۲
✧ شیطان کا وسوسہ ایمان کی دلیل ۷۳
✧ عظیم دعوے ۷۵

توبہ کے گلدستہ میں کون کونسے پھول ہونے چاہئیں؟

✧ اخلاص ۷۷
✧ گناہ سے دوری ۷۸
✧ گناہ پر ندامت وشرمندگی ۷۹
✧ گناہ پر ندامت کیسے؟ ۷۹

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعظیم کیسے کی جائے گی؟

✧ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا طریقہ ۸۰
✧ صفات الٰہیہ کی معرفت کا فائدہ؟ ۸۱
✧ کونسی صفات اللہ عزوجل کی عبادت کا سبب بنتی ہیں؟ ۸۱
✧ صفات ربوبیت کے ثمرات ۸۲
✧ سب سے بڑی جہالت ۸۳
✧ نفس انسانی کمزور ہے ۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ہاتھ کو غلط استعمال کرنے والے ۸۶
- زبان کو غلط استعمال کرنے والے ۸۶

اللہ کریم کی توقیر کی علامات

- حقیر اشیاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا جائے ۸۸
- شر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہ کی جائے ۸۸
- موجودہ دور کے لوگوں کی حالت ۸۹
- مخلوق کو اللہ کا بدل ہرگز نہ کہا جائے ۹۰
- محبت، تعظیم اور بزرگی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں ۹۰
- اللہ تعالیٰ کو فالتو وقت نہ دیں ۹۱
- مخلوق کا حق اللہ کے حق سے مقدم نہ کریں ۹۳
- اللہ اور اس کا رسول سب سے مقدم ۹۴
- روح، جسم، دل اور دماغ، اللہ کے سپرد کر دیں ۹۴
- اپنی دلی مراد کو اپنے رب کی مراد پر مقدم نہ کریں ۹۵
- یہ سوچ کر شرم کریں کہ اللہ تعالیٰ کو دل کی سب باتیں معلوم ہیں ۹۵
- اللہ تعالیٰ کا خوف سب سے زیادہ ہو ۹۶
- اللہ تعالیٰ کی رضا آپ کا مقصودِ اول ہو ۹۶
- اللہ کریم کی کما حقہ معرفت ۹۹

اپنے نفس کی معرفت

- اپنی حقیقت کا علم ۱۰۲
- دو شریف علم ۱۰۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اپنے نفس سے متعلق علم ہونا ۱۰۴
- اپنے نفس کی معرفت اور اپنے رب کی معرفت ۱۰۵
- وعید کی تصدیق ۱۰۸
- دوبارہ غلطی نہ کرنے کا عزم ۱۱۱
- قبروں کی زیارت ۱۱۲
- مردوں کو غسل دینا اور جنازے کے ساتھ چلنا ۱۱۲
- صالحین سے ملاقات ۱۱۳

عادات بد سے چھٹکارا کیسے حاصل کریں؟ ۱۱۵

گناہ سے بچنے کے لیے صبر کا حصول

- گناہ کی برائی کا علم ۱۱۷
- اللہ کریم سے حیاء کرنا ۱۱۸
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنا ۱۱۸
- ایک گناہ کی سزا ۱۱۹
- اللہ تعالیٰ کا ڈر ۱۲۰
- اللہ تعالیٰ کی محبت ۱۲۰
- ذاتی شرافت اور غیرت ۱۲۱
- معصیت کے بُرے انجام کے متعلق علم ہونا ۱۲۲
- توبہ سے محرومی کی بنا پر معصیت کی سزائیں ۱۲۳
- امیدوں کو کم کرنا اور کثرت سے موت کو یاد کرنا ۱۲۹
- خوردونوش میں فضول اشیا سے کنارہ کشی ۱۲۹
- دل میں ایمان کے پودے کو پیوست کرلے ۱۳۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ نہ کرنے کی وجوہات

- عدم خلوص ۱۳۱
- عزم کی ناپختگی اور گناہ کی پختگی ۱۳۲
- گناہوں پر اطمینان اور اپنے نفس کی ثقاہت کا یقین ۱۳۲
- دائمی غفلت اور آنکھوں کی خشکی ۱۳۲
- توبہ کے بعد نیک اعمال ۱۳۳
- مقبول توبہ کی علامات ۱۳۴
- اے میرے محبوب! ۱۳۸

توبہ نصیب ہونے کے نتیجے میں حسن خاتمہ کی علامات

- مرتے وقت بندے کا کلمہ توحید پڑھنا ۱۴۰
- اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی سربلندی کے لیے شہادت کی موت ۱۴۰
- غزوہ کرتے ہوئے یا حج میں احرام کی حالت میں مرنا ۱۴۱
- مرنے والے کا آخری عمل اللہ کی اطاعت ہو ۱۴۱
- ضروریات خمسہ کے دفاع میں مرنا ۱۴۲
- کسی وبائی مرض میں صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے مرنا ۱۴۲
- عورت کا بچہ کی وجہ سے نفاس کی حالت میں مرنا ۱۴۳
- ڈوب کر، جل کر اور دب کر مرنا ۱۴۳
- جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مرنا ۱۴۳
- موت کے وقت پیشانی کا عرق ریز ہونا ۱۴۳
- ہم اللہ تعالیٰ سے حسن خاتمہ کے سوالی ہیں ۱۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف مؤلف

قبولیت توبہ کے آثار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ وَالَاهُ وَبَعْدُ!

''ہم توبہ کیوں نہیں کرتے؟''...... اس سوال کے اگرچہ الفاظ نہایت کم ہیں لیکن اس کے اندر مفاہیم کی بڑی گہرائیاں اور معانی پوشیدہ ہیں اور اس کی تاثیر بڑی دور تک ہے۔ بلکہ ان چند الفاظ کے اندر اس قدر سوالات اور استفسارات پوشیدہ ہیں کہ اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو ہر زمانے میں کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل کتاب معرض وجود میں آ جائے۔ یہ ایسا سوال ہے کہ اگر کافر بھی صدق دل سے اس کا جواب دینا چاہے تو فوراً اسلام قبول کر لے۔ اور جب کوئی گناہ گار یہ سوال پوچھ لے تو پھر وہ نیکیوں کے لیے فوراً جھک جائے۔ اور اگر فرمانبردار' دین کا ملتزم اس سوال کی گہرائیوں کی طرف غوطہ زن ہو' تو اللہ کے سامنے اس کے خشوع و خضوع میں مزید اضافہ ہو جائے۔ یہی وہ دعوت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کے اسماء و صفات نیز توحید ربوبیت والوہیت کی معرفت پائی جاتی ہے۔

یہ دعوت اسی لیے دی جاتی ہے تاکہ ہم اپنی تخلیق پر غور کر لیں۔ بلکہ اس سے زندگی اور موت کے فلسفے کی معرفت بھی حاصل ہوتی ہے' اور اس وسیع کائنات میں تمام حقائق و امور ایک نظم و ضبط اور پروگرام کے تحت باہم مربوط ہیں' ان کے رابطے کا علم ہو جائے گا' بے شک یہ دعوت نفس اور اس کے اسرار میں غور و فکر کی دعوت ہے۔ نیز انسان اور اس کے ظاہر سے بھی یہ معرفت کافی حد تک مانوس ہے' کہ انسان کی حقیقت کیا ہے اور اس کی صفات کیا کیا ہیں۔ اور اس وسیع کائنات اور اس کے حقائق کے سامنے انسان کا مقام کیا ہے؟

یہ چند اوراق پر مشتمل کتاب بلاشبہ اپنے اندر بے شمار معانی و مفاہیم سموئے ہوئے ہے' جو قضا و قدر کے مطابق ہیں اور یہ کتاب مخلوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے عفو و درگزر اور رحمت و مغفرت کی وضاحت کے لیے بہترین رہنما ثابت ہو گی۔ ان شاء اللہ

نیز اس کتاب میں اس سوال کی جزئیات اور حقائق پر بھی سیر حاصل روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیک اعمال کی توفیق اللہ ہی کی جانب سے ہے اور وہی سیدھے رستے کی جانب ہدایت دینے والا ہے۔

الفقیر الی اللہ تعالیٰ

محمد حسین یعقوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف تمنا

ہم توبہ اس لیے نہیں کرتے

بدنصیب' نادان اور شیطان کا شکار انسان جب گناہ کرتا ہے تو دیکھنے والے دیکھتے رہتے ہیں' اس کے پاپ کی نشاندہی اور اسے اخلاص پر مبنی نصیحت محض اس لئے نہیں کرتے کہ وہ اس کے شر سے خائف ہوتے ہیں' کہ کہیں اس کو سمجھانے سے لینے کے دینے ہی نہ پڑ جائیں اور کہیں ہم اپنی بے عزتی ہی نہ کروا بیٹھیں۔ لہٰذا وہ خاموش رہتے ہیں' اگر ان میں سے کوئی جرأت کر کے محض اس بدنصیب کی خیر خواہی کے لیے اسے اس گناہ یا برے کام سے روکتا ہے۔ اسے وہ اس کا گناہ اور نقصان بتاتا ہے کہ جو اسے لاحق ہوسکتا ہے' تو وہ جواب میں اس گناہ کو نہایت ڈھٹائی اور بے حمیتی سے کرتا چلا جاتا ہے اور اس برائی کے جواز میں طرح طرح کے دور از حقیقت جواز پیش کرنے لگتا ہے۔ وہ مثالیں پیش کرتا ہے کہ دیکھو وہ فلاں جو بڑا حاجی نمازی اور غازی بنا پھرتا ہے' یہ کام تو اس نے بھی فلاں موقع پر کیا تھا اور پھر وہ جو نہایت پرہیزگار اور صوفی بنا پھرتا ہے' اس کا بیٹا بھی تو ایسے ''کارنامے'' کرتا ہے۔ اس کے بغیر آج کل گزارہ ہی نہیں۔ یعنی وہ یوں الٹی سیدھی مثالوں سے جواز فراہم کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ بھی جائز ہی کر رہا ہے' چنانچہ اس فعل سے باز نہیں آئے گا۔

جب سلیم الفطرت انسان کسی گناہ یا غلط کام کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ یہ جان رہا ہوتا ہے کہ وہ غلط کر رہا ہے یا ظلم و زیادتی کر رہا ہے یا فسق و فجور کر رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی مخالفت کر رہا ہے اور اللہ کے فرامین سے بغاوت کر کے اس کے قہر و غضب کو دعوت دے رہا ہے۔ یوں وہ اپنی دنیا بھی تباہ اور آخرت بھی برباد کر رہا ہے' لیکن اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ساتھ خواہشات کا غلبہ' گناہوں کی عارضی لذت' دنیا کی چکا چوند' جھوٹی اور کھوکھلی عزت کا نشہ...... جھوٹی شان و شوکت...... معاشرے میں ناک نہ رہنے کا اندیشہ اور پگ' شملہ و دستار نیچی ہو جانے کا خدشہ اسے یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ وہ گناہ کر رہا ہے' اس پر قائم و دائم رہنے پر مجبور کرتا ہے۔

گناہوں کے ارتکاب کے وقت جب اس کے ضمیر پر ضرب لگتی ہے تو وہ یہ بہانہ کر کے اسے خاموش کرا دیتا ہے کہ ابھی بڑی عمر پڑی ہے۔ میں جلد ہی اس سے معافی مانگ لوں گا۔ عنقریب توبہ کر لوں گا۔ یہ ایک موہوم امید' ایک ناروا اور خام خیال' دل کو ایک دلاسا اور ایک بہکاوا اسے بے فکر کئے رکھتا ہے اور یوں وہ گناہوں کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔

وہ گناہوں کے ارتکاب کے لئے دل کو یہ کہہ کہہ کر تسلیاں دیتا رہتا ہے کہ بس فلاں الجھن دور ہو جائے پھر میں نے یہ غلط کام چھوڑ دینا ہے۔ کاروبار میں آئی ہوئی فلاں رکاوٹ جونہی دور ہو گئی تو پھر ایسا ہرگز نہ کروں گا...... یہ مقدمہ جیت جاؤں کہ جو عزت و بے عزتی اور انا کا مسئلہ بن چکا ہے بس پھر سکون ہی سکون ہے۔ پھر میں اللہ سے توبہ ہی میں وقت گزاروں گا' دوبارہ ایسا نہ کروں گا۔ کبھی وہ سوچتا ہے کہ بس اس قدر رقم جمع کر لوں یا اس کا بندوبست ہو جائے تاکہ تمام قرضے اور لین دین کے جھنجھٹ ختم ہو جائیں......

یا یوں سوچتا ہے کہ کیا کروں بچیاں جوان ہو چکی ہیں' ان کے ہاتھ پیلے کرنے ہیں' ان کا جہیز تیار ہو جائے یا تمام بچوں کے نام کا جب تک ایک ایک پلاٹ نہیں بن جاتا' ایسا کرنا ناگزیر ہے' جونہی ایسا ہو گیا میں بالکل گوشہ نشین ہو جاؤں گا۔ اللہ اللہ کرتا رہوں گا اور توبہ کر لوں گا۔

یا سوچتا ہے کہ بچے تعلیم حاصل کر لیں تو پھر اس لعنت سے چھٹکارا حاصل کر لوں گا۔ یہ رکاوٹ ختم ہو جائے یا فلاں ہدف حاصل ہو جائے یا یہ کہ یہ بیماری جس نے رات دن کا سکون برباد کر رکھا ہے یہ دور ہو جائے تو پھر ہمہ تن ہر وقت اللہ کو یاد کروں گا اور اپنے موجودہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کی معافی مانگ لوں گا۔ ابھی بڑی عمر پڑی ہے۔ عمر کا طویل عرصہ ابھی میرے پاس ہے۔ ابھی میری عمر ہی کیا ہے؟ ابھی میں نے دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے۔ ابھی بہت وقت پڑا ہے۔

اگر کوئی اللہ کا بندہ اس غلط روش اور طرز فکر و عمل کی نشاندہی کر کے سمجھائے تو انسان شیطان لعین کے دھوکے میں آ کر کہتا ہے کہ چھوڑو جی ان کی کون سی بات ہے' یہ تو ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈراتے ہی رہتے ہیں...... ان کو تو جی جہنم اور اللہ کی ناراضی و غضب کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ تو بہت غفور و رحیم اور نہایت ہی رحم کرنے والا ہے۔ ہمیں بس اس کی رحمت کا سہارا چاہئے۔ وہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ اس کی رحمت بہت وسیع ہے۔ یہ جو ہمیں سمجھا رہے ہیں نا! یہ خود تو زندگی کے مزے لوٹ چکے ہیں' اب عاجز و بیکار ہو گئے ہیں تو ہمیں سمجھانے آ گئے ہیں۔ سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی ہے!! جب ان کی جوانی تھی' قوت تھی' اختیار تھا' مال و دولت تھا تو خوب زندگی کی رعنائیوں اور زیبائیوں کو لوٹا...... اور اب...... ناصح بن کر ہمیں سمجھانے آ گئے ہیں۔ یہ جوان جو ہمارے لئے ناصح بنا کھڑا ہے...... ہمیں وعظ کر رہا ہے ابھی سال پہلے ایسا تھا ویسا تھا' فلاں فلاں عیب تھا اس کے اندر' اب کہتا ہے: اب مجھے اللہ نے ہدایت دے دی ہے' وہ مجھے معاف کر دے...... تو اس سے کوئی یہ پوچھے کہ یہ پہلے اس زندگی پر چلا ہی کیوں تھا؟ جواب پلٹا ہے۔

اے میرے بھائی!...... ابھی بھی وقت ہے۔ زندگی کی سانسیں چل رہی ہیں...... اعضا حرکت میں ہیں۔ گناہوں سے کنارہ کش ہو جاؤ...... برائیاں چھوڑ دو...... یہ الٹی سیدھی گمراہ کن دلیلیں ترک کر دو۔ معاصی کا ارتکاب بند کر دو...... اللہ جانے یہ زندگی کا سفر کس موڑ پر ختم ہو جائے...... چلتی چلتی گاڑی رک جائے...... متحرک گھڑی کی سوئیاں جامد ہو جائیں...... ابھی وقت ہے توبہ کر لے' توبہ ہی تیری نجات کا پروانہ ہے...... تیری اخروی کامیابی کی علامت اور ضمانت ہے۔

کہتے ہیں کہ "مچھلی پتھر چاٹ کر واپس مڑتی ہے" اے بھائی تو بھی مچھلی کی طرح نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن...... یاد رکھ! اگر موت کا پتھر چاٹ کر واپس پلٹے تو کیا پلٹے' ابھی سے پلٹ آیئے...... ان شیطانی بہکاووں اور دھوکوں میں نہ آئیں۔ اگر موت کے مہلک پتھر کو چاٹ کر ہی واپس پلٹے تو صرف ندامت' شرمندگی' ذلت و رسوائی اور ہمیشہ کی ناکامی و نامرادی ہی حصے میں آئے گی۔

بھلا تجھے گناہ چھوڑ کر اللہ ارحم الراحمین کی طرف واپس پلٹنے میں کون سی چیز مانع ہے؟ کیا تو شرماتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو اس خالق سے کیا شرمانا کہ جس نے تیرے وجود کو بنایا...... اگر تجھے توبہ کرنے میں چھوٹا پن محسوس ہوتا ہے تو یہ تکبر ہے۔ ذرا سوچ! اس کبریا کی کبریائی کے سامنے کیا تکبر؟ کیسا تکبر؟ اور کس کا تکبر معنی رکھتا ہے؟ اگر اس سے توبہ کرنے میں سستی حائل ہے تو یہ اس کی ناشکری اور بے قدری ہے...... اگر توبہ کے لئے تیرے پاس آنسو نہیں ہیں...... آہ و زاریاں اور سسکیاں نہیں ہیں...... رقت اور وقت نہیں ہے...... تو یہ تو تیری بدنصیبی ہے' رب کی ناراضی کی نشانی ہے۔ ابھی اس کے دربار میں حاضر ہو اور معافی مانگ کہ اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کر دے۔

دیکھ' یاد رکھ......! اگر تجھے اللہ کے حضور توبہ کرنے میں دولت رکاوٹ بنی ہوئی ہے تو ذرا اپنے اردگرد نظر دوڑا' تو یہ دیکھے گا کہ یہ ڈھلتا ہوا سایہ ہے' اڑتا ہوا پرندہ ہے۔ اس کا کوئی اعتبار نہیں' یہ ہمیشہ کسی کے پاس نہیں رہتی بلکہ مکین بدلتی رہتی ہے۔ آج کسی کے پاس' کل کسی اور کے پاس' بلکہ بعض اوقات جب اللہ کی رحمت کا سایہ اٹھ جاتا ہے تو یہ مشکلات اور ہلاکت کا باعث بھی بن جاتی ہے' لہٰذا اس پہ مان کر کے توبہ سے دور نہ ہو......

اگر جوانی مستانی نے تجھے توبہ سے غافل کر رکھا ہے تو دیکھ کہ کتنے ہی لوگ روزانہ درد دل' درد قولنج کتنے ہی گبھرو جوان کہ سردرد کے معمولی عارضے سے دیکھتے ہی دیکھتے تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیتے ہیں۔ کتنے ہی روزانہ موڑ کاٹتے ٹریفک حادثے کا شکار ہو کر خاک و خون میں لت پت ہو کر جوانی کی کہانی ادھوری چھوڑ کر چلتے بنتے ہیں......

اگر برادری کے جھمیلوں نے تجھے توبہ سے دور کر رکھا ہے تو اس حقیقت کو ذہن نشین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لے کہ یہ برادری تجھے رب کے عذاب سے چھڑا نہ سکے گی۔ یہ لوگ تو دنیا کی چھوٹی سی عدالت سیشن کورٹ کی پیشی میں بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں اور بندہ تن تنہا بے یار و مددگار کھڑا رہ جاتا ہے۔ تیری یا تیرے کسی قریبی کی بیماری پر علاج معالجے کے وقت اگر پیسے لگانے پڑ جائیں تو اپنے پیارے کو موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا مرتا چھوڑ کر غائب ہو جاتے ہیں۔ اس وقت بھی ان کے رشتوں کا بھرم کھل جاتا ہے' دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جاتا ہے......

اگر تجھے تیری پیاری اولاد' دلربا بیوی' دوستوں' عزیزوں نے توبہ سے کسی طرح بھی روک رکھا ہے تو اے انجان و نادان!...... ان پر مان اور بھروسا نہ کر' ان کی خاطر اپنے خالق و مالک رب' رحیم و کریم اور جبار و ستار مولا کو ناراض نہ کر' ان لوگوں نے تو تیری آنکھیں بند ہوتے ہی تیری قیمتی گھڑی وغیرہ کو بھی فوراً قبضے میں کرنا ہے۔ پلک جھپکنے میں تمہاری جیب سے نقدی نکالنی ہے' کپڑے اتار لینے ہیں اور تجھے خالی ہاتھ قبر کے اندر بند کر آنا ہے۔ واپس آتے ہی تیری چھوڑی ہوئی جائداد کی تقسیم پر گتھم گتھا ہو کر مرنے مارنے پر تیار ہو جانا ہے' کہ یہ زمین میری' وہ تیری۔ یہ بڑی دکان میری وہ بنگلہ تمہارا۔

تیرے آنکھیں بند کرتے ہی انہوں نے تجھے بھول کر تیری میری کے چکروں میں پڑ جانا ہے۔ لہٰذا ان پر مان اور بھروسا نہ کر...... ابھی بھی وقت ہے' توبہ کی طرف بھاگ...... کہ توبہ کے دروازے ابھی کھلے ہیں۔ اپنے گناہوں کو مولا کریم کے' اپنے خالق و مالک کے سامنے رکھ دے اور گڑگڑا لے' رو لے' اس کو منا لے' توبہ میں ذرا بھی سستی و کاہلی کا مظاہرہ نہ کر' یاد رکھ! ایسا نہ ہو کہ زندگی کی گاڑی چلتی رہے...... سفر ہوتا رہے...... لیکن تو منزل کی جستجو سے خالی' انجانی منزلوں کا راہی بن کر سفر کرتا رہے...... لیکن پھر بھی منزل تجھے نہ ملے۔

اس لیے تو ان کھوکھلے رشتوں کو خاطر میں نہ لا کہ زندگانی اور جیون کے اس سفر کے دوران وہ وقت آ جائے کہ جب آنکھیں بند ہو جائیں...... سانسیں پلٹ جائیں...... ہاتھ اکڑ جائیں...... دل کی دھڑکنیں بے قابو ہو جائیں...... دماغ کی سوچیں کام کرنا بند کر دیں......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خون کی گردش جامد و ساکت ہو جائے...... بیہوشیوں کے دورے شروع ہو جائیں......قوت سماعت جواب دے دے...... رزق کے دانے پورے ہو جائیں...... زندگی کا وقت پورا ہو جائے...... اور پھر......توبہ کے دروازے بھی بند ہو جائیں...... اور فرشتے نامہ اعمال کے رجسٹر بند کر دیں۔ نرخرہ بولنے لگے......آنکھیں تاڑے لگ جائیں..... روح جسم سے نکلنے لگے......

اب اگر......تو باقی ماندہ پوری قوت جمع کر کے آواز نکالنے میں کامیاب ہو بھی گیا کہ:

اِنِّی تُبتُ الآن

''اب میں نے توبہ کی''

تو اس وقت اے بھائی!...... یہ کہنا کچھ فائدہ نہ دے گا۔ اللہ کا فیصلہ آ چکا ہوگا' زندگی کے لمحاتُ ختم ہو چکے ہوں گے' اس وقت تیرا توبہ کرنا بے وقت کی راگنی ہوگی۔ اس وقت توبہ کی قبولیت کا وقت ختم ہو چکا ہوگا۔

لہٰذا ہم تجھے دعوت دیتے ہیں کہ مرنے سے قبل بلکہ آج ہی واپس پلٹ آؤ اور اپنے اللہ کے حضور گناہوں کی زندگی کو چھوڑنے' ترک کرنے اور خوش بختیوں اور سعادتوں بھری زندگی کا حصول چاہنے کی خاطر توبہ کے لیے ہاتھ اٹھا دو۔ یقیناً تیرے اٹھے ہوئے ہاتھوں کی اللہ لاج رکھ کر تجھے گناہوں سے پاک صاف کر کے تیری توبہ قبول کر لے گا اور گناہوں سے دامنِ داغدار کو پاک صاف کرنے کی توفیق بخش دے گا' لہٰذا اب بھی وقت ہے لوٹ آؤ' پلٹ آؤ......توبہ کی طرف' رجوع الی اللہ کی طرف۔

قارئین محترم!...... اللہ کریم ہمیں آخرت کی جوابدہی کے سلسلہ میں حساس مومن بنائے اور اس دنیا میں توبہ کر کے کامیاب و کامران بندہ بننے کی توفیق عنایت فرمائے آمین۔

یہ تو چند معروضات تھیں۔ میں اس سلسلہ میں پروفیسر ظفر اقبال صاحب اور جناب امین ثاقب صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے وقت نکال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اس اصلاح پر مبنی کار خیر میں میرا ہاتھ بٹایا۔ اللہ کریم ان کو دنیا و آخرت دونوں جگہ سرخرو فرمائے۔ آمین۔

میں نے اس کتاب میں بعض چند مفید مضامین کا اضافہ کیا ہے مثلاً توبہ میں تاخیر کیوں اسی سلسلہ کا ایک مضمون ہے' تاکہ آپ کو اس موضوع کہ ''ہم توبہ کیوں نہیں کرتے؟'' پر مزید مفید راہنمائی مل سکے اور ہم اپنے آپ کو فوری عمل کے لیے تیار کر سکیں۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ کتاب کے مصنف مترجم اور دیگر معاونین کہ جنہوں نے اس پر کام کیا ہے' کے لیے اس کتاب کو ذریعہ نجات اور توشہ آخرت بنائے۔ خاص طور پر بندہ ناچیز کے والد محترمؒ کے لیے کہ جنہوں نے مجھے ایسی کاوشوں کو منظر عام پر لانے کے لیے قوت و راہنمائی بخشی۔

خادم کتاب و سنت

محمد طاہر نقاش

۲۰ اگست ۲۰۰۷ء لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ میں اتنی تاخیر کیوں؟

مومن کا یہ وصف اور خوبی ہے کہ وہ جب کسی طرح کے گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے تو فوری اللہ کریم کے دربار میں رجوع کرتا ہے اور توبہ کے لیے مالک کائنات کے سامنے ہاتھ اٹھا دیتا ہے۔ وہ رو رو کر اپنے سرزد ہونے والے گناہ پر شرمندگی' ندامت اور پریشانی کا اظہار کرتا ہے اور اللہ کریم سے وعدہ کرتا ہے کہ اس دفعہ مجھے معاف کر دے آئندہ میں ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے گناہ کے ارتکاب کے بعد فرشتے منتظر رہتے ہیں کہ شاید یہ گنہگار بندہ توبہ کرلے اور ہم اس کا گناہ نامہ اعمال میں نہ لکھیں۔ اس لیے وہ فوری توبہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور توبہ کرلیتا ہے۔ مومن بندے کی یہ خوبی ہے کہ وہ توبہ کرنے میں ذرہ بھر دیر اور سستی نہیں کرتا۔ وہ توبہ میں تاخیر کو اپنے لیے باعث ہلاکت و بربادی جانتا ہے۔

شیطان کے شکار بندے کو گناہ کے ارتکاب کے بعد اپنی غلطی و جرم کا احساس تک نہیں ہوتا۔ اسے یہ شعور بھی نہیں ہوتا کہ اس نے کوئی غلط کام کیا ہے۔ بلکہ یہ گناہ جرائم اور بدکاریاں اس کا روز مرہ کا معمول بن چکی ہوتی ہیں۔ وہ ان کو غیر محسوس انداز میں رواں دواں زندگی کا معمول تصور کرتا ہے۔ اس سے زیادہ وہ اس کو اہمیت نہیں دیتا۔ جب اس کے نزدیک گناہ کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتا تو اس سے توبہ تائب ہونے اور کنارہ کش ہونے کے لیے اللہ کے دربار میں التجائیں کرنا کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔ اگر اس کے ذہن میں اپنی غلطی اور گناہ کے قبیح ہونے کا تصور آ بھی جائے تو شیطان اسے نہایت ہلکا کر کے دکھاتا ہے اور پھر اس کے ذہن میں یہ خیال ڈالتا ہے' کہ اگر یہ جرم اور گناہ ہے تو یہ کام تو سب لوگ کرتے پھر رہے ہیں لیکن کسی کو نہیں علم کہ یہ جرم اور گناہ ہے۔ یہ تو معمول عام کام ہے' جس کے بغیر گزارہ نہیں ہوسکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے باوجود اگر بندے کے دل میں گناہ اور برائی کا احساس اجاگر ہو جائے تو شیطان اسے توبہ سے باز رکھنے کے لیے ہمیشہ مختلف حیلوں بہانوں سے ٹالتا رہتا ہے (جن کا ذکر ابھی آگے آئے گا ان شاء اللہ) کہ ابھی بڑی عمر پڑی ہے توبہ کے لیے۔ شیطان کے ان حیلوں بہانوں کا شکار ہوکر انسان ہمیشہ توبہ کے کھلے دروازوں میں داخل ہونے کی بجائے ان سے دور ہی رہتا ہے۔ یوں وہ توبہ سے دور ہوکر جہنم کے دروازوں کی طرف مسلسل بڑھتے ہوئے دوزخ کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ ایک جست میں جہنم میں داخل ہو جائے۔ اللہ کریم کے مومن بندے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر دم اللہ کریم سے توبہ کرتا رہے۔ اس کا گناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا وہ فوری توبہ کے لیے بے قرار ہو جائے۔ جیسا کہ اللہ رب العالمین نے فرمایا ہے:

﴿وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝﴾

''اے ایمان والو!...... تم سب اللہ سے توبہ کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ''

امام کائنات' محبوب کائنات' سلطان مدینہ سرور قلب و سینہ گناہوں سے معصوم ہونے کے باوجود روزانہ سو سو دفعہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے لوگو!...... تم (روزانہ) اللہ رحیم و کریم سے توبہ کیا کرو' میں روزانہ اس سے سو سو دفعہ توبہ کرتا ہوں۔'' (صحیح مسلم ۲/ ۲۸)

رسول اللہ ﷺ نے توبہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''گناہوں سے توبہ کرنے والا شخص ایک بے گناہ کی طرح پاک ہو جاتا ہے۔'' اس کی سند حسن ہے۔

مگر گناہ گار' سیاہ کار' بدکار آدمی روزانہ یہ کہہ کر اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے کہ میں کل توبہ کرلوں گا۔ لیکن اگلے دن پھر کوئی نئی مصروفیت کوئی بہانہ آ گھیرتا ہے اور وہ کہتا ہے: اچھا' آئندہ کل توبہ کرلوں گا ...... یہاں تک کہ اسے موت آ گھیرتی ہے۔ اس وقت اس کے پاس آخرت کے سفر پر روانگی کے لیے زاد راہ اور سامان سفر نہیں ہوتا۔ دنیا میں غافل لوگوں کی یہی مثال ہے۔ عقل مند دانا اور متقی و پرہیزگار مومن کو جب موت آتی ہے تو اسے ذرہ بھر بھی افسوس نہیں ہوتا مگر عاصی' گناہ گار' سیاہ کار اس وقت پکار پکار کر فریادیں کرتا ہے:

﴿حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ﴾ (المؤمنون : ۲۳/ ۹۹ تا ۱۰۰)

''اے رب کریم!...... مجھے (صرف) ایک بار واپس (دنیا میں) بھیج دے تا کہ میں وہاں جو کچھ چھوڑ کر آیا ہوں اس میں سے (تیرے رستے میں) خرچ کر کے کوئی عمل صالح کرلوں''

مگر اسے مہلت نہ دی جائے گی۔ دوبارہ عمر نہ دی جائے گی' نہ دنیا میں واپس بھیجا جائے گا۔ یوں اس کی یہ حسرت ناکام ونامراد ہی دم توڑ دے گی۔

شیطان انسان کو مختلف حیلوں بہانوں سے ہمیشہ توبہ سے باز رکھتا ہے' جس کی بنا پر وہ توبہ سے دور ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ موت آ دبوچتی ہے۔ یہاں ہم ان چند شیطانی ہتھکنڈوں اور وسوسوں کا جائزہ لیتے ہیں کہ جو توبہ سے دوری کا باعث اور محرک بنتے ہیں۔

لمبی امیدیں اور آرزوئیں لے ڈوبتی ہیں

انسان اس عارضی اور چار دن کی زندگی میں لمبی لمبی امیدیں باندھے رکھتا ہے۔ لمبے چوڑے پروگرام بناتا ہے' منصوبہ بندیاں کرتا ہے کہ یہ کروں گا...... پھر وہ کروں گا...... پھر وہ...... عمر کی لمبی لمبی امیدیں باندھے رکھنا بھی بہت سے لوگوں کی بے عملی اور بے راہ روی کا بہت بڑا محرک اور سبب ہے۔ شیطان لعین انسان کو ہمیشہ اس وسوسے میں مبتلا رکھتا ہے کہ ابھی تو کافی عمر باقی پڑی ہے۔ اور پھر وہ عمر کی اسی آس پر لمبی امیدیں اور ان پر بڑی بڑی بلند و بالا عمارتیں کھڑی کرتا رہتا ہے۔ وہ اسی ادھیڑ بن میں مصروف رہ کر آخرت کو بھلا دیتا ہے اور موت کو بھول جاتا ہے۔ اگر وہ موت کو کبھی صحیح طریقے سے یاد کرلے تو اس کی نیندیں اڑ جائیں' لذتیں ختم ہوجائیں اور وہ دنیا کے عیش و آرام سے کنارہ کش ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا﴾ (الکہف : ۱۸/ ۴۶)

''مال اور بیٹے تو دنیاوی زندگی کی زینت ہیں' اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ تو ثواب کے لحاظ سے تمہارے رب کے ہاں بہت اچھی اور امید کے لحاظ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت بہتر ہیں''

رسول کریم ﷺ نے آرزوئیں جو کبھی بھی پوری نہیں ہوتیں' کی حقیقت واضح کرنے کے لیے زمین پر باقاعدہ نقشہ بنا کر صحابہ کے ذہنوں میں آرزوؤں کی اصلیت یوں نقش کی:

صحیح بخاری میں منقول ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں سمجھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک مربع نما شکل بنائی۔ اس شکل کے باہر ایک خط کھینچا اور اس کے درمیان میں چھوٹے چھوٹے خطوط کھینچے۔ پھر مربع کے درمیان میں انگلی رکھ کر فرمایا: ''یہ انسان ہے' اور مربع بنانے والے خطوط اس کی موت ہیں اور یہ چھوٹے چھوٹے خطوط حوادث و مصائب ہیں جو انسان پر حملہ کرتے رہتے ہیں۔ اگر ان کا نشانہ چوک جاتا ہے تو بڑھاپا آلیتا ہے' اور مربع سے باہر جو خط ہے وہ انسان کی آرزو اور تمنا ہے۔ انسان کی موت کا وقت آ پہنچتا ہے لیکن اس کی آرزوئیں اور امیدیں ختم نہیں ہوتیں۔ یعنی آدمی اس خط (آرزوؤں) تک ابھی پہنچ نہیں پاتا کہ اس سے قبل ہی اس کی موت اس کو دبوچ لیتی ہے اور اس کی آرزوئیں اور خواہشیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں۔

اس خاکہ کی مدد سے رسول اللہ ﷺ نے یہ بات واضح فرما دی کہ انسان اور اس کی آرزوؤں کے درمیان حادثات و مصائب حائل ہیں اور پھر موت چاروں طرف سے انسان کو گھیرے ہوئے ہے جس سے کوئی راہِ فرار نہیں ہے' جس سے کسی صورت میں بچا نہیں جاسکتا۔ انسان کو کتنی بھی طویل زندگی کیوں نہ ملے اس کی آرزوئیں ادھوری رہ جاتی ہیں اور کوئی بھی انسان زندگی میں اپنی تمناؤں کی تکمیل نہیں کر پاتا۔

لمبی آرزو بہت سے لوگوں کی بدبختی کا سبب ہے' شیطان جب کسی کو فریب و دھوکا دینا چاہتا ہے تو اس کے لیے یہ نقشہ پیش کرتا ہے کہ ابھی اس کے سامنے ایک لمبی عمر اور ایک لمبا عرصہ پڑا ہے' جس میں وہ بڑی بڑی آرزوئیں کرتا ہے اور اس لمبے زمانے کو گزارنے اور ان آرزوؤں کی تکمیل کے لیے اپنی پوری طاقت صرف کر دیتا ہے۔ یوں وہ آخرت کو بھول جاتا ہے' موت کو یاد نہیں کرتا' اور اگر کسی دن موت کو یاد کر لیتا ہے تو اس سے تنگ دل ہو جاتا ہے' کیونکہ موت کی یاد اس کی لذتوں کو اور اس کی خوش عیشی کو مکدر کر دیتی ہے' رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے سختی کے ساتھ متنبہ کیا ہے' فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''دو چیزیں ہیں جن سے میں تمہارے بارے میں زیادہ ڈرتا ہوں: (۱) خواہشات کی پیروی (۲) اور لمبی آرزو۔ خواہشات کی پیروی حق سے روک دیتی ہے اور لمبی آرزو وہ تو دنیا کی محبت ہے'' ابن ابی الدنیا نے اسے روایت کیا ہے۔

انسان جب آخرت سے زیادہ دنیا سے محبت کرتا ہے تو اسے آخرت پر ترجیح بھی دیتا ہے' اس کی زینت و خوبصورتی اور اس کی لذتوں میں پھنس کر رہ جاتا ہے اور اللہ کی جوار رحمت جنت میں اللہ کے انعام یافتہ بندوں' انبیاء و صدیقین اور شہداء و صالحین کے ساتھ رہنے کے لیے اپنا ٹھکانا نہیں بناتا۔

لمبی آرزو نہ کرنے کے آثار یہ ہیں کہ بندہ نیک اعمال کی طرف سبقت کرے اور عمر کے اوقات کو غنیمت جانے' کیونکہ سانسیں محدود ہیں اور دن متعین ہیں اور جو کچھ گزر جاتا ہے وہ ہرگز واپس نہیں آ سکتا' اور راستے پر حق سے روکنے والی بے شمار مشکلات ہیں' جنہیں رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے' ارشاد ہے:

''سات چیزوں کے آنے سے پہلے اعمال کی طرف جلدی کرو: کیا تمہیں انتظار ہے بھلا دینے والی غربت کا' یا حد سے بڑھی ہوئی مالداری کا' یا ہلاک کر دینے والی بیماری کا' یا عقل مار دینے والے بڑھاپے کا' یا درگور کرنے والی موت کا' یا دجال کا جو بدترین پوشیدہ شخص ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے' یا قیامت کا تو قیامت سب سے زیادہ کڑوی اور خطرناک شے ہے۔'' (سنن ترمذی)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑا اور فرمایا:

''دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم ایک اجنبی ہو یا مسافر''

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

''جب تم شام کرلو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح کرلو تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت کے زمانہ میں اپنی بیماری کے لیے سامان تیار کرلو اور اپنی زندگی میں موت کے لیے''۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے مومنوں کی ان چیزوں کی طرف رہنمائی کی ہے جو ان سے لمبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرزوں کو دور اور دنیا کی حقیقت سے آگاہ کر دیں' چنانچہ آپ نے یہ حکم دیا کہ موت کو یاد کریں' قبروں کی زیارت کریں' مردوں کو غسل دیں' جنازہ کے ساتھ چلیں' مریضوں کی عیادت کریں اور صالحین سے ملاقات کے لیے جائیں' کیونکہ یہ ساری چیزیں دل کو غفلت سے بیدار کرتی ہیں اور پیش آنے والی حقیقت سے آگاہ کر دیتی ہیں' تو دل بھی اس کے لیے تیاری کر لیتا ہے۔

گناہوں سے محبت' یاری اور دلداری کا نتیجہ

جب انسان کسی گناہ کا ارتکاب کرنا شروع کرتا ہے' مسلسل کرتا ہے اور اس پر شرمندہ ہو کر توبہ نہیں کرتا تو شیطان مکمل طور پر اس پر غالب و حاوی ہو جاتا ہے۔ یوں وہ زندگی کے آخری لمحات تک اس کی سوچ و فکر اور عمل پر حاوی رہتا ہے۔ اس کے عزیز و اقارب موت کے وقت جب اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں کہ مرتے وقت یہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے تو وہی سابقہ گناہ اس کی سوچوں پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ یوں وہ توبہ نہیں کر پاتا اور نہ ہی کلمہ شہادت اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے۔ یہ سب گناہوں کا وبال ہوتا ہے۔ انسان شیطان کے بہکاوے میں آ کر دنیا کی لذتوں میں ایسا کھو جاتا ہے اور گناہوں کا اس قدر رسیا اور عادی ہو جاتا ہے کہ ان کے بغیر اس کا گزارہ مشکل ہو جاتا ہے۔ گناہوں کا نشہ خون بن کر اس کے جسم میں گردش کرتا ہے۔ زندگی میں جاری و ساری اور معمول بہ گناہوں کو چھوڑنا' ظاہری طور پر ایسے خوبصورت پرکشش اور رنگین زندگی کے نظاروں سے کنارہ کش ہونا' اسے ناممکن العمل نظر آتا ہے۔ زندگی بور' بدمزہ اور روکھی محسوس ہوتی ہے۔ اگر اس سے چند دن یا ایک مختصر عرصہ کے لیے کوئی مرغوب گناہ چھوٹ جائے تو اسے زندگی بدمزہ' سونی' اجڑی اور ویران نظر آتی ہے۔ ایسا سب گناہوں سے اس کی شدید محبت کی بنا پر ہوتا ہے۔ گناہوں کی یہ محبت اسے توبہ کے متعلق سوچنے نہیں دیتی اور یوں وہ ہمیشہ کے لیے توبہ سے دور ہو جاتا ہے۔

توبہ کے نتیجے میں منصب چھوٹ جانے کا ڈر

معاشرہ میں بعض مختلف کلیدی حیثیتوں پر متمکن افراد کو جب اپنی غلطی کا احساس ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو وہ وقتی طور پر ڈرتے ہیں کہ یہ ہم کیا کر بیٹھتے!!؟ پھر صرف ایک راستہ نجات کا پاتے ہیں اور وہ ہوتا ہے توبہ کا...... لیکن جونہی توبہ کے لیے تیار ہوتے ہیں تو شیطانی فکر پر مبنی کتنے ہی وساوس اور اندیشے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم معاشرے میں ایسے رتبے' عہدے اور مرتبے پر فائز ہیں جو بہت کم لوگوں کے نصیب میں آتا ہے۔ اگر ہم نے اعتراف جرم کرلیا تاکہ توبہ کرلیں تو ہماری سوسائٹی میں بنی بنائی ساکھ اور عزت و وقار ختم ہوجائے گا۔ لوگ کہیں گے: اچھا!...... یہ کرتوت ہیں اس ظاہری طور پر پارسا نظر آنے والے چودھری کے...... اس طرح موجودہ مرتبہ وعہدہ بھی چھن سکتا ہے...... ہماری جماعت کمزور ہوجائے گی...... اور مخالف پارٹی غالب آجائے گی...... پھر اس کی سیاست اور سکہ چلے گا...... جبکہ ہم کسی شمار وقطار میں نہ ہوں گے۔ یوں وہ توبہ کی توفیق ملنے سے محروم رہتا ہے۔

غریب وقلاش ہوجانے کا اندیشہ

دولت مند حضرات بخوبی یہ جانتے ہوتے ہیں کہ یہ یہ کام اور کاروبار جو ہم کر رہے ہیں یہ ناجائز' خلاف شرع اور حرام ہے۔ کبھی کبھی ان کے ذہن میں توبہ تائب ہونے کا خیال بھی ابھرتا ہے۔ وہ سوچتے ہیں کہ اپنی آخرت بہتر بنانے کے لیے دنیا کے یہ تمام جھمیلے' جھنجٹ اور بکھیڑے چھوڑ کر توبہ کرکے صحیح اور درست کام کرنے لگیں...... لیکن پھر ان کو یہ خدشہ پریشان کرنے لگتا ہے کہ اگر یہ بظاہر غلط نظر آنے والا کام چھوڑ دیا تو کاروبار زندگی کیسے چلے گا...... فیکٹری' مل' دکان وغیرہ ٹھپ ہوکر رہ جائے گی...... نوکر' ملازم ماتحت سب باغی ہوجائیں گے...... کاروبار میں شریک پارٹیاں بھاگ جائیں گی...... مال دولت جاتی رہے گی...... ہم کنگال وقلاش ہوجائیں گے...... در در مانگتے پھریں گے...... جاننے پہچاننے والے بھی منہ پھیر لیں گے...... یوں مختلف شیطانی وساوس کی بنا پر انہیں اپنا مستقبل نہایت تاریک اور ہیبت ناک نظر آتا ہے اور وہ توبہ سے دور ہی رہتے ہیں۔

سودی کام کرنے والوں کو دیکھ لیں' جب ان کو بتائیں کہ سود کھانا کھلانا اللہ اور رسول سے جنگ ہے' آپ یہ جنگ کبھی نہیں جیت سکتے۔ لہٰذا دم نکلنے سے قبل ایسے سودی کاروبار سے توبہ کرلیں...... تو جواب میں ان کو ایسے ہی اندیشے گھیر لیتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی اعلیٰ عہدوں پر براجمان عہدیداروں کا حال ہے' جن کی نوکری شریعت کی روشنی میں حرام پیشوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زمرے میں آتی ہے...... وہ کہتے ہیں: ہم کیا کریں...... ہم مجبور ہیں...... ہمارے گھریلو اخراجات اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ اگر یہ نوکری چھوڑ کر کوئی اور پیشہ اختیار کرتے ہیں تو بھوکے مرتے ہیں وغیرہ وغیرہ...... یوں دولت کی ریل پیل میں کمی اور کنگال و قلاش ہو جانے کا موہوم اندیشہ انسان کو توبہ سے ہمیشہ دور رکھتا ہے حتیٰ کہ وہ قارون کے صاحبین میں جا شامل ہوتا ہے۔

اس طرح تو ہماری ناک کٹ جائے گی

انسان معاشرے میں رہتے ہوئے اپنے یمین و یسار میں ایک مقام و مرتبہ بنا کر رہتا ہے۔ اگر وہ لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہو' نیک کام کرے' کسی کو تکلیف نہ پہنچائے بلکہ ایک آئیڈیل زندگی گزارے تو لوگ اس کی عزت کرتے ہیں' اس کو اپنی آنکھوں کا تارا بناتے ہیں' دیدہ دل فرش راہ کرتے ہیں۔ یہ تو وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو اللہ کریم کی طرف سے حقیقی طور پر عزت ملتی ہے۔ دوسری قسم کے لوگ وہ ہوتے ہیں جو معاشرے میں رہتے ہوئے لوگوں سے زبردستی اپنی عزت کروانا اپنا حق جانتے ہیں اور لوگ ان کے فتنہ سے بچنے کے لیے ظاہری طور پر ان کی عزت کرنے کا مصنوعی اظہار بھی کرتے ہیں۔ وہ لوگوں پر جبر و تسلط رعب و دبدبہ قائم کرتے ہیں' اپنے رعب' دبدبہ' دہشت جاہ و حشمت اور عزت کے لیے لوگوں پر ظلم بھی کرتے ہیں۔ ان میں اکثر سیاسی پارٹیوں مذہبی جماعتوں' سماجی انجمنوں' پنچائتوں کے پنچ اور امن قائم کرنے والے اداروں کے عہدوں پر براجمان حکومتی عہدے دار بھی شامل ہوتے ہیں۔ وہ جب دیکھتے ہیں کہ انہوں نے یہ فیصلہ' یہ کام غلط کیا ہے بلکہ ظلم کیا ہے' کہیں ہم پر اللہ کا غضب نہ نازل ہو جائے' اس میں ہمارے ہی بندے کا قصور اور جرم ثابت ہوا ہے...... تو ان کے ذہن میں بھی ایک لمحے کے لیے اپنے فیصلے کو بدلنے اور توبہ کرتے ہوئے رجوع کرنے کا خیال آتا ہے...... لیکن ساتھ ہی شیطان ان کے ذہن میں ڈالتا ہے کہ اگر تم نے توبہ کر لی...... یوں اپنے جرم کا اشتہار بیچ چوراہے چسپاں کر دیا...... تو تمہاری عزت خاک میں مل جائے گی۔ لوگ تمہارے منہ پر تھوکیں گے۔ لوگوں میں تمہاری ناک کٹ جائے گی۔ تمہارا عرصے سے بنا ہوا رعب و دبدبہ جاتا رہے گا۔ تمہاری آکڑ پھاکڑ اور دہشت فنا ہو جائے گی۔ یوں وہ ان کو ان کی خود پسندی کا بت ٹوٹنے سے ڈراتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

......تمہاری ہیبت' سطوت' دبدبہ وحشت' رعب داب' چودھراہٹ' سرداری' سیادت و قیادت کی ناک کٹ جائے گی...... لہٰذا جیسا چل رہا ہے چلنے دو...... یہ کون سا آج ہی ایسا ہوا ہے...... شروع دن سے ہوتا آرہا ہے...... اور ہوتا رہے گا...... تمہارے توبہ تائب ہونے سے کون سا فرق پڑ جائے گا...... الٹا لوگ کہیں گے:

سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی"

......اس طرح تو تم نیک نامی کی زندگی چھوڑ کر ذلت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ یوں توبہ کا سفینہ دور نکل جاتا ہے اور توبہ کی طلب میں غلطاں و پیچاں یہ مسافر کنارے پر کھڑا سوچتا اور منہ دیکھتا رہ جاتا ہے۔

اولاد و برادری کی طاقت کا گھمنڈ

کتنی ہی ایسی چوریاں چکاریاں ڈاکے اور قتل ہوتے ہیں کہ جن کے مجرم بعد میں پکڑے جاتے ہیں۔ لیکن ان کو سزا دینے کی بجائے ہمیشہ بچا کر ایک ہیرو کی شکل میں جیل سے باہر لایا جاتا ہے۔ مجرم کے جرم ثابت ہونے پر جب اسے احساس ہوتا ہے کہ میں نے غلط کام کیا تھا' اب شاید مجھے کڑی سزا مل جائے اور وہ آئندہ سے توبہ تائب ہونے کا ارادہ کرتا ہے...... تو اس وقت بعض "بڑے" اس کے اس خیال پر اسے ثابت قدم رہنے اور اپنی زندگی کی ڈگر کو بدلنے کی بجائے تھاپڑا دیتے ہیں کہ...... گھبرانا نہیں...... ہم تمہارے ساتھ ہیں...... مخالف تمہارا بال بھی بیکا نہ کر سکیں گے...... ہم تمہیں مکھن سے بال کی طرح جیل سے نکال لے جائیں گے...... اور پھر ایسا ہی ہوتا ہے اور مجرم غلط سپورٹ ملنے پر توبہ سے محروم رہ جاتا ہے۔

ایسا کس لیے ہوتا ہے؟ اس لیے کہ ایسے موقع پر شیطان لعین' برادری کا بت کھڑا کر دیتا ہے کہ اجی کیا ہوا...... ابھی لڑکا ہی تو تھا...... غلطی کر بیٹھا...... غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں...... ذرا سنبھلے گا تو سمجھ جائے گا...... ابھی اس کا تجربہ ہی کیا ہے...... اور ویسے بھی تو دیکھیں اس نے یہ (چوری والا) کام کس بہادری سے کیا ہے' ذرہ برابر نہیں ڈرا...... اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ لڑکا ہے بھی اپنی برادری کا...... کوئی غیر برادری کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ ہم برادری کی لاج کو بٹہ تو نہیں لگنے دیں گے...... مقتول پارٹی والے بھی کون سے حاجی ہیں!...... ہم جانتے ہیں ان کو اچھی طرح...... ہماری برادری اتنی بڑی اور طاقت ور ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا...... ہم برادری کی ''پگ'' کی حفاظت کے لیے کورٹ کچہری عدالت ہر جگہ لڑیں گے......اور پانی کی طرح روپیہ پیسہ بہا دیں گے۔

بعض لوگ اپنے گھبرو بیٹوں یعنی جوان اولاد کی وجہ سے توبہ سے محروم رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ہم شیر جوان پتروں کے باپ ہیں' اگر ان کمی کمین اور نیچ ذات لوگوں کے نیچے لگ گئے تو پھر ہمارا جینا غیرت مندوں کا نہیں بے غیرت لوگوں کا جینا ہوگا۔ ہم فریق مخالف سے معافی مانگنے کی بجائے مر جانا زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ یوں برادری اور اولاد کی طاقت کا نشہ اور گھمنڈ انہیں توبہ کی سعادت سے محروم رکھتا ہے حتیٰ کہ وہ اگلے جہاں سدھار جاتے ہیں۔

زن' زر اور زمین' گناہوں کی مشین

عورت' مال و دولت اور زمین یہ ابتدائے حیات سے انسان کے لیے فتنہ و فساد اور توبہ سے دوری کا سبب بنتے چلے آ رہے ہیں۔ خوبصورت' مالدار عورت کا حصول...... زرخیز قیمتی زمینوں کا مالک بن جانا...... اور مال و دولت بینک بیلنس گاڑی کوٹھی کار' سونا چاندی زر و جواہر...... یہ وہ فتنے ہیں جو دنیا میں لڑائی جھگڑے فتنہ و فساد اور قتل و غارت گری کا سبب ہیں...... انسان ان کے حصول کے نشے میں دھت گناہ پر گناہ کرتا چلا جاتا ہے۔ دنیا کی مختلف عدالتوں میں چلنے والے مقدموں میں سب سے زیادہ مقدمے انہی تین فتنوں کے گرد گھومتے ہیں۔ ہمارے ملک میں دیہات میں لوگوں کا شغل ہی یہ بن کر رہ گیا ہے کہ وہ اکثر عدالتوں کے چکر لگاتے ہوئے رات دن گزارتے ہیں۔ اصل مسئلہ ان تین چیزوں کی کشش کی بنا پر ان کو جائز یا ناجائز طریقے سے حاصل کرنے کا جذبہ مذمومہ ہے۔ اگر انسان کہ جو کچھ اسے اللہ کی طرف سے ملا ہے اسی پر صبر و شکر کر کے راضی ہو جائے تو کسی قسم کا مسئلہ اور فتنہ پیدا ہی نہ ہو۔ لیکن انسان جب اپنے حق سے زیادہ کی طلب و لالچ میں حدیں کراس کر کے جرائم کا مرتکب ہوتا ہے تو گناہوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان چیزوں کی چاہت اور طلب اسے اس قدر اندھا کر دیتی ہے کہ وہ توبہ کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توجہ نہیں دیتا اور توبہ کیے بغیر ہی کسی دن زمین کے نیچے جا سوتا ہے۔

خواہشات کا ہلاکت خیز جال

انسان کی مثال ایک بچے کی مانند ہے۔ بچہ جب بازار میں اپنے والدین کے ساتھ جاتا ہے تو جو چیز اسے نظر آئے اور پسند آئے وہ اس کی طرف انگلی کھڑی کر دیتا ہے کہ ابی جان! میں نے وہ چیز لینی ہے۔ یہ چیز کتنی مہنگی ہے اور قیمتی ہے' کس قدر پہنچ میں ہے یا دسترس سے باہر' اس بات سے اسے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ اس نے تو خواہش کرنی ہوتی ہے اور پھر اس کے پورا کرنے کے لیے چیخنا چلانا ہوتا ہے۔ والدین جو چیز اس کے لیے بہتر' فائدہ مند اور سود مند تصور کرتے ہیں لے دیتے ہیں۔ بعض چیزوں کے حصول کے لیے وہ خوب ضد کرتا ہے' روتا ہے' چیخنا چلاتا ہے لیکن والدین اسے لے کر نہیں دیتے۔ مثلاً: چمکتی چھری یا خنجر۔ وہ جانتے ہیں کہ اس کی یہ خواہش اگر پوری کر دی گئی تو یقیناً وہ اپنے آپ کو زخمی کر بیٹھے گا۔

انسان بھی جب دنیا کے بازار میں داخل ہوتا ہے تو جو چیز اسے پسند آتی ہے حاصل کر لیتا ہے اگر حصول ممکن نہ ہو تو پھر جائز و ناجائز طریقوں سے کوشش شروع کر دیتا ہے' اس دوران وہ کچھ اور دیکھتا ہے تو اسے حاصل کرنے کی بھی خواہش دل کے نہاں خانوں میں چھپا لیتا ہے۔ اسی طرح وہ خواہشات کا خزانہ اپنے دل کے دفینے میں جمع کرتا رہتا ہے۔ خواہشات کی تکمیل کی بھاگ دوڑ میں وہ کئی سنگین گناہوں کا بھی ارتکاب کر جاتا ہے۔ اسے علم ہوتا ہے کہ وہ گناہ کر رہا ہے لیکن وہ خواہش کی تکمیل کے حسین خواب کی تعبیر کی آس میں اپنے زندہ ضمیر کو میٹھی نیند سلا دیتا ہے اور گناہ کے ارتکاب کے احساس کو مسلسل جھٹکتا رہتا ہے۔ یوں ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ گناہ پروف ہو جاتا ہے۔ گناہ اس پر کچھ اثر نہیں کرتے۔

یوں اپنی خواہشات کی پٹاری کو بند کیے وہ گناہوں کی شاہراہ پر مسلسل دوڑتا رہتا ہے۔ گناہوں کی اس شاہراہ پر دوڑتے ہوئے وہ ہمیشہ خواہشات کو اپنے سامنے پاتا ہے۔ یوں وہ اور تیزی سے بھاگتا ہے لیکن ان تک پہنچ نہیں پاتا...... لیکن پھر بھی وہ ہمت نہیں ہارتا اور بھاگتا چلا جاتا ہے...... لمحہ بہ لمحہ...... صبح و شام...... رات دن...... دن بہ دن...... ماہ بہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہ...... سال بہ سال ...... بھاگتا جاتا ہے...... خواہشات اب بھی شاہراہ معصیت پر اسکے سامنے ہوتی ہیں...... مگر دور ہوتی ہیں ...... اس کے باوجود وہ ان تک پہنچ نہیں پاتا...... کہ اتنے میں موت کا ڈنکا بج جاتا ہے...... وہ اسے دبوچ لیتی ہے...... اور خواہشات وہیں کی وہیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں۔ یوں ایسے شخص کے لیے گناہوں سے توبہ ایک دیوانے کا خواب بن کر رہ جاتا ہے۔

تاخیر در تاخیر اور ٹال مٹول کا سلسلہ

ڈاکٹر عبداللہ بن محمد المصطلق اس ضمن میں رقم طراز ہیں:

جن حیلوں کے ذریعہ ابلیس لوگوں کے ساتھ کھلواڑ کرتا ہے ان میں ایک کامیاب ترین حیلہ یہ ہے کہ وہ توبہ کرنے میں ٹال مٹول کرواتا ہے' وہ گنہگار کو وسوسہ دیتا ہے کہ وہ توبہ کرنے میں جلدی نہ کرے' کیونکہ اس کے سامنے ایک لمبا زمانہ ہے' اگر اسی وقت توبہ کرلی اور پھر گناہوں کی طرف لوٹ گیا تو دوبارہ اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور وہ جہنمی ہوجائے گا۔ یا اس کو یہ وسوسہ دلاتا ہے کہ جب وہ پچاس ساٹھ سال کی عمر کا ہوجائے تو خالص توبہ کرلے' مسجد کو لازم پکڑ لے اور نیک کام زیادہ سے زیادہ کرے' لیکن ابھی وہ اپنی جوانی اور عمر کے حسین مرحلہ میں ہے' لہٰذا وہ اپنے نفس کو آزاد رکھے' اور اسی وقت سے اللہ کی اطاعت کا پابند ہوکر نفس کو مشقت میں نہ ڈالے۔

بعض سلف صالحین کا قول ہے کہ میں تم کو ٹال مٹول سے ڈراتا ہوں کیونکہ وہ ابلیس کا سب سے بڑا لشکر ہے' دانش مند مومن جو اللہ کی محبت کی خاطر اور برے خاتمہ کے ڈر سے ہر وقت گناہ سے توبہ کرتا ہے' اور حد سے بڑھ جانے والا' ٹال مٹول کرنے والا جو اپنی توبہ کو مؤخر کردیتا ہے' ان دونوں کی مثال اس مسافر قوم کی ہے جو کسی بستی میں داخل ہوئی تو دانش مند مومن نے جاکر مناسب زاد راہ خریدا اور کوچ کرنے کی تیاری مکمل کرکے بیٹھ گیا' لیکن حد سے بڑھ جانے والا دوسرا شخص ہر دن یہی کہتا رہا کہ میں کل تیاری کروں گا' اسی اثناء میں امیر کارواں نے کوچ کرنے کا اعلان کردیا اور اس کے پاس کچھ بھی زاد راہ نہیں۔ دنیا میں لوگوں کی یہی مثال ہے' دانش مند مومن کی جب بھی موت آتی ہے تو وہ نادم نہیں ہوتا' مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنہگار اور عمل میں کوتاہی کرنے والا یہی کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے دنیا کی طرف واپس کر دے تا کہ میں چھوڑے ہوئے نیک کام کرلوں۔

شیطان کے حربوں میں سب سے بڑا حربہ توبہ سے تاخیر کی ترغیب ہے۔ جونہی انسان کے ضمیر نے گناہ پر ملامت کی' شرمندگی کے جذبات کے زیر اثر نفس توبہ پر آمادہ ہوا کہ میں نے اللہ کریم کی' اپنے خالق و مالک اور رازق کی بہت نافرمانیاں اور بغاوتیں کرلی ہیں' کیا پتہ کب اس کی طرف سے بلاوا آ جائے۔ لہٰذا اب ہی مجھے نزخرہ بولنے سے قبل...... موت کی مدہوشیاں چھا جانے سے پہلے...... توبہ کرلینی چاہیے۔ شیطان فوری حملہ آور ہوتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ ابھی کون سی جلدی پڑی ہے...... ابھی فلاں منصوبہ تکمیل کو پہنچانا ہے...... ابھی فلاں کام ادھورا ہے...... ابھی کچھ دن کی موج مستیوں کے میلے لوٹ لیں...... ابھی بڑی عمر پڑی ہے...... پھر توبہ کر کے حاجی بن جائیں گے۔ اگر زیادہ ہی توبہ کی جلدی ہے تو پھر اگلے ماہ ہی سہی...... یہ ماہ فلاں فلاں امور انجام کو پہنچالوں...... اگلا ماہ یا ہفتہ شروع ہوتے ہی یا سال شروع ہوتے ہی توبہ کرلوں گا۔ مقررہ وقت آ جانے پر شیطان اسے پھر ورغلاتا ہے اور وہ ایک نئی مصنوعی ڈیڈ لائن مقرر کر دیتا ہے کہ فلاں دن کے بعد گناہ نہ کروں گا۔ یوں اس کی ساری زندگی حیلوں بہانوں تاویلوں اور تاخیر در تاخیر کے چکروں میں الجھ کر گزر جاتی ہے جیسا کہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے:

رہے ان کے بہانے ہی بہانے
بہانے ہی بہانے مار ڈالا

تاخیر در تاخیر کے چکروں میں گھن چکر بن کر انسان دنیا کی دلدل میں ڈوب جاتا ہے اور توبہ کا منصوبہ دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے۔

گناہ کی نشاندہی پر نظر انداز کرنا

گناہ گار اور توبہ کے ضرورت مند کو جب لوگ اس کے گناہ کے متعلق بتاتے ہوئے نشاندہی کرتے ہیں تو وہ ان کو اپنا دشمن اور بدخواہ شمار کرتا ہے۔ حالانکہ وہ اس کے مخلص اور خیر خواہ دوست اور مؤمن بھائی ہوتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہمارا یہ بھائی جو دوزخ کی راہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بھٹکٹ بھاگا جا رہا ہے' توبہ کرلے اور اللہ کی رحمت کے سائے میں پناہ گزیں ہو کر شیطان کے حملے سے بچ جائے۔ ایسے میں شیطان اس کو احساس دلاتا ہے کہ یہ حاجی لوگ جو اپنے آپ پر پارسائی اور تقویٰ کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں' تجھے خلق خدا میں ذلیل و رسوا کرنے کے خواہش مند ہیں۔ اگر تم نے اپنی عزت کو بچانا ہے تو ان سے دور ہی رہو۔ لہٰذا وہ اپنے مخلص احباب سے دور دور اور کھنچا کھنچا رہتا ہے۔

اس صورت حال میں شیطان اس سے سرزد ہونے والے قبیح و شنیع گناہوں کی مضرت کی طرف توجہ ہی نہیں ہونے دیتا۔ وہ کسی کی نشاندہی پر یا اپنے اندر سے اٹھنے والی توبہ کی طرف لبیک کہنے والی ہر آواز کو دبا کر خاموش کر دیتا ہے...... اور مسلسل گناہوں کے احساس کو نظر انداز کرتے ہوئے آنکھیں چراتا ہے اور اپنی مستی میں مست رہتا ہے۔ گناہوں سے رجوع الی اللہ اور توبہ کی طرف اس کی توجہ نہیں جاتی اور اسی کش مکش اور لاپرواہی کے عالم میں زندگی کی پتنگ کٹ جاتی ہے...... توبہ کے موجود چند فیصد امکانات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔

موت سے غفلت

''زندگی'' موت کی امانت ہے اور موت اللہ نے ایسی حقیقت بنائی ہے کہ اگر اسے یاد رکھا جائے تو دنیا کی کسی قسم کی برائی کا ارتکاب نہیں ہو سکتا۔ انسان زبانی طور پر تو موت کا اقرار کرتا ہے' کہتا ہے: مرنے سے کسے انکار ہو سکتا ہے...... موت سے کس کو فرار ہو سکتا ہے...... موت ایک نہ ایک دن آنی ہی آنی ہے...... موت اٹل حقیقت ہے...... ہر جگہ آ کر رہتی ہے...... ان سب باتوں کے باوجود وہ عملی زندگی میں موت کے آنے کا انکار کرتا ہے۔ اس کے گناہوں پر مبنی روزمرہ کے اعمال سے پتہ چلتا ہے کہ اسے موت کے آنے کا ذرہ بھر احساس اور ڈر نہیں۔ یوں اس کی عملی زندگی' موت اور یوم آخرت کی جواب دہی کے تصور کا انکار کرتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ اپنا ہر کام کرنے سے قبل یہ سوچ لے کہ میں نے مرنا ہے...... اور کیا معلوم ابھی تھوڑی دیر بعد ہی میری موت لکھی ہو...... اور مجھے اپنے اس عمل کا اللہ کریم کے ہاں جواب دینا پڑ جائے...... یہ تصور اسے کبھی گناہ کی طرف بھٹکنے نہ دے گا اگر وہ گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے تو اسے فوری مرنے سے پہلے پہلے توبہ کرنے پر آمادہ کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شیطان کا ہتھیار ہے کہ وہ انسان کو اس کا مرنا بھلا دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے:

اے جگ مٹھا...... تے اگلا کنے ڈٹھا

نتیجہ میں وہ گناہوں کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے اور یوں توبہ کی توفیق سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

ایک عابد کے دل میں یہ احساس اجاگر ہو گیا کہ اس کی موت کا کوئی پتہ نہیں کہ وہ کب آ جائے' شاید ابھی اور اسی وقت آ جائے۔ وہ ہر وقت اپنی موت کو اپنے سامنے دیکھتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی دنیاوی گفتگو مختصر اور با مقصد ہو گئی۔ صبح و شام اذکار کے بعد وہ اپنے ہر کام سے پہلے اللہ کریم کو یاد کرتا اور سوچتا کہ اس کام سے اللہ تعالیٰ تو ناراض نہ ہو جائے گا۔ تسلی و تشفی ہو جانے پر وہ کام کرتا۔ لمبے چوڑے اور لذیذ کھانوں کے بکھیڑوں میں پڑ کر وقت ضائع کرنے کی بجائے جب بھوک لگتی تو ایک برتن میں ستّو بھگوتا اور پی جاتا اور یہ کہتے ہوئے اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جاتا کہ: ہائے موت آ گئی ...... ہائے موت آ گئی ...... میرے پاس کچھ نہیں ...... میرے پاس وقت نہیں ...... موت سے غفلت' گناہوں کے ارتکاب کا سبب بھی بنتی ہے اور توبہ کے دروازوں میں داخل ہو کر جنتوں کا وارث بننے میں رکاوٹ بھی بنتی ہے۔

یاد موت انسان کو دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا خواہش مند بنا دیتی ہے' اسے نیک اعمال کے بارے میں پوری جدوجہد کرنے پر ابھارتی اور دار فانی کے اندر حرام خواہشات کی طرف مائل ہونے سے روکتی ہے' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لذتوں کو توڑنے والی (موت) کو کثرت سے یاد کرو'' (سنن ترمذی و سنن ابن ماجہ)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے زیادہ چالاک اور بزرگ کون ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''موت کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے اور اس کے لیے سب سے زیادہ تیاری کرنے والے' یہی سب سے زیادہ دانش مند لوگ ہیں جو دنیاوی فضیلت اور آخرت کی کرامت سے بہرہ مند ہوئے'' (سنن ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر انسان مردوں کے بارے میں سوچے' کیا وہ مضبوط جسم والے اور مال کے مالک نہیں تھے' حکم دیتے اور منع کرتے تھے' لیکن آج کیڑے ان کے جسم پر مسلط ہوکر ان کو بوسیدہ اور ان کی ہڈیوں کو ریزہ ریزہ کر چکے ہیں؟ پھر وہ سوچے کہ کیا وہ موت سے بچ جائے گا یا اسے بھی عنقریب وہیں جانا ہے جہاں وہ لوگ جا چکے ہیں؟ پھر وہ اس منزل کے لیے تیاری کرے اور اعمال صالحہ کا توشہ جمع کرلے' کیونکہ یہی آخرت میں کام آنے والا سکہ ہے۔

تکلیف و بیماری میں توبہ کی طرف توجہ لیکن

یہ عام چلن اور دستور ہے کہ عیش و عشرت' کشادگی اور فراخی میں خالق و مالک اور معبود کو بھلا دیا جاتا ہے لیکن جونہی عسرت' تنگی' ترشی' افلاس وغربت' تکلیف و رنج' پریشانی اور بیماری کا حملہ ہوتا ہے تو اچانک حضرت انسان کو اپنا رب یاد آجاتا ہے۔ اور وہ اسے مدد کے لیے پکارنے لگتا ہے۔ جن لوگوں کو ایسے ناگفتہ بہ اور تنگی و پریشانی کے حالات میں بھی رب کی یاد نہیں ستاتی اور وہ اس کے سامنے رو رو کر اپنا دکھڑا بیان نہیں کرتے وہ دنیا کے بد قسمت ترین انسان ہیں۔

ہوتا یہ ہے کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے' بیماری تنگ کرتی ہے' ڈاکٹروں' حکیموں اور طبیبوں کے ہتھے چڑھتا ہے' جان کے لالے پڑ جاتے ہیں اور وہ موت کو اپنے سامنے رقص کرتے ہوئے محسوس کرتا ہے' تو بے اختیار پکار اٹھتا ہے:

﴿لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (الانبیاء: ۲۱/ ۸۷)

''اے اللہ کریم! تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو پاک ہے' بے شک گنہگار و خطاکار اور ظالم میں ہی ہوں۔'' (لہٰذا مجھے معاف کردے)۔

کبھی وہ اپنے سابقہ گناہوں' خطاؤں' سیاہ کاریوں اور بدکاریوں کو یاد کرتے ہوئے دعا اور التجا کرتا ہے:

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (الاعراف: ۲۳/ ۷)

''اے ہمارے رب! ...... ہم ہی اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں' اگر تو نے ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاف نہ کیا اور ہم پر اپنی رحمت کی برکھا نہ برسائی تو یقیناً ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

بیماری کے حملے جب اس کو توڑتے پھوڑتے اور مجروح کرتے ہیں تو وہ تمام دنیا کے آستانوں' درباروں' سرکاروں اور بذعم خود حاجت رواؤں کا برملا انکار کرتا ہے اور خالصتاً اللہ کی طرف شفاء کے لیے رجوع کرتا ہے اور زبان حال سے اپنی ان کیفیات کا اعتراف و اظہار یوں کرتا ہے:

﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾ (الشعراء: ۲۶/ ۸۰)

''میں جب بھی بیمار ہوتا ہوں تو صرف وہی (اللہ) مجھے تندرست کرتا ہے اور شفاء عطا کرتا ہے۔''

بیماری کی تکلیف کے نتیجے میں وہ اللہ کریم سے التجاء کرتا ہے کہ اے اللہ! اب مجھے شفاء دے دے' نئی زندگی ملنے کے بعد میں کبھی بھی گناہ کا ارتکاب نہ کروں گا بلکہ توبہ تائب ہو کر سعادت مند اور تیری فرمانبرداری پر مبنی زندگی گزاروں گا۔ بس اس دفعہ میری توبہ قبول کر لے۔

لیکن بدقسمتی اور بدنصیبی کی بات یہ ہے کہ یہ بات صرف بیماری کے دورانیے تک محدود ہوتی ہے۔ اس بات کا ثبوت اس وقت ملتا ہے جب انسان صحت یاب ہو رہا ہوتا ہے تو اس کے توبہ کے جذبات بھی اسی رفتار سے سست پڑنے لگتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب انسان مکمل صحت مند ہونے کے قریب ہوتا ہے یعنی بیماری کے خطرناک حملے کی زد سے بچ نکلتا ہے تو اب آہستہ آہستہ اس کی غیر محسوس توجہ انہی برائیوں اور غلطیوں کی طرف ہونے لگتی ہے جن سے وہ بیماری کے دوران توبہ تائب ہونے کا عزم و ارادہ اور اللہ کریم سے وعدہ کرتا رہا ہوتا ہے۔ پھر جوں جوں وہ زندگی کی سرگرمیوں میں شریک ہوتا جاتا ہے اپنے رب کریم سے توبہ کے وعدے کو بھولتا جاتا ہے اور دنیا کی رنگینیوں میں لحہ بہ لحہ کھوتا جاتا ہے۔ پھر وہ وقت آتا ہے کہ وہ مکمل صحت یاب ہو کر زندگی کی نہ ختم ہونے والی دوڑ میں بھرپور شریک ہو جاتا ہے اور اپنے وعدوں کو بھول کر گناہوں' بدکاریوں' سیاہ کاریوں دھوکا' فراڈ' بددیانتی' فریب کاری' قطع رحمی جیسے جرائم اور گناہوں کا بے دریغ ارتکاب کرنے لگتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح کسی دیگر تکلیف کا جب انسان شکار ہوتا ہے۔ کسی مقدمے کے نتیجے میں سزا' یا کاروبار کے نقصان کا یا کاروبار کے تباہ و برباد ہونے کا' کسی ناگہانی آفت یا ذہنی حادثے وصدمے کا شکار ہوتا ہے' تو یہ ایسے مواقع ہوتے ہیں جو اس کی توبہ کے لیے سنگ میل ثابت ہوتے ہیں' اللہ کریم کی قربت و رضا مندی کے حصول کا باعث بنتے ہیں۔ اور آدمی توبہ کر کے اپنے سابقہ گناہوں سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔ پھر توبہ ہی کے نتیجے میں نئی سعادتوں بھری کامیاب و کامران زندگی گزارتا ہے۔ یہ زندگی ایسی ہوتی ہے کہ دنیا میں عزت و احترام اور کامیابی کے ساتھ ساتھ آخرت کی کامیابیوں اور جنتوں کے حصول کا باعث بھی بنتی ہے۔

بیماری کے بعد شفاء کے حصول پر' توبہ پر قائم رہنا اس پر اللہ کریم کی رحمت کی نشانی ہے اور اس کی رضا مندی کے حصول کا باعث ہے' جس کا نتیجہ جنت ہے۔ عام طور پر انسان بیماری و پریشانی کی حالت میں تو اللہ کو یاد رکھتا ہے لیکن بعد میں نہ صرف بھول جاتا ہے بلکہ توبہ کے وعدے سے انحراف کر کے گناہوں کا سرعام ارتکاب کرنے لگتا ہے۔

عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسا انسان اللہ کے غضب کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہی انسان جب دوبارہ بیمار ہوتا ہے تو ایک بار پھر اللہ کریم سے توبہ کے وعدے کرتا ہے لیکن جب اسے اللہ تعالیٰ شفاء دے دیتا ہے تو وہ سابقہ ڈگر پر چلتے ہوئے دوبارہ گناہوں اور نافرمانیوں کی دلدل میں دھنس جاتا ہے۔

یوں شفاء وتندرستی اور دنیا کی سعادتیں اس کے لیے نجات وتوبہ کا باعث بننے کی بجائے توبہ و استغفار سے دوسری کا سبب بن جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ایک ایسا وقت آتا ہے کہ اچانک کسی معمولی بیماری یا حادثے کا شکار ہو کر یہ انسان لقمہ اجل بن کر قبر کے اندھیرے گڑھے میں جا گرتا ہے اور توبہ کے ارادے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔

دل کا معاملہ ہے!!

بعض نوجوانوں کو جب ان کی لوفر حرکتوں اور بری باتوں سے روکا جاتا ہے' یا کالجوں گرلز سکولوں' سینماؤں وغیرہ کے پاس جانے سے روکا جاتا ہے' یا کسی گناہ کے کام سے' یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق کے نام پر فحاشی، بدمعاشی، بدکاری سے روکا جاتا ہے، تو وہ بڑے انداز سے جواب دیتے ہیں: جناب کیا کریں دل کا معاملہ ہے، جب یہ سنبھل جائے گا تو ہم بھی سدھر جائیں گے۔ منچلی اور لا ابالی پن کے جوان لڑکے اور لڑکیاں دل خوش کرنے کے لیے اپنے آپ کو آگ کے سپرد کرتے رہتے ہیں۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ابھی وقت ہے، اپنے گناہوں سے توبہ کرلو، اللہ سے معافی مانگ لو، تو وہ عذر پیش کرتے ہیں کہ اس جوانی کی عمر میں آپ ہمارا دل مردہ کررہے ہیں۔ دل کو خوش رکھا جائے تو آدمی خوش رہتا ہے۔ توبہ کے لیے ابھی بڑی عمر پڑی ہے۔...... ان کو کون بتائے کہ چلتی سانسوں کا کوئی یقین نہیں، اگر دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو آدھی رات کے وقت اللہ کریم کے سامنے گڑگڑا کر مغفرت و بخشش کی التجائیں کریں، اس لیے اس وقت اللہ کریم آسمان دنیا پر آتا ہے اور مانگنے والوں کی آرزوئیں پوری کرتا ہے۔ اور اس لیے بھی گڑگڑائیں کہ بندوں کے دل اللہ کی انگلیوں (کنٹرول) میں ہیں۔ وہ ان کو جب چاہے جدھر چاہے پھیر دے، اس لیے اپنے دل کو اللہ اور رسول کی اطاعت پر ثابت قدم رہنے کی دعا کریں، آپ جو کام کررہے ہیں یہ آپ کے دلوں پر گناہوں کا زنگ چڑھا رہے ہیں۔ اس کی نشاندہی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یوں کی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''بیشک جب کوئی مومن گناہ کر بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ (نکتہ) لگا دیا جاتا ہے۔ جب وہ اس گناہ کو چھوڑ دیتا ہے یعنی توبہ کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کر لیتا ہے تو اس کے دل کو (گناہ کی میل کچیل سے صاف اور پالش کر کے) چمکا دیا جاتا ہے۔ اگر اس سے مزید گناہ سرزد ہوجاتے ہیں تو دل پر مزید سیاہی و کالک بڑھا دی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ یہ سیاہی اس کے دل کو ہر طرف سے کالا کر کے رکھ دیتی ہے۔ یہ کیفیت گناہوں کے اس زنگ کی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یوں کیا ہے: ہرگز نہیں! بلکہ ان کے دلوں پر ان کے برے اعمال نے زنگ لگا دیا ہے۔'' [1]

اس لیے اے نوجوان بہن اور بھائی!...... دل کے شیطانی معاملے میں الجھ کر اس کو زنگ آلود کر کے جہنم کی بھٹی نہ بنا بلکہ نیک اعمال کی پالش سے چمکا کر اللہ کا پسندیدہ ومحبوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ بن جا۔ دیکھ تو شکایت کرتا ہے کہ دل کو قرار و سکون نہیں ملتا' اس لیے من پسند کار روائیوں سے دل کو خوش کرلوں' توبہ پھر کبھی کرلوں گا۔

یاد رکھ!......دلوں کو اطمینان اور سکون صرف اس ذات کے مبارک ذکر سے ملتا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تیری ہر حرکت کو آسمانوں پر بیٹھا دیکھ رہا ہے۔ اسی لیے دلوں کے اطمینان کا نسخہ اس نے اپنی آخری کتاب میں یوں بیان کیا ہے:

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾

''خبردار!......اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان (وسکون) ملتا ہے۔''

اس لیے دل کا معاملہ اللہ کے سپرد کر کے توبہ کی طرف لوٹ آؤ۔ یاد رکھیں!...... اس دل کو اللہ کی اطاعت میں لگائیں گے تو ہر لحہ عبادت بن جائے گا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ کب اس کی دھڑکنیں بند ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ یہ بھی اپنے خالق و مالک کے حکم کا پابند ہے ...... جب حکم ہوگا یہ دھڑکنا بند کر دے گا ...... اور آپ کی آنکھیں تاڑے لگ جائیں گی ......نبض چلنا بند ہو جائے گی۔ یوں یہ دل ہمیشہ اللہ کی یاد سے غافل ہو کر اس کے دربار میں پہنچے گا تو الٹا آپ کے خلاف اس عدالت میں گواہی دے کر جہنم کی سزا دلوانے کا باعث بنے گا۔ اس دن تو حیران ہو کر اس سے کہے گا کہ تجھے خوش رکھنے کے لیے ہی تو میں نے دنیا میں سب غلط صحیح کیا' آج تو ہی میرے خلاف گواہی دے رہا ہے' لیکن وہ تیری ایک نہ سنے گا۔

اللہ کی رحمت کے سہارے کا بہانہ

توبہ سے دوری کا ایک عام معاشرتی سبب یہ بھی ہے کہ لوگ اللہ کریم کی رحمت کا بے محل اور غیر مناسب سہارا لیتے ہیں۔ گناہوں کے ارتکاب پر جب ان کو سرزنش کی جاتی ہے تو کہتے ہیں: ''اللہ کی رحمت سے جنت میں جائیں گے اپنے اعمال کے بھروسے پر نہیں'' اور یہ بھی کہتے ہیں ''اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے۔'' یوں وہ یہ بہانہ کر کے گناہوں کی راہ گزر پر دوڑتے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہ وسوسہ شیطان' انسان کے ذہن میں اس کو توبہ سے دور رکھنے

① مسند احمد (۲/ ۲۹۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے ڈالتا ہے۔ اس کے جواب میں کسی نے خوب کہا ہے:

''بد بخت ہے وہ شخص جو اللہ کی رحمت کی امید پر گناہ کرتا چلا جاتا ہے۔''

یہ فلسفہ اور توجیہہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی کسی کے ذہن میں نہ آئی۔ گناہوں کے ارتکاب پر سخت قسم کے عذاب میں وعیدیں قرآن میں پڑھنے کے باوجود بہت سے جاہل مسلمان اللہ کی وسیع رحمت اور اس کی بخشش و مغفرت پر بھروسہ کر کے بیٹھ گئے اور گناہوں میں بے لگام ہو گئے اور برائیوں سے باز نہیں آئے' بلکہ اللہ تعالیٰ کی کامل صفات کو جان لینے کے بعد انہوں نے اسی کو گناہوں پر ڈٹے رہنے کا سب سے بڑا بہانہ بنالیا' حالانکہ یہ ایک کھلی غلطی اور مہلک استدلال ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ جس طرح بخشنے والا' رحم کرنے والا ہے' اسی طرح جبار' قہار اور منتقم بھی ہے۔ اسی لیے سخت عذاب دینے والا بھی ہے' جیسا کہ قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر اس بات کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ ایک مقام پر مالک کائنات فرماتا ہے:

﴿نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ﴾ (الحجر : ۱۵/ ۴۹'۵۰)

''میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں' اور ساتھ ہی میرا عذاب بھی نہایت ہی دردناک ہیں۔''

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۝﴾ (غافر : ۱ تا ۳)

''حم! اس کتاب کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو غالب اور دانا ہے' گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول فرمانے والا' سخت عذاب والا ہے۔''

معروف کرخی کہتے ہیں کہ تمہارا اس شخص کی رحمت کا امید رکھنا جس کی تم اطاعت نہ کرو رسوائی اور حماقت میں داخل ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جس نے دنیا میں تین درہم کی چوری کے جرم میں تمہارے جسم کا ایک عضو کاٹ دیا اس سے تم مامون نہ رہو کہ آخرت میں بھی اس کی سزا اسی جیسی ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاننا چاہیے کہ انسان پر اللہ کی رحمت اس وقت ہی سایہ فگن ہوتی ہے جب وہ اس کے احکامات مانتے ہوئے اس کے فرامین کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ اگر وہ ساری زندگی اللہ کریم کی بغاوت اور سرکشی میں گزارے گا تو وہ کیسے اللہ کی رحمت کی امید کر سکتا ہے۔ یہ دھوکا اس کو شیطان نے دے رکھا ہوتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کریم کا مطیع و فرمانبردار اور محبوب بندہ نہ بن جائے۔ انسان اسی بہانے کے سہارے گناہ کرتا چلا جاتا ہے اور کہتا جاتا ہے ''اللہ رحم کرے گا'' ...... یوں زندگی کے دن پورے ہو جاتے ہیں اور توبہ کے دروازے بھی بند ہو جاتے ہیں اور لینے والے بن بلائے اور بغیر بتاتے آوارد ہوتے ہیں اور زبردستی گھسیٹتے ہوئے جان نکال کر اپنے ساتھ لے چلتے ہیں۔

پانی کا بلبلہ ''دنیا'' ہی محور و مرکز

بندہ جب اس حقیقت کو بھلا دیتا ہے کہ یہ دنیا چار دن کی ہے اصل لامحدود زندگی اس کے بعد شروع ہونی ہے' تو وہ اپنی تمام تر توجہات جدوجہد اور بھاگ دوڑ کا محور و مرکز اس فانی دنیا کے حصول کو ہی بنا لیتا ہے۔ جب دنیا سے محبت اسے اس کی رنگینیوں میں رنگ لیتی ہے' اس کی ہر کاوش کا مقصد دنیا کا حصول قرار پاتا ہے' اس کا اٹھنا بیٹھنا' سونا جاگنا' کھانا پینا' ملنا ملانا' آنا جانا' سب دنیا کمانے کے لیے وقف ہو جاتا ہے تو وہ دنیا کو ہی اپنی اول اور آخر ترجیح بنا لیتا ہے۔ دنیا کے اس ناپائیدار سلسلے میں وہ دنیا کی محبت اور حصول میں غلط و صحیح اور درست و نادرست کی تمیز کھو دیتا ہے۔ اسے دنیا کے جھنجٹوں اور بکھیڑوں میں گناہ اور ثواب میں تمیز کرنے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ اگر اسے کبھی گناہوں سے توبہ کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ ہنس کر اڑا دیتا ہے یا پھر اپنی مصروفیت کا بہانہ بناتا ہے۔ ایک دفعہ ایک طالب علم دوست کو کہا کہ نماز پڑھ لیا کرو اور یہ آوارہ گردی ترک کر دو۔ تو وہ کہنے لگا: طاہر بھائی! دیکھیں 2 بجے میں سکول سے واپس آتا ہوں اور فوری تیاری کر کے روزنامہ شہاب اخبار میں اپنی ڈیوٹی پر چلا جاتا ہوں۔ وہاں سے رات سات یا آٹھ بجے فارغ ہوتا ہوں' اور گھر آ کر کھانا کھاتا ہوں اور ہوم ورک کر کے سو جاتا ہوں۔ صبح اٹھ کر جلدی جلدی خود ہی ناشتہ بناتا ہوں' پھر یونیفارم استری کرتا ہوں' نہاتا ہوں' جوتے پالش کرتا ہوں اور بھاگم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھاگ سکول پہنچتا ہوں۔ اب بغور دیکھیں اور بتائیں اس میں کہاں وقت نکلا ہے کہ میں نماز پڑھ سکوں Because I am very busy اس لیے کہ میں تو بہت مصروف ہوں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ میں نے اس کے سامنے بارہا اس کی یہ گفتگو مختلف مواقع پر دہرائی۔ وہ شرمندہ ہوا اور آخر کار تائب ہو کر نمازوں کا پابند ہو گیا۔ آج کل برمنگھم برطانیہ میں رہتے ہوئے بھی نماز نہیں چھوڑتا۔

دنیا کو ہی اپنا اصل ہدف اور مطلوب و مقصود بنالینا انسان کے لیے توبہ سے دوری کا بہت بڑا سبب اور وجہ ہے۔ آپ دنیا کو صرف اتنا ٹائم دیں جتنی آپ نے یہاں عمر گزارنی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

دنیا کے لیے اتنی محنت کر جتنا تجھے یہاں رہنا ہے
اور آخرت کے لیے اتنی محنت کر جتنا تجھے وہاں رہنا ہے

محسوسات و مشاہدات سے چشم پوشی اور عبرت نہ پکڑنا

مومن بندہ جب اس دنیا میں رہتا ہے تو اپنے گردونواح' اڑوس پڑوس' قرب و جوار گلی محلّہ میں ہونے والے واقعات و مشاہدات کو ایک بے حس جانور کی طرح دیکھ کر نہیں گزر جاتا بلکہ وہ ذمہ دار صاحب بصیرت مسلمان ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے عبرت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس سے کچھ نہ کچھ نتیجہ ضرور اخذ کرتا ہے۔ اگر واقعہ میں کوئی قابل رشک پہلو ہو تو اس کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے اور اگر قابل مذمت ہو تو اس سے اپنے دامن کو بچانے کی فکر کرتا ہے۔ ہمارے اڑوس پڑوس میں روزانہ اٹھنے والے جنازے...... سڑکوں پر ہونے والے حادثات...... ہسپتالوں میں بیچارگی اور لاچارگی کے عالم میں ہونے والی اموات ہمیں سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ تکلیف دہ واقعات مشاہدات و محسوسات انسان کو سوچنے اور پھر اپنی زندگی کی ڈگر کو تبدیل کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ نیک انسان سوچتا ہے کہ آج اس کے ساتھ ایسا ہوا ہے کل میرے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا مجھے فلاں غلط کام ترک کر دینا چاہیے۔ وہ ایسے رونما ہونے والے واقعات سے عبرت و نصیحت کے پہلو کو سامنے رکھتا ہے اور اپنے غلط رویوں اور گناہوں سے توبہ کی طرف سفر کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ کے راستے میں حائل رکاوٹیں

توبہ صرف ایک لفظ ہی نہیں کہ جس کی ادائیگی کے بعد ہم یہ کہنے لگیں: ''گمان غالب ہے کہ میں نے توبہ کر لی ہے۔'' بلکہ جب آپ توبہ کریں تو صدق دل سے توبہ کریں اور اپنی توبہ کو سچ کر دکھائیں۔ ہم توبہ کیوں نہیں کرتے؟ اگر اس سوال کا مختصر جواب دیا جائے تو وہ چند نکات میں اس طرح سے ہوگا:

ہم پکی سچی توبہ اس لیے نہیں کرتے' کیونکہ ہمارے اور ہماری توبہ کے درمیان متعدد رکاوٹیں اور مشکلات حائل ہوتی ہیں۔ ہماری توبہ کے راستے میں تقریباً سات بڑی بڑی رکاوٹیں حائل ہیں:

① پہلی رکاوٹ: گناہ کی چاہت
② دوسری رکاوٹ: توبہ کو بوجھ سمجھنا اور ثابت قدم نہ رہنا
③ تیسری رکاوٹ: حیلے اور بہانے
④ چوتھی رکاوٹ: عطاء ہونے والی نعمتوں سے دھوکا
⑤ پانچویں رکاوٹ: شرعی پابندیوں سے ڈر
⑥ چھٹی رکاوٹ: توبہ کے بعد آزمائشوں کا دور
⑦ ساتویں رکاوٹ: توبہ کے بعد گھبراہٹ کا حملہ

اب ہم شیطان لعین اور شریر نفس کی جانب سے حائل ہونے والی ان رکاوٹوں کو ذرا تفصیل سے سمجھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی رکاوٹ

گناہ کی چاہت

ہمارے دل گناہوں کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔ جس طرح بعض اوقات کسی کا دل کسی فاحشہ عورت میں اٹک کر رہ جاتا ہے' سگریٹ نوشی کے ساتھ چمٹ جاتا ہے' مال کے ساتھ معلق ہو جاتا ہے' اپنی شخصیت کے ساتھ معلق ہو جاتا ہے یا کسی گناہ اور خطا کے ساتھ معلق ہو جاتا ہے۔ دل جب کسی چیز کے ساتھ معلق ہو جاتا ہے تو اس سے علیحدگی اختیار کرنا اس پر نہایت گراں گزرتا ہے۔ اس کا علاج درج ذیل نقاط کے ساتھ ممکن ہے:

① گناہ بھلا دینا

آپ گناہ کو طاق نسیان میں رکھ دیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ کبھی کبھار گناہ کو یاد کرنے کا فائدہ ہوتا ہے۔ کہ دل عاجزی انکساری کرنے لگتا ہے۔ اسی طرح جب انسان کو خود پسندی یا تکبر کا اندیشہ ہو تو وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل کر سکتا ہے۔

اس کے برعکس جب انسان دیکھے کہ اگر اس نے اپنے پچھلے گناہ یاد کیے تو اس کی حس معصیت بھڑک سکتی اور اس کی شہوت اسے گناہ کی دلدل میں دوبارہ گرا سکتی ہے تو ایسی صورت میں گناہ یاد کرنے کی بجائے اسے بھلا دینا چاہیے۔

ایک عالم نے کتنی اچھی بات کی ہے: انسان جب معصیت کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ لیکن توبہ کے بعد وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور قربت کے وقت دوری اور بعد کی بات کرنا بھی دراصل موجب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوری ہے۔ لہٰذا توبہ کے بعد اپنے گناہوں کو بھلا دینا چاہیے اور ان کے متعلق سوچنا چھوڑ دینا چاہیے۔ تاکہ دل میں معصیت کی یادیں انگڑائیاں نہ لینے لگیں۔ اور بالآخر گناہ کی عارضی شیرینی ولذت محسوس کر کے منہ سے دوبارہ رال نہ ٹپکنے لگے۔

۲ گناہ کی جگہ کو چھوڑ دینا

معصیت کا مقام پوری طرح ترک کر دیں اور اس مقام کی طرف بالکل نہ جائیں۔

عربی کے شاعر قیس المعروف مجنوں نے کہا:

> میرا گزر جب لیلیٰ کی بستی سے ہوتا ہے۔ تو میں اس بستی کی دیواروں سے چمٹا رہتا ہوں۔ ان کھنڈروں سے مجھے بالکل دلچسپی نہیں لیکن چونکہ وہ (میری محبوبہ) اس بستی میں رہتی تھی اس لیے مجھے تو اس سے محبت ہے۔

جب انسانوں کے دل غیر اللہ کے ساتھ معلق ہو جائیں تو وہ رہنے والوں کے کھنڈرات پر جا کر روتے ہیں۔ ذرا غور کریں! جب کسی اجنبی عورت سے کسی کو محبت ہو جائے پھر اسے توبہ کی توفیق مل جائے آپ غور کریں وہ بظاہر راستے میں چلتا ہے لیکن وہ سوچتا عورت کے متعلق ہے۔ اور معصیت کے دن یاد کرتا ہے۔ اے پاگل انسان!...... اس طرح تم دوبارہ معصیت کی طرف مائل ہو سکتے ہو۔ مقام معصیت سے فوراً دور ہو جاؤ۔ وہاں دوبارہ ہرگز نہ جاؤ۔ اور ہرگز وہاں سے نہ گزرو۔ اور بفرض محال اگر آپ کا وہاں سے گزر ہو جائے تو اپنے گزشتہ گناہوں کو یاد کر کے روتے ہوئے گزرو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> ''تم ایسے عذاب دیے ہوئے لوگوں کے پاس مت آیا کرو۔ البتہ روتے ہوئے وہاں سے گزر سکتے ہو۔ اور اگر تمہیں رونا نہ آئے تو تم وہاں (معصیت کی جگہ) پر نہ جاؤ' مبادا تمہیں بھی وہ امراض لگ جائیں جو امراض اور معاصی اس ہلاک شدہ بستی والوں کو لاحق ہوئے تھے۔ [1]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بیماری سے نجات کا متلاشی ہو وہ ایسی زمین میں نہیں جاتا جس پر وبا پھیلی ہو' طب جدید کے مطابق ممکن ہے کہ اسے بیماری کے جراثیم نقصان پہنچائیں۔ تو پھر زنا سے توبہ کرنے والا اپنی توبہ پر کس طرح ثابت قدم رہ سکتا ہے' اگر وہ رقص وسرور اور شباب وشراب کی محفلیں ترک نہیں کرے گا۔

عورتوں کے ساتھ میل جول سے توبہ کرنے والے شخص کی توبہ کس طرح قائم رہ سکتی ہے اگر وہ عورتوں کی محفلوں اور اجتماعات اور پارٹیوں میں جانے سے باز نہ آئے۔ کیونکہ وہاں پر اسے چار و ناچار عورتوں کی طرف نظر' ان سے بات چیت' ان سے مصافحہ اور بوس و کنار میں مبتلا ہونا پڑے گا۔

وہ شخص تمباکو نوشی سے توبہ پر کس طرح قائم رہ سکے گا جس نے تمباکو نوشوں کی محفلیں ترک نہ کیں اور ان کی صحبت سے باز نہ آیا۔ لہٰذا معصیت کے مقامات کو ترک کرنا ضروری ہے۔

③ بُری صحبت سے پرہیز

بری صحبت سے پرہیز کا مکمل فائدہ اس صورت میں حاصل ہوسکتا ہے جب صالحین اور اولیا اللہ کی صحبت پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔ اور ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کیجائے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مشاہدے کے نتیجے میں حاصل ہونے والی رحمتوں' برکتوں اور نعمتوں کے ذریعے اپنے ہر ہم مجلس اور نو وارد کو نصیحت کرسکیں۔ اور پھر ایسے صالحین کی صحبت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ان کے ہر ہم مجلس کی معاون بن جائے۔

---

① صحیح بخاری۔ کتاب الصلاۃ : باب الصلاۃ فی مواضع الخسف و العذاب (حدیث:۴۳۳) صحیح مسلم۔ کتاب الزھد : باب النھی عن الدخول علی اھل الحجر (حدیث:۲۹۸۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴ اللہ کی اطاعت کی لذت

اے اللہ......! تو ہمیں اپنی معافی ومغفرت کی ٹھنڈک' اپنی عبادت کی لذت اور اپنے ساتھ ایمان لانے کی حلاوت ومٹھاس عطا فرما۔ ذہن میں سوال آتا ہے کہ ہم اس کی عبادت کی لذت کے کیوں طلب گار ہیں؟

جب بندے کو عبادت الٰہی کی لذت کا شعور حاصل ہو جاتا ہے تو اسے معصیت کی لذت سے نفرت کا شعور بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ جب تک کوئی اطاعت کی لذت حاصل نہیں کرتا اسے کیا معلوم کہ عبادت میں کتنی لذت ہوتی ہے؟ چونکہ معصیت میں لذت ہوتی ہے۔ جو اگرچہ عارضی اور وقتی ہوتی ہے لیکن شیطان جب بندے کو بہکاتا ہے تو اس کے سامنے معصیت کی لذت کو بہت بڑھا چڑھا کر اور خوب مزین کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جس کو پانے کے لالچ میں وہ بندہ شیطان کے دامِ فریب میں بآسانی آ جاتا ہے اور یہ اسی کے ساتھ ہوتا ہے جو عبادت و طاعت الٰہی کی لذت سے نا آشنا ہو۔ اور طاعت الٰہی سے غافل ہونے میں لذت محسوس کرتا ہو لہٰذا جب بندے کو عبادتِ الٰہی کی لذت ملتی ہے تو وہ سربسجود ہو جاتا ہے۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کی قربت کا احساس ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت' لطف وکرم اور اس کی سخاوت کا یقین حاصل ہوتا ہے تو جب بندے کو یہ شعور حاصل ہوتا ہے۔ اس کا دل نورِ ایمان سے منور ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ جب کبھی اس کے دل میں معصیت کا خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ فوراً عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے' نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔ تلاوتِ قرآن کی لذت کا شعور جب اسے حاصل ہوتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ جو سب سے بڑا شہنشاہ ہے' مالک الملک' مالک ارض وسماوات اور ربِ کائنات و خالق موت وحیات ہے۔ جو پوری کائنات کا رزاق اور سب کائنات پر غالب ہے۔ جب بندے کو لذت عبادت کا شعور حاصل ہوتا ہے تو لذت معصیت سے اسے نفرت ہو جاتی ہے' اس کا دل معصیت سے کراہت محسوس کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ ذکر الٰہی میں مشغولیت

کسی شاعر نے کیا خوب کہا: فرصت، جوانی اور جوش و جذبات سے بڑھ کر کسی انسان کے لیے کوئی چیز مضر نہیں۔ اے بندے!...... اعمال صالحہ پر کمر بستہ رہ، اگر تو نے اپنے دل کو حق کے ساتھ مصروف نہ کیا تو وہ تجھے باطل میں مصروف کر دے گا۔

تو سوچ رہا ہو گا میں کون سا نیک عمل پہلے کروں۔ میرا مشورہ ہے کہ تو پہلے قرآن کو یاد کرنا شروع کر دے پھر سنت رسول اللہ ﷺ کو یاد کر اور پھر عقیدہ اور فقہ کو۔ پورے آداب و احترام کے ساتھ ان علوم پر عمل کر۔ خود سیکھنے کے بعد دوسروں کو ان کی تعلیم دے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کر۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت کا مطالعہ کر۔ ان کی سیرت کو اپنی زندگی کے لیے مشعلِ راہ بنا۔ پھر دعوت و تبلیغ کی ابتداء کر۔ اللہ کے دین کی نصرت کے لیے حرکت میں آ جا۔ فقراء کی مدد کر۔ مساکین کی مدد کا اہتمام کر۔ بچوں کو دینی تعلیم دینے جیسے کاموں میں اپنے دل کو مشغول کر، اس طرح کے اعمال کے ساتھ مصروفیت کی وجہ سے تیرا دل گناہ و معصیت سے دور ہو جائے گا اور گناہوں سے اس کا تعلق منقطع ہو جائے گا۔

۶ سچی ندامت اور گناہ سے نفرت

اگر بندہ اپنے معبود کے سامنے گزشتہ خطاؤں پر سچے دل سے ندامت کا اظہار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے مستقبل میں معصیت سے عافیت میں رکھے گا۔

اے بندے!...... اگر تو اللہ تعالیٰ کے سامنے صدق دل کے ساتھ حاضر ہو گا تو وہ یقیناً تیرے ساتھ کیے گئے وعدوں کو سچ کر دکھائے گا۔ فرمان الٰہی ہے: ''بیشک اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔'' (القرآن)

تو صدقِ دل کے ساتھ نادم ہو جا۔ اور گناہوں سے نفرت کر حتیٰ کہ معصیت سے نفرت کا عقیدہ بنا لے اور کبھی بھی اس کا ارتکاب نہ کر۔ اللہ تعالیٰ معصیت سے دور رہنے میں تیری مدد کرے گا۔ اور تو ہمیشہ اپنے اس عزم پر ثابت قدم رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ نیک لوگوں کے حالات پرغور

کسی بزرگ سے پوچھا گیا: کیا گنہگار لذت عبادت پا سکتا ہے؟

انھوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! گنہگار تو کیا' جو گناہ کا ارادہ بھی کرتا ہے وہ بھی لذتِ عبادت سے محروم رہتا ہے۔

احوالِ صالحین میں غوروفکر جاری رکھیں: مثلاً: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب طاعون میں مبتلا ہوئے تو ایک رات انھوں نے اپنے غلام کو کہا: باہر جا کر دیکھ' کیا صبح ہو گئی ہے؟ غلام نے آ کر بتایا کہ ابھی صبح نہیں ہوئی۔ تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ کہے:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ لَيْلَةٍ صِبَاحُهَا اِلَى النَّارِ))

''میں اس رات کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جس کی صبح مجھے جہنم میں لے جانے کا باعث بنے۔''

درج بالا الفاظ کس کے ہیں؟ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے۔ وہ جہنم سے اس قدر ڈرتے ہیں۔ میری اور تمہاری کیا حیثیت ہے؟ کتنا تعجب ہے عمر رضی اللہ عنہ کے عدل وعمل کے ساتھ ان کے خوف اور میرے اور تیرے اطمینان پر!!...... باوجود یہ کہ ہم گناہوں اور اپنے اوپر ظلم کرنے میں لت پت لتھڑ چکے ہیں؟

⑧ موت کی یاد

جو بندہ دائمی طور پر موت کو یاد نہیں کرتا' عین ممکن ہے کہ موت اسے اچانک دبوچ لے اور وہ بدنصیب معصیت کی حالت میں اپنے اللہ سے جا ملے اور اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈال دے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

مجھے خوف اس بات کا ہے کہ میں اس حال میں مروں کہ اپنے کچھ گناہوں سے توبہ نہ کرسکوں۔ ان گناہوں کا علم اللہ تعالیٰ کو یقیناً ہوگا لٰہذا وہ مجھے کہہ دے: جا میں تیری مغفرت نہیں کرتا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ کی قسم میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری کچھ رعایت کیے بغیر مجھے جہنم میں پھینک دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن جوزی رحمہ اللہ نے کہا: تو سب سے پہلے یہ کر کہ اپنے دل کو گناہ سے آزاد کر۔ انھوں نے مثال دیتے ہوئے کہا: جب میخ سے تیرا کپڑا الجھ جائے تو تیرا کیا حال ہو گا۔ تو پیچھے جا کر اپنا کپڑا چھڑانا چاہے گا۔ گناہ دراصل میخ کی مانند ہے۔ جس کے ساتھ تیرا دل الجھ گیا ہے۔ کیا تو اپنے دل کو اس سے آزاد نہیں کرے گا؟ تو اسے فوراً آزاد کرا۔ وگرنہ کل کلاں شیطان اس پر غالب آ جائے گا۔ جتنا جلدی ممکن ہے اپنے دل کو گناہ سے پاک کر۔ اے اللہ! ہمارے دلوں کو پاک فرما دے۔ آمین

⑨ نیکیوں کی کثرت

اپنے نفس کو بکثرت نیکیاں کرنے کی مشق کرا۔ کیونکہ نیکیاں گناہوں کو اس طرح مٹا دیتی ہیں جس طرح آگ خشک لکڑی کو جلا دیتی ہے۔ اور پاک پانی جب ناپاک پانی پر بہایا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برائی کے بعد نیکی کر وہ اسے مٹا دے گی۔" [1]

اور جب پانی دو قلوں جتنا ہو تو نجاست اس پر غالب نہیں آتی۔" [2]

○○○

---

[1] ترمذی۔ کتاب البر والصلة : باب ما جاء فی معاشرة الناس۔ مسند احمد باب سند الانصار (۲۰۸۴۸، ۲۰۸۴۹، ۲۱۰۲۶) دارمی۔ کتاب الرقاق۔ وباب فی حسن الخلق

[2] ترمذی۔ کتاب الطھارة: باب ما جاء ان الملائکة یحسه شیء البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل ۲۳ میں صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری رکاوٹ

توبہ کو بوجھ سمجھنا اور ثابت قدم نہ رہنا

توبہ کو بوجھ سمجھنا اور اس پر قائم رہنا دشوار ہو جانا۔ یہ شیطان اور نفس امارہ کا کرتوت ہے۔

جب آپ لوگوں سے کہیں کہ توبہ کر لیں تو ان میں سے بعض کا جواب یہ ہوتا ہے: اجی' یہ بہت مشکل ہے۔ مثلاً: تمباکو نوش کہے گا: میں بیس سال سے تمباکو نوشی کر رہا ہوں' اب میں اس سے کیسے توبہ کروں؟

جب آپ نظر حرام ڈالنے والے کو توبہ کے لیے کہیں گے تو وہ کہے گا: میں نے جب سے ہوش سنبھالا میں عورتوں کی طرف دیکھتا چلا آ رہا ہوں' میری تو یہ عادت بن چکی ہے اور اس کے بغیر رہنا بہت مشکل ہے۔ اور پھر اب میں یکدم کیسے توبہ کر لوں۔ کسی جھوٹے یا چغل خور کو ان افعالِ بد سے توبہ کے لیے کہا جائے تو وہ کہتا ہے: میں نے زندگی بھر لوگوں کے لیے اپنی شخصیت کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔ اب مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ طویل مدت میں اپنی بنائی ہوئی خیالی تصویر کو اپنے ہی ہاتھوں توڑ دوں۔ بلکہ عام لوگ کہتے ہیں: دینداروں نے ہر چیز ہمارے اوپر حرام کر دی ہے۔ سگریٹ' شراب' موسیقی' منشیات اور گانے تک سب کچھ جب حرام ہے تو اب ہمارے لیے باقی بچا کیا ہے؟...... اللہ تعالیٰ یقیناً ہر غلطی وعیب سے پاک اور عظمت والا ہے!!

گنتی کی چند اشیاء حرام ہیں جبکہ حلال اشیاء بے شمار و لا محدود ہیں۔ لیکن ہم بھول جاتے ہیں کہ اس دنیاوی زندگی کا مقصد اللہ کی عبادت اور اللہ کی توفیق کا حصول ہے۔

اے پیارے بھائی......! سنبھل' نیک اعمال پر ہمیشگی کو اپنے اوپر ناروا بوجھ ہرگز نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ۔ مثلاً: اگر تجھے عادت پڑ گئی کہ رات کو لہو ولعب میں گزار کر دن بھر سوتے رہے۔ اور نمازِ فجر، ظہر اور عصر تک غفلت میں گزار دیں۔ تو تو شرعی احکام کو بوجھ نہ کہہ بلکہ یہ سوچ کہ تو نے رات کو دن میں تبدیل کر کے اپنے اوپر کتنا بڑا ظلم کیا ہے؟ اور دن کو تو نے رات بنا دیا ہے۔

ہمارا پروردگار فرماتا ہے:

﴿وَ جَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾ (النباء: ۷۸/ ۱۰۔۱۱)

''ہم نے رات کو تمہارے لیے لباس بنایا اور دن کو معاش (روزی) کا ذریعہ بنایا۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَنْ اِلٰـهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِلَیْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِیْهِ﴾ (القصص: ۲۸/ ۷۲)

''اللہ کے علاوہ کونسا معبود ہے جو تمہارے سکون کے لیے رات لائے گا؟''

گویا رات سکون کے لیے ہے......

لیکن اے ظالم بھائی......! تو نے رات شور وغوغا اور رقص وسرور کے لیے وقف کر لی۔ اور دن کو معاش کی بجائے سکون سمجھ کر غفلت کی نیند سویا رہا۔ اگر تو اس طرح دن بھر بھی سوتا رہے تب بھی تیری نیند مکمل نہیں ہوگی۔ اپنے نفس کو کنٹرول کر اور اسے نظم وضبط کا پابند بنا۔ رات کو جلدی سو اور صبح کو جلدی بیدار ہو۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو صبح کے وقت غفلت کی نیند سویا رہتا ہے، اس کے باوجود اس کو رزق مل جاتا ہے۔''

یعنی نماز فجر کے بعد رزق تقسیم کیے جاتے ہیں۔ اے ظالم بھائی......! تو سویا رہتا ہے نماز نہیں پڑھتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ تجھے پھر بھی رزق دے رہا ہے۔ کیا تجھے ذرا بھر شرم و خجالت محسوس نہیں ہوتی۔ تو اللہ کی نافرمانیاں کرتا جاتا ہے اور وہ تجھے مہلت پہ مہلت دیے جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا ہے۔ رزق' عزت' دولت کے خزانے دیے جا رہا ہے!!!

ایسی صورت میں ذہن میں جو خلش پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ توبہ کو ناروا بوجھ اور اسی طرح شریعت پر عمل کو بوجھ سمجھنے سے چھٹکارا کیسے حاصل ہو گا؟ اس کے لیے چند اقدامات کی ضرورت ہے' جو درج ذیل ہیں:

① توبہ آج اور ابھی

فوراً اور بلا تردد توبہ کریں' بلکہ توبہ کرنے سے پہلے مت سوچیں کہ میں توبہ کروں یا نہ کروں...... اور کیا میں اپنی توبہ پر قائم رہ سکتا ہوں یا نہیں...... اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں اور صدق دل سے اس کو اپنا آقا' مالک' خالق' رازق اور رب تسلیم کر لیں۔

تو کس چیز کے متعلق استخارہ کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کا سبب کیا ہے؟

تجھ پر واجب ہے کہ فوراً اور ابھی اپنے گناہوں سے توبہ کر لے۔ کیونکہ توبہ فرض ہو یا واجب' تجھے یہ سوچنے کی ضرورت نہیں کہ کیا تجھے توبہ کرنی چاہیے یا نہیں؟ اس شخص کی طرح جو فتویٰ لیتا پھرے کہ کیا اسے اللہ کی شریعت پر عمل کرنا چاہیے یا نہیں۔ اللہ کے خالص بندو! یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں' تم اطاعت کرنا چاہتے ہو یا نافرمانی کرنا چاہتے ہو؟

درج بالا حقائق سے ثابت ہوا کہ توبہ کو بوجھ سمجھنے اور توبہ پر قائم رہنے کو مشکل جاننے کا علاج یہی ہے کہ اپنے گناہوں کی فوراً اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں' توبہ کو کل پر مت ٹالیں' اپنے دل کو مکمل آزاد کریں۔

② صرف اللہ تعالیٰ کے لیے

جب تم اللہ کے ساتھ مخلص ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلے میں خیر و برکت عطا فرمائے گا۔ سچی توبہ کے نتیجے میں تم سے جو برائی چھوٹے گی اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تمہیں بہتر نعم البدل عطا کرے گا۔ مثلاً جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے سودی بنکوں میں ملازمت ترک کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے وہاں سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اللہ کتنا پاک اور کتنا عظیم ہے۔ جو خود تو کھانے کا محتاج نہیں لیکن ساری مخلوقات کا رازق ہے۔ اسی نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾

(الذاریات : ۵۱/ ۵۶،۵۸)

''اور میں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ میں ان سے رزق کا خواہش مند نہیں اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ (سب مخلوقات کا) رزاق ہے، وہ قوت والا غالب ہے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ﴾ (الذاریات : ۵۱/ ۲۲،۲۳)

''اور آسمان میں تمہارا رزق (موجود) ہے اور جن چیزوں کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ پس زمین و آسمان کے رب کی قسم! بلاشبہ یہ (مذکورہ امور) اسی طرح حق ہیں، جیسے تم بولتے ہو۔''

اللہ عزوجل نے مزید فرمایا:

﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ (ھود : ۱۱/ ۶)

''زمین میں جتنے بھی جاندار ہیں، ان سب کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَدَّرَ فِيْهَا اَقْوَاتَهَا﴾ (فصلت : ۴۱/ ۱۰)

''اور اس (اللہ) نے ان کی روزی اس میں چھپا دی ہے۔''

اے پیارے بھائی......! تجھے اس بات کا تو خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھوکا چھوڑ دے گا۔ لیکن تو اپنے اعمال کی طرف دھیان نہیں دیتا کہ تو نے اپنے اللہ کریم کے لیے کونسا عمل کیا۔ تجھ پر سب سے پہلے لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخلص ہو جا...... تو اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ صدق دل سے معاملہ کر' اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ کیے گئے اپنے سارے وعدوں کو سچ کر دکھائے گا۔ تو صرف اللہ تعالیٰ کے روبرو صدق دل سے توبہ کر۔ اللہ تعالیٰ تجھے ہر اس چیز سے کافی ہو جائے گا جو تیرے نزدیک اہم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّـهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾

(الطلاق : ۶۵/ ۲'۳)

''اور جو اللہ سے ڈرے گا' تو وہ اس کے لیے (ہر مشکل سے) نکلنے کا راستہ ضرور بنا دیتا ہے اور اسے رزق دے گا جہاں سے اسے گمان تک نہ ہوگا''

تو یقین کر لے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے' اس کو اللہ کی اطاعت کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔

③ گناہ سے بچنے کی اصل طاقت

یہ یقین کر لیں کہ میرے اندر برائی اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت ہی نہیں' جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد' توفیق اور نصرت میرے ساتھ نہ ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ حسن ظن رکھنا ضروری ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کی توفیق ان کے شامل حال رہتی ہے۔ لہٰذا ہر صعوبت اور ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کی قوت' قدرت اور توفیق سے آسان سے آسان تر ہو جاتی ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ جب تو اللہ سے مدد طلب کرے گا تو وہ یقیناً تیری مدد کرے گا۔

④ بندوں کے دل رحمٰن کی انگلیوں میں

حدیث مبارکہ میں ہے: بندوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں' وہ جس طرح چاہتا ہے ان کو پھیرتا ہے۔[1] اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ تو رات بسر کرتے وقت گناہوں کو پسند کرتا ہو لیکن صبح ہوتے ہی تجھے گناہوں سے نفرت ہو جائے۔ اور تجھے اس کا ادراک و شعور ہی نہ ہو۔ چونکہ تیرے لیے ضروری ہے کہ اپنے زور' اپنی ہمت اور طاقت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلی طور پر نفی کر دے۔ اور اللہ قادر و قہار‘ الملک الجبار کی طرف سے عطا کردہ قوت‘ توفیق اور عزم و ہمت پر بھروسہ کرے۔

غور کا مقام ہے‘ جب سیدنا شعیب علیہ السلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو ان کی قوم کے کافروں نے چیلنج دیا تو شعیب علیہ السلام نے کیا فرمایا؟ اللہ کریم نے قرآن میں اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے:

﴿قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا وَ مَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ﴾ (الاعراف: ۷/ ۸۸‘۸۹)

”اس کی قوم میں سے تکبر اور انکار کرنے والے گروہ نے کہا: اے شعیب!...... ہم تجھے اور ان لوگوں کو جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے ضرور نکال دیں گے‘ یا تم ہمارے دین کی طرف واپس آ جاؤ گے۔ شعیب (علیہ السلام) نے جواب دیا: باوجود اس کے کہ ہم (تو تمہارے دین کو) سرے سے ناپسند کرتے ہیں (یعنی اس سے نفرت کرتے ہیں) بے شک اگر ہم تمہاے دین میں واپس لوٹ آئے تو پھر تو ہم اللہ کریم پر بہت بڑا بہتان باندھیں گے‘ اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے نجات دے دی۔ اور ہمارے لیے ممکن ہی نہیں کہ ہم اس دین کی طرف لوٹ جائیں مگر جب اللہ! ہمارا رب چاہے۔ ہمارے رب نے ہر چیز کو (اپنے) علم سے گھیر رکھا ہے۔ ہم نے اللہ پر بھروسا کیا ہے۔ اے ہمارے رب!...... ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان تو حق کے ساتھ فیصلہ فرما اور تو ہی اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔“

① صحیح مسلم۔ کتاب القدر۔ باب تصریف اللہ تعالیٰ القلوب کیف شاء (حدیث:۲۶۵۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح ذاتی طاقت و ہمت کی نفی کر دے۔ جب سیدنا شعیب علیہ السلام کی طرح بندہ کہہ دے عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ہم نے اللہ پر ہی بھروسا کر لیا۔ اتنا کہہ دینے سے سارا معاملہ ہی ختم ہو جاتا ہے' اب تم جو چاہو کرو۔

سیدنا شعیب علیہ السلام سے پہلے سیدنا نوح علیہ السلام نے فرمایا تھا:

﴿فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ﴾ (یونس: ۱۰/ ۷۱)

''چنانچہ تم اور تمہارے شریک مل کر (میرے خلاف) فیصلہ کر لو' پھر تمہارا فیصلہ تم میں (کسی سے) پوشیدہ نہ رہے' پھرے میرے خلاف وہ کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو۔''

ہود علیہ السلام نے فرمایا:

﴿مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ﴾ (ھود: ۱۱/ ۵۵، ۵٦)

''تم سب میرے خلاف تدبیر کر لو' پھر تم مجھے مہلت مت دو۔ بے شک میں نے اللہ پر بھروسا کر لیا جو میرا اور تمہارا رب ہے۔''

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں بے شک ہماری پیشانیاں اور ہمارے دشمنوں کی پیشانیاں ایک ہی مالک الملک کے ہاتھ میں ہیں' جو سب کا رب ہے۔ وہ جیسے چاہتا ہے ہمارے ساتھ اور ان کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ اسی لیے اے بندے! تو اپنی قوت و ہمت کی نفی کر دے...... تا کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی معیت کا احساس و شعور حاصل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ (الحدید: ۵۷/ ۴)

''اور تم جہاں بھی ہو وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے۔''

اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ ہے کیسے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ﴾ (البقرۃ: ۲/ ۱۸۶)

''اور (اے نبی) جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو (ان کو بتا دے کہ) بیشک میں قریب ہوں''

حدیث مبارکہ میں ہے:

((وَاحْفَظِ اللّٰهِ يَحْفِظُكَ وَاحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ)) ①

''تو اللہ کو یاد کر اللہ تجھے یاد کرے گا۔ تو اللہ کو یاد کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔''

اللہ کے لیے اے میرے پیارے دوستو......! اللہ تعالیٰ کی معیت کا شعور حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے درج ذیل کلام میں غور کریں۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى﴾ (العلق: ۹۶/ ۱۱۔۱۴)

''اس شخص کے متعلق (اے رسول اللہ ﷺ) آپ کی کیا رائے ہے اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا تقویٰ کا حکم دیتا۔ آپ کی کیا رائے ہے اگر وہ شخص (حق کو) جھٹلائے اور پھر جائے۔ کیا اسے علم نہیں کہ بیشک اللہ دیکھتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ ساتھ درج ذیل فرمان پر غور کریں جو اس نے موسیٰ علیہ السلام کے الفاظ نقل کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَآ اَوْ اَنْ یَّطْغٰى قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَ اَرٰى﴾ (طٰہ: ۲۰/ ۴۵، ۴۶)

''ان دونوں نے کہا: اے ہمارے رب! بے شک ہم تو ڈرتے ہیں کہ وہ (فرعون) ہم پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے۔''

---

① سنن ترمذی۔ کتاب صفۃ القیامۃ۔ باب (۵۹) حدیث:۲۵۱۶۔ مسند احمد (۱/ ۳۰۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج بالا دونوں آیات کو سورۂ علق کی آیت نمبر ۱۴ کے سامنے رکھ کر غور کیجیے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى﴾ (العلق: ۹۶/ ۱۴)

''کیا اس شخص کو علم نہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔''

گویا اللہ تعالیٰ جھٹلانے والے شخص کو چیلنج دے کر وعید سنا رہا ہے۔ جبکہ سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر ۴۶ میں ان دونوں بندوں کے دلوں کی تسلی اور اطمینان کے لیے اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی معیت اور سننے اور دیکھنے کا یقین دلایا۔ کیونکہ وہ دونوں جلیل القدر پیغمبر ہارون و موسیٰ علیہما السلام اللہ کے حضور جھک گئے۔ اور سچے دل سے اس کی پناہ طلب کی۔ جب بندہ اللہ کی نافرمانی کر رہا ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور کرنا چاہیے:

﴿اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى﴾ (العلق: ۹۶/ ۱۴)

''کیا اسے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ (اسے) دیکھ رہا ہے۔''

گویا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اگر بندے نے میری معصیت سے توبہ نہ کی اور میری اطاعت نہ کی تو میں یقیناً اس سے انتقام لوں گا۔ اور توبہ کی صورت میں بندے کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور کرنا چاہیے:

﴿اِنَّنِىْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى﴾ (طٰه: ۲۰/ ۴۶)

''میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ میں سنتا اور دیکھتا ہوں۔''

یعنی اللہ تعالیٰ بندوں کو اپنی معیت بطور رحمت، اعانت، توفیق، تسدید اور ہدایت کا یقین دلا رہا ہے۔

❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری رکاوٹ

حیلے' بہانے

اپنے گناہ کی علتیں بیان کرنا' گناہ کے انجام بد سے بچنے کے ذرائع وتحفظات تلاش کرنا اور شیطان کا گناہوں کو مزین کر کے پیش کرنا۔

توبہ کی سب سے خطرناک رکاوٹ شیطانی تزئین وآرائش ہے۔ جب کسی عورت کو کہا جائے: تو کیوں نیم عریاں ہے؟ تو چادر کیوں نہیں اوڑھتی؟

وہ فوراً کہے گی: ہر کسی کے حالات مختلف ہوتے ہیں۔ میرا خاوند یہ پسند نہیں کرتا...... میرا باپ پسند نہیں کرتا۔ درحقیقت یہ تاویلات اپنے گناہ کے تحفظات تلاش کرنے کے مترادف ہیں۔

① میں داڑھی منڈواتا ہوں کیونکہ......

جب آپ کسی داڑھی منڈے سے پوچھیں کہ تو داڑھی کیوں مونڈتا ہے؟ تو اس کا جواب ہوتا ہے: باپ کی اطاعت اور والدین کے ساتھ حسن سلوک فرض ہے۔ یعنی جب میرے داڑھی مونڈنے پر وہ خوش ہیں تو میں ایسا کیوں نہ کروں۔!!

یہ فضول تاویلیں محض اپنے آپ کو بری الذمہ کرنے کے لیے شیطان ایجاد کر کے اپنے پیروکاروں کو دیتا ہے۔ درحقیقت یہ خواہشات کی پیروی ہے۔ جسے عربی میں والمنطق التبریری' کہتے ہیں یعنی اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دینے کے لیے مختلف تاویلات پیش کرنے کا فن۔

غفلت میں پڑے ہوئے نوجوانوں کا یہی سب سے بڑا اور خطرناک روحانی مرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یعنی گناہ کو شیطان جب خوبصورت کر کے پیش کرتا ہے تو وہ بآسانی پھسل اور بہک جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا﴾ (فاطر:۳۵/ ۸)

''تو جس شخص کے لیے اس کی بداعمالیوں کو مزین کر دیا گیا ہو پس وہ اسے خوبصورت دیکھتا ہے۔''

② ٹخنے سے نیچے کپڑا

ہم دیکھتے ہیں کہ کسی نے کپڑا ٹخنے سے نیچے لٹکا رکھا ہے۔ جب اسے کہا جائے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے تو وہ فوراً کہے گا کہ میں نے تکبر کی وجہ سے نہیں لٹکایا۔

بالفرض اگر فیشن نصف پنڈلی تک کپڑا رکھنے کا بن جائے تو سب اس کی پیروی کریں گے۔ لیکن جب کسی کو فرمان رسول اللہ ﷺ سنایا جائے: ''جس کا تہہ بند ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔'' [1]

یعنی کپڑے کا ٹخنے سے نیچے لٹکانا باعث جہنم ہے۔ اس صورت میں ہمارے سامنے وہ متعدد تاویلات پیش کرے گا۔ یہی چیز شیطانی تزئین کہلاتی ہے۔

③ اور اس رکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ

ان سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اپنے آپ کو عیب دار سمجھ کر نفس کی پیروی ترک کر دے۔

OO.....OO

[1] صحیح بخاری کتاب اللباس ما اسفل من الکعبین فھو فی النار۔ حدیث:۵۷۸۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی رکاوٹ

عطاء ہونے والی نعمتوں سے دھوکا

جب بندہ گناہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ بندہ پھر دوسرا گناہ کرتا ہے لیکن اللہ اس پر پھر پردہ ڈال دے تو بندہ یہ گمان کرتا ہے کہ میرے گناہوں کے باوجود مجھے سزا نہ ملنا' میری اچھی تدبیر اور پلاننگ منصوبہ بندی اور محنت کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ اصل سبب اس بُردبار ذاتِ کبریا کی طرف سے پردہ پوشی ہے۔ اس کا علاج اللہ تعالیٰ کی سزا کا خوف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پردہ پوشی سے ڈرنا چاہیے۔ اور یہ یقین کرنا چاہیے کہ گناہوں کے باوجود مہلت اور ڈھیل ملتے جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے استدراج ہوتا ہے۔ یعنی اس کا عذاب بندے کی طرف بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔

صحیح حدیث میں ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تو دیکھے کہ بندے کے گناہوں کے باوجود اللہ اسے دنیا کی وہ تمام نعمتیں دے رہا ہے جن کو بندہ پسند کرتا ہے تو یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے استدراج ہے۔'' [1]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ وَاُمْلِي لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ﴾

(القلم: ۶۸/ ۴۴۔۴۵)

''اور میں ان کے لیے (عذاب کو) ٹالتا رہتا ہوں بے شک میری تدبیر انتہائی پختہ ہے۔''

[1] مسند احمد ۴/ ۱۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی مثال سب سے عالی شان ہے۔ لیکن ہم یہاں اپنے حالات کے مطابق ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

پہلی بار کلرک اپنے ڈائریکٹر کے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ڈائریکٹر کی خصوصی میز کے دراز میں ہاتھ ڈالا اور وہاں سے جو نقدی ملی وہ لے لی۔ ڈائریکٹر کو کلرک پر شک تو پڑ گیا لیکن اس نے مہلت دینے کے لیے اسی دراز میں کچھ مزید رقم رکھ دی اور بظاہر غافل ہو گیا۔ بالآخر وہی کلرک دفتر میں داخل ہوا اور جونہی دراز میں ہاتھ ڈال کر رقم پکڑنے کی کوشش کرتا ہے تو اچانک ڈائریکٹر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ پہلی بار جب تو نے خیانت کی تو مجھے کامل یقین نہ ہونے کی وجہ سے میں نے تجھے ملازمت سے نہیں نکالا اور میں نے تجھے ڈھیل دینے کے لیے دوبارہ نقدی اپنی دراز میں رکھ دی۔ یہ ایک فرضی مثال ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی مثال بہت ہی عالیشان ہے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ کئی نوجوان طرح طرح کی بداعمالیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہے۔ وہ جب اللہ تعالیٰ سے رزق طلب کرتے ہیں، وہ انہیں رزق دے دیتا ہے۔ جب اولاد طلب کرتے ہیں انہیں اللہ کے حکم سے اولاد مل جاتی ہے۔ جب دنیاوی فائدے کے طلب گار ہوتے ہیں تو انہیں دوسرے لوگوں سے زیادہ منافع حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے ہم نے اس سے پہلے ہی تمہیں خبردار کیا ہے اور تمہیں ڈرایا ہے۔ لہٰذا تم خبردار ہو جاؤ اور یہ مت سمجھو کہ تمہاری دعاؤں کی قبولیت تمہاری کرامت کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض اوقات بندوں کو ان کی طلب کردہ چیزیں دیتا ہے لیکن وہ بذات خود ان کو ناپسند کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے ناپسندیدہ بندے کو اس کی مطلوبہ اشیا کیوں دیتا ہے؟ اس لیے کہ وہ ہلاک و برباد ہو جائے۔

ذرا غور کریں...... کیا اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی دعا قبول نہیں کی، حالانکہ وہ اپنی تمام مخلوقات سے زیادہ اس سے نفرت کرتا ہے۔ جب ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ﴾

(الحجر : ۱۵/ ۳۶٬۳۷)

''اس نے کہا: اے میرے رب!...... مجھے اس دن تک مہلت دے جب (لوگ) دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک تجھے مہلت دے دی گئی ہے۔''

اے پیارے بھائی!...... تو اللہ تعالیٰ سے رزق طلب کرتا ہے' خوبصورت اور خوب سیرت بیوی طلب کرتا ہے' اچھی ملازمت اور اچھا کاروبار طلب کرتا ہے' تو وہ تجھے عطا کر دیتا ہے۔ ایسی صورت حال میں تو یہ سمجھتا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرتا ہے۔ ارے ظالم وخطا کار!...... تو اپنی نافرمانیوں اور رسوا کن کرتوتوں پر کیوں غور نہیں کرتا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ﴾ (آل عمران : ۳/ ۱۷۸)

''اور جن لوگوں نے کفر کیا' وہ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ ہم انھیں جو ڈھیل دیتے ہیں وہ ان کے لیے بہتر ہے' ہم تو انھیں اس لیے ڈھیل دیتے ہیں تاکہ وہ گناہوں میں بڑھ جائیں۔''

اے پیارے بھائی!...... کیا تو اللہ تعالیٰ کے اس کلام پر غور نہیں کرتا۔ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا سوائے اس کے نہیں ہم انھیں اس لیے مہلت دیتے ہیں تاکہ وہ اپنے گناہوں میں اضافہ کرلیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کا مال ومتاع ان کو بھی دیتا ہے جن کے ساتھ وہ محبت نہیں کرتا اور جن کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے ان کو بھی دنیاوی منفعت دیتا ہے۔

آپ دنیاوی مال ومتاع پر غور کریں...... اللہ تعالیٰ نے یہ فاسقوں اور کافروں کو بھی دیا ہے۔ یہ کیا ہے؟ اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے؟ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ سے اتنا تو ڈر جتنا وہ تیرے قریب ہے۔ تو اللہ سے اتنی امید تو رکھ جتنا وہ تیرے قریب ہے...... اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے صرف فاسق ہی اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں رکاوٹ

شرعی پابندیوں سے ڈر

بندے کا گناہ سے متعلقہ ان احکامات سے ڈرنا جو توبہ کے بعد اس پر لاگو ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات جب کوئی نوجوان زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ لوگوں سے سنتا ہے جو زنا کرتا ہے اس کی بیوی سے زنا کیا جائے گا۔ اگرچہ اس نے اپنے گھر کی چار دیواری کے اندر ہی زنا کیا ہو۔ تو وہ سوچتا ہے کہ میں کیوں توبہ کروں؟

جب وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنتا ہے:

﴿اَلزَّانِي لَا يَنكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (سورة النور: ۲۴/ ۳)

زانی مرد نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ یا مشرکہ عورت ہی سے اور زانیہ عورت سے نکاح نہیں کرتا مگر زانی یا مشرک مرد اور مومنوں پر یہ (زناکار سے نکاح) حرام ٹھہرایا گیا ہے۔"

وہ نوجوان کہتا ہے: میں اب کبھی شادی نہیں کروں گا۔ جب بھی کسی سے شادی کروں گا وہ زانیہ ہی ہوگی۔

تاہم یہ ساری تاویلات باطلہ ہیں ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

﴿وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ (الانعام: ۶/ ۱۶۴)

"کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ اور شیطانی وسوسہ

مقصد یہ ہے کہ دل متعدد احکام کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ نوجوان بعض اوقات سوچتا ہے اگر اس نے توبہ کی تو رجم کر دیا جائے گا یا اس پر حد قائم کر دی جائے گی۔ پھر وہ کہتا ہے مجھے گناہ کرنے دیجیے۔ مال چوری کرتا ہے، توبہ کے بعد اسے وہ مالِ مسروقہ (چوری کیا ہوا مال) اصل مالک کی طرف لوٹانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ چور دل میں خیال کرتا ہے کہ میں تو ایسا نہیں کر سکتا۔ تو وہ ناصح مربی اور مخاطب کو کہتا ہے: مجھے اپنے حال پر قائم رہنے دیجیے، توبہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہی صورت حال سب مجرموں کے سامنے ہے۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ ابلیس کے دھوکے میں رہنا کیا ضروری ہے؟ جب بھی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے۔ شیطان درحقیقت اس بندے کے اردگرد خندق کھود لیتا ہے، جس کے ذریعے وہ اس بندے کا محاصرہ کر لیتا ہے اور اسے اس کے رب سے دور رکھتا ہے۔ نتیجتاً وہ گناہ سے دور نہیں ہو سکتا۔ شیطان وسوسہ ڈالتا ہے: کیا تو توبہ کرنا چاہتا ہے؟...... تو ایسا نہیں کر سکتا...... تو توبہ کے لائق ہی نہیں...... جو گناہ تو نے کیا ہے وہ فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف بھی نہیں کر سکے۔ اس طرح ابلیس بندے کو مایوس کرتا رہتا ہے۔ ایسے ہی گناہگار افراد کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾ (الزمر: ۳۹/ ۵۳)

''آپ کہہ دیجیے (اللہ فرماتا ہے) اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، تم اللہ کی رحمت سے مایوس بالکل نہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ﴾ (الحجر: ۱۵/ ۵۶)

''(ابراہیم علیہ السلام نے کہا) اور اپنے رب کی رحمت سے تو گمراہ لوگ ہی ناامید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔"

لہٰذا اللہ کی رحمت سے ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہیے چونکہ توبہ سارے پہلے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ ہمارے رب کریم نے فرمایا:

﴿نَبِّئْ عِبَادِيْ اَنِّيْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ﴾

(الحجر : ۱۵/ ۴۹،۵۰)

"اے (رسول اللہ) آپ میرے بندوں کو خبر دے دیں' بے شک میں بخشنے والا مہربان ہوں اور بے شک میرا عذاب بھی دردناک عذاب ہے۔ (ان کے لیے جو توبہ نہ کریں)"

اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا:

((يَا ابْنَ آدَمَ اِنَّكَ مَادَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْبَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ اَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَاتُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)) [1]

"اے ابن آدم!...... تو مجھے جب بھی پکارے اور جو بھی مجھ سے امید باندھے میں تیری ساری مغفرت کر دوں۔ اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم!...... اگر تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک پہنچ جائیں۔ پھر تو نے مجھ سے مغفرت طلب کی تو میں تیری مغفرت کر دوں گا۔ اے ابن آدم!...... اگر تو زمین کے کناروں تک گناہوں کے ساتھ میرے پاس آیا اور اس حال میں ملا کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا تو میں زمین کے کناروں تک تجھے مغفرت دوں گا۔" (یعنی زمین کے کناروں تک پھیلے تیرے گناہوں کو معاف کر دوں گا اور تجھے بخش دوں گا)

---

[1] سنن ترمذی۔ کتاب الدعوات: باب (۱۰۷) حدیث:۳۵۴۰ عن انس رضی اللہ عنہ مسند احمد (۵/ ۱۷۲) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹی رکاوٹ

توبہ کے بعد آزمائشوں کا دور

ہمارا رب کریم ورحیم فرماتا ہے:

﴿اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ○ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ﴾

(العنکبوت: ۲۹/ ۲)

''کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف یہ کہنے سے چھوڑ دے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے۔ اور انھیں آزمایا نہیں جائے گا۔ تحقیق ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا۔ پس اللہ تعالیٰ سچوں کو ضرور ظاہر کر دے گا اور جھوٹوں کو بھی ضرور ظاہر کرے گا۔''

اس بات کا علم آپ کو بخوبی ہونا چاہیے کہ جب آپ گناہوں والے غیر شرعی کاموں سے توبہ کریں گے تو آپ کے اہل وعیال آپ سے دشمنی کریں گے۔

جب آپ داڑھی مونڈتے تھے' نئے فیشن کے مطابق لباس پہنتے تھے' تو لوگ اعلیٰ درجہ کی ملازمتیں دینے کے لیے آپ کی طرف دوڑتے تھے لیکن جونہی آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے توبہ کی۔ اور سفید سوٹ اور عمامہ پہننا شروع کیا۔ آپ دیکھیں گے کہ کوئی آپ کو ملازمت دینے کے لیے تیار نہیں۔ جب آپ نے اللہ کی طرف رجوع کر لیا۔ اپنی داڑھی کو بڑھا لیا۔ تو آپ دیکھیں گے۔ لوگ آپ کی طرف مائل نہیں ہوتے آپ کو معاشرے کا بے کار' غیر مؤثر خیال کرتے ہیں ایسی صورتِ حال میں آپ پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨاطْمَاَنَّ بِهٖ وَ اِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةَ﴾

(الحج : ۲۲/ ۱۱)

''اور لوگوں میں سے کوئی اللہ کی عبادت کنارے پر کرتا ہے' پھر اگر اسے بھلائی مل گئی تو اس پر مطمئن ہو گیا اور اگر اسے کوئی آزمائش آ پڑی تو اپنے منہ کے بل الٹا پھر جاتا ہے۔ اس نے دنیا اور آخرت میں خسارہ اٹھایا' یہی کھلا خسارہ ہے۔''

جونہی آپ توبہ کریں گے آپ کے دفتر میں آپ کے سب قریبی ساتھی آپ کے دشمن بن جائیں گے۔ آپ اپنے ڈائریکٹر کی مثال سامنے رکھیں جس سے آپ ہمیشہ منافقت کرتے رہے کہ اس کے سامنے اس کی تعریفیں کرتے اور اس کی پیٹھ پیچھے اس کی غیبت کرتے تو وہ آپ سے بڑا خوش رہتا۔ لیکن جونہی آپ نے ایسے گناہوں سے توبہ کی یعنی آپ نے منافقت ترک کر دی۔ ڈائریکٹر کو آپ پر غصہ آنے لگا۔ وہ آپ کو بات بات پر ڈانٹنے لگا۔ کیونکہ اب منافقت والا انداز اور خوش امرانہ انداز ختم ہو چکا ہے۔ اس لیے کہ اب اللہ کے ڈر کی وجہ سے ڈائریکٹر سے تمہاری مصلحتیں اور حریصانہ امیدیں ختم ہو چکی ہیں۔

ہر برائی سے بچانا اور ہر نیکی کی ہمت و حوصلہ اللہ ہی کی عطا ہے۔ مقصد یہ ہے' توبہ کے بعد آپ کے ڈائریکٹر اور آپ کے ساتھی آپ کے ساتھ بے مقصد عداوت رکھیں گے۔ آپ کی بیوی آپ کے دوست' آپ کے پڑوسی ہر پہلو سے آپ کی دشمنی اور حوصلہ شکنی پر اتر آئیں گے۔

ورقہ بن نوفل نے نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: کاش! میں اس وقت تک زندہ ہوں جب آپ کی قوم آپ کو جلا وطن کرے گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ ''کیا وہ مجھے (میرے شہر سے) نکالیں گے؟ کہا: ہاں' لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهٖ اِلاَّ عُوْدِيَ جب بھی کوئی آدمی اس چیز کے ساتھ دنیا میں آیا جس کے ساتھ آپ آئے ہیں تو اس کے ساتھ ضرور عداوت کی گئی۔ [1]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صالح علیہ السلام کی قوم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾ (ھود: ۱۱/ ۶۲)

''قوم صالح کے نافرمان کہنے لگے: اے صالح! اس (پیغام نبوت اور دعوت توحید کے اعلان) سے پہلے تُو ہمارے درمیان محبوب ترین فرد تھا۔''

یعنی ہم سب تجھ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ تجھے کیا ہو گیا ہے جو اس شد و مد سے توحید کی دعوت دینے لگے ہو اور ہمارے خداؤں کو جھٹلانے لگے۔ کیا آپ پاگل ہو گئے ہیں؟

ایسے مواقع پر بعض لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ دشمنی اچانک پیدا ہو گئی ہے اور اس کے گرد وپیش حالت کی طرف لوٹ جاتے ہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سامنے رکھیں۔

﴿وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ﴾ (الحج: ۲۲/ ۴۰)

''اور اللہ ضرور اس کی مدد کرتا ہے جو اس (کے دین) کی مدد کرتا ہے۔''

یہ اللہ تعالیٰ کی تکوینی سنت ہے کہ جب کوئی آدمی گناہوں سے تائب ہوتا ہے تو ابتدا میں عداوتیں پیدا ہوتی ہیں لیکن بالآخر غلبہ حق کا ہوتا ہے۔

امام شافعیؒ نے کہا:

سب کو آہستہ آہستہ معلوم ہو جائے گا کہ آپ ہی حق پر ہیں۔ اور آپ بھی یقین کر لیں کہ آپ صرف ایک حالت پر قائم رہیں گے۔ یا تو توبہ کر کے سچے دین اسلام کی عملی طور پر گواہی دیں گے یا اپنی توبہ توڑ کر اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ آئیں گے اور اسلام کے برعکس عملی طور پر جھوٹ کی گواہی دیں گے۔

---

① صحیح بخاری۔ کتاب بدء الوحی۔ باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ (حدیث:۲) صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ (حدیث: ۱۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقول مصنف ہم بار بار اور تکرار کے ساتھ کہہ چکے ہیں کہ شعب ابی طالب میں مسلمانوں کو جو غلبہ نصیب ہوا غزوہ بدر والے غلبہ ہی کی طرح تھا۔ کیونکہ مشرکین مکہ نے جب مسلمانوں کا ثبات وصبر دیکھا تو وہ سب کہنے لگے کہ مسلمان ہی حق پر ہیں۔

اسی طرح جب لوگ آپ کو توبہ پر قائم و ثابت قدم دیکھیں گے' تو وہ ضرور پکار اٹھیں گے: بے شک دین دار لوگ ہی حق پر ہیں لہٰذا آپ کبھی اپنی توبہ نہ توڑیں۔ اور اللہ سے توفیق طلب کریں کہ وہ آپ کو ثابت قدم رکھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں رکاوٹ

توبہ کے بعد گھبراہٹ کا حملہ

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''طریق الہجرتین'' میں لکھا ہے:

توبہ کے بعد ایک لمحہ ایسا آتا ہے جس میں اکثر لوگ اپنی توبہ توڑ دیتے ہیں لیکن جو معاملہ کی تہہ تک پہنچ جائے اور وہ بہت ہوتے ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب بھی کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو توبہ کے فوراً بعد اس کے دل پر ایک گھبراہٹ اور گھٹن طاری ہو جاتی ہے۔ اس کا دل غم و وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور وہ دباؤ اور تنگی محسوس کرتا ہے۔ ①

جب آپ توبہ کریں گے تو اس گھٹن کا احساس آپ کو ضرور ہوگا۔

اس بات کا ڈر کہ آپ حق کو چھوڑ کے گمراہ نہ ہو جائیں۔ اور آپ کو حق کے رستے کی کٹھنائیوں کا مکمل علم نہیں۔ نہ تو آپ یہ جانتے ہیں کہ ابتدا کہاں سے کریں اور نہ آپ کو اس کے انجام کا پتہ ہے؟

① محبوبہ کی جدائی

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اگر تائب کو اس کی محبوبہ کی جدائی کا غم لاحق ہو جائے' کیونکہ وہ اپنی محبوبہ کے ساتھ مل کر جو گناہ کرتا تھا وہ اس کی وحشت و خلوت کے ساتھی تھے۔ جب وہ توبہ کرے گا تو یہ ساتھی اس سے چھن جائیں گے اور اس کے نتیجے میں وہ تمام لذتیں اور عیش و عشرت بھی کھو دے گا جن کے ساتھ عمر کا ایک حصہ گزارا۔

تب اس کے دل پر دباؤ بڑھے گا۔ اور اسے تنگی کا احساس ہوگا۔ اور اس کے سینے میں گھٹن بڑھے گی۔

---

① طریق الھجرتین- ابن قیم ص ۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر لوگ توبہ کرتے ہیں' پھر اپنی توبہ توڑ کر الٹے پاؤں پھر جاتے ہیں اور سابقہ گناہوں کے ساتھ محبت کی وجہ سے ان گناہوں کا ارتکاب دوبارہ شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن جس بندے کے شاملِ حال توفیق الٰہی ہوتی ہے اسے یقین ہوتا ہے کہ توبہ کے بعد اسے دائمی خوشی' لذت اور سرور حاصل ہوگا۔ لہٰذا تائب کے دل پر یہ دباؤ اور گھٹن جتنی زیادہ ہوگی توبہ کے بعد اسے حاصل ہونے والی خوشی اور لذت اتنی ہی کامل اور بھرپور ہوگی۔

② توبہ کے بعد گھبراہٹ کیوں؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تائب کو یہ دباؤ اور گھٹن کیوں پیش آتی ہے؟

اس کا جواب نہایت فرحت آمیز اور پرسرور ہے:

① چونکہ یہ دباؤ اور گھٹن آپ کی زندہ دلی' گناہوں کا مقابلہ کرنے اور توبہ پر ثابت قدمی کی دلیل ہے۔ اگر آپ مردہ دل ہوتے اور کم ہمت ہوتے تو یہ دباؤ بھی نہ ہوتا۔

② ڈاکو ہمیشہ اسی جگہ ڈاکہ ڈالتا ہے' جہاں سے اسے بڑا خزانہ ہاتھ آنے کی توقع ہو۔ یعنی شیطان بھی اسی دل سے ایمان چرانے کی کوشش کرتا ہے جو ایمان سے بھرپور اور پُر ہو۔

شیطان کبھی بھی سینما گھر یا شراب خانے پر نقب نہیں لگاتا' کیونکہ جو لوگ ان مقامات پر ہوتے ہیں ان کے دل اس متاع ایمان سے خالی ہوتے ہیں' جو شیطان کو مطلوب ہے۔ جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ یہودی کہتے ہیں: ہمیں تو نماز میں وسوسہ نہیں ہوتا۔ تو سبحان اللہ کہتے ہوئے کہنے لگے: بھلا شیطان کو کیا ضرورت پڑی کہ وہ اپنے سے شیطانوں کو وسوسہ ڈالے۔ یہودی بھی شیاطین ہیں۔ شیطان جب ایمان چوری کرتا ہے تو وہ ایسی جگہوں پر ڈاکہ زن ہوتا ہے جو آباد ہوتی ہیں۔ اسے ویران مقامات اور ایمان سے خالی دلوں پر ڈاکہ ڈالنے سے کیا مل سکتا ہے؟ تو جیسے جیسے شیطان کے ساتھ مقابلے میں آپ سخت ہوتے جائیں گے' آپ کے دل پر دباؤ اور سینے میں گھٹن بڑھتی جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان اسی عورت کو وسوسہ ڈالے گا جو نقاب پہنے گی۔ شیطان اسے وسوسہ ڈالے گا کہ تجھے اس قبیح عمل پر کس چیز نے آمادہ کیا!!؟...... کیا تو شادی تک انتظار نہیں کر سکتی؟ شادی کے بعد نقاب بھی پہن لینا۔

جو شخص سنت کے مطابق داڑھی بڑھاتا ہے اسے ہی شیطان وسوسہ ڈالتے ہوئے کہتا ہے:

تو اگر تھوڑا صبر کرتا۔ تاکہ تجھے اچھی ملازمت مل جاتی' تو کیا یہ زیادہ بہتر نہ تھا؟...... مقصد یہ ہے کہ یہ دباؤ اور گھٹن شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

شیطان کا وسوسہ ایمان کی دلیل

جب شیطان آپ کے دل میں وسوسہ ڈالے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے دل میں ضرور ایمان موجود ہے جس نے شیطان کو وسوسہ ڈالنے پر مجبور کیا۔ تاکہ وہ وہاں سے وہ خیر وایمان کا خزانہ نکال سکے۔

لہٰذا تو فوراً کہہ الحمدللہ' اے اللہ! تیرا شکر ہے۔ اور اپنی توبہ پر صبر کر' ثابت قدم رہ اور شیطان مردود سے اللہ رحیم کی پناہ طلب کر۔ بے شک وہ خوب سننے والا اور نہایت جاننے والا ہے۔

(۳) مخالف کی کثرت وسائل مد مقابل کی قوت کی دلیل ہے۔

انسان کی دو ہی حالتیں ہیں: یا تو وہ خیر کا ذخیرہ ہوتا ہے یا شر کا۔ جب طاقتور اور مضبوط ارادے کے لوگ خیر پر اکٹھے ہوں تو وہ خیر کا ذخیرہ ہوں گے۔ اور اگر لوگ اپنی طبیعت کے لحاظ سے شریر ہوں تو وہ شر کا ذخیرہ ہوں گے۔ لہٰذا تیرے اور شیطان کے درمیان کشش ثقل کا اصول چل رہا ہے۔ اور بقا اور دوام ہمیشہ زیادہ قوی اور زیادہ ثابت قدم کے لیے ہوتا ہے۔

(۴) کیونکہ شیطان کے مقابلے میں جتنے زیادہ صبر کا مظاہرہ آپ کریں گے' اتنا ہی زیادہ یقین اور ثبات آپ کو حاصل ہوگا' جس کے نتیجے میں آپ کو زیادہ شرح صدر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ اطمینان ملے گا۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شیطان آپ کے متعلق کتنا حریص ہے۔ نیز یہ آپ کی قوتِ ایمانی کی بھی دلیل ہے۔ اسی لیے آپ کے دل پر دباؤ ہے اور آپ گھٹن اور پریشانی محسوس کرتے ہیں کیونکہ جس دل میں ایمان نہ ہو وہ فوراً اپنی پہلی حالت میں لوٹ جاتا ہے۔ معمولی دباؤ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ کو علم ہونا چاہیے کہ آپ جتنے پرعظم اور ثابت قدم رہیں گے' اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بعد آپ کو شرح صدر اور اطمینان بھی اتنا ہی زیادہ حاصل ہوگا۔

⑤ مطلب' مقصد منزل جتنی عظیم ہوگی' مشکلات بھی اتنی زیادہ اور کٹھن ہوں گی۔ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی یہی سنت وفطرت ہے۔

جنت اور اس کی عظمت پر غور کریں۔ پھر جنت کی راہ میں مشکلات اور رکاوٹوں کے متعلق سوچیں جو جنت کی راہ میں حائل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((حُفَّتِ الجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ))

''جنت کو مشکلات ومصائب سے ڈھانپ دیا گیا۔''[1]

حتی کہ ضروری ٹھہرا کہ ہر ہزار میں سے ایک آدمی جنت میں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے:

((يَا آدَمُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ آدَمُ وَمَا بَعْثُ النَّارِ يَارَبِّ؟ يَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالىٰ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةٍ وَتِسْعُونَ اِلَى النَّارِ وَاحِدُ اِلَى الْجَنَّةِ))[2]

اے آدم!...... جہنم کا حصہ نکالو! تو آدم علیہ السلام پوچھیں گے: اے پروردگار! جہنم کا

---

① صحیح مسلم۔ کتاب الجنة۔ باب صفة الجنة' (حدیث :۲۸۲۲' ۲۸۲۳) واللفظ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب حجبت النار بالشهوات۔ (حدیث۶۴۸۷)

② صحیح بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء: باب قصة یاجوج وماجوج حدیث:۳۳۴۸۔ ۶۵۳۰) صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب قوله "یقول الله لآدم اخرج بعث النار (حدیث:۲۲۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ کتنا ہے؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کہے گا: ایک ہزار سے نو سو ننانوے جہنم کیلئے اور ایک جنت کے لیے!!

اس کا سبب کیا ہے؟ کبھی غور کیا آپ نے!؟

اس کا سبب یہی ہے کہ جنت مشکلات ومصائب سے ڈھانپ دی گئی ہے۔

ذرا غور کریں! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ محبت' اس کے لیے دنیا سے کٹ جانا اور اسی کے آگے گڑ گڑانا اور اسی اکیلے سے مانوس ہونا۔ تائب کی نشانیاں ہیں۔ جو اللہ کریم کی محبت کے حصول کا سبب بنتی ہیں اور جنت میں داخلہ کا باعث بنتی ہیں۔

۳ عظیم دعوے

اللہ تعالیٰ کی محبت' اس کی دوستی' اس کو نگہبان و کارساز سمجھنا اسی کو کافی بنانا' اسی کے سامنے اپنے آپ کو جوابدہ سمجھنا کتنے عظیم دعوے ہیں؟ کتنے عظیم مقاصد ومطالب ہیں؟ کیا کسی بندے کو اس سے زیادہ معزز ومکرم اور عالیشان نعمت مل سکتی ہے؟ ذرا غور کریں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کتنی رکاوٹیں اور مشکلات حائل ہیں' کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت کے حصول کے رستے اس قدر آسان ہیں؟ نہیں نہیں ایسا نہیں۔ یہ عالی شان مقصد اور بلند منزل اتنی سہولت کے ساتھ حاصل نہیں ہو سکتی۔

ان رستوں پر سفر بہت زیادہ محنت' ریاضت اور مسلسل جدوجہد طلب کرتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ آپ کو اپنی توبہ کی اہمیت کا احساس وادراک ہونا چاہیے۔

توبہ کے نتیجے میں دل اور سینے پر جو دباؤ اور گھٹن آپ محسوس کرتے ہیں اس کی حقیقت کا علم بھی ہونا چاہیے۔

چونکہ توبہ جب اعلیٰ وعظیم عمل قرار پایا تو اس کے نتیجے میں آنے والی مشکلات اور رکاوٹیں بھی شدید ہوں گی' تاکہ سچے اور جھوٹے کی پہچان ہو سکے۔

جب کوئی انسان فتنہ اور آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے تب اس توبہ کے ثمرات کے لیے صالح اور غیر صالح' اہل اور نا اہل کی پہچان ہوتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۷۹)

''اللہ مومنوں کو اس حالت میں ہرگز نہ رہنے دے گا جس میں تم اس وقت ہو' یہاں تک کہ وہ پاک کو ناپاک سے علیحدہ کر دے اور اللہ کا یہ طریقہ نہیں کہ وہ تم پر غیب ظاہر کرے' لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے (غیب کی باتیں بتانے کے لیے) چن لیتا ہے۔''

لہٰذا اس دباؤ کے بعد معمولی صبر کریں۔ ان شاء اللہ آپ کو یہ ریاضت و مشقت اللہ سبحانہ کی محبت اور پاک وصاف جنتوں تک پہنچا دے گی۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھتے ہیں:

''لیکن جب تائب اس دباؤ پر صبر کرے گا تو پھر یہی دباؤ اسے محبت کے باغات اور انشراح و اطمینان کی جنتوں تک پہنچائے گا۔ اور اگر تائب گھبرا اٹھا' صبر نہ کر سکا تو اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جائے گا اور دنیا و آخرت کا خسارہ اس کا مقدر بن جائے گا۔ اور یہی سب سے بڑا خسارہ ہے۔''

اے میرے پیارے بھائی!...... آپ اس دباؤ پر صبر کریں اور اسے کچھ اہمیت نہ دیں۔ اور اس کے بعد ملنے والی اللہ کی مدد کے متعلق غور کریں۔ یہ دباؤ ضرور آتا ہے جو کہ سچی توبہ کی علامت ہے۔ لہٰذا دلی اطمینان حاصل ہونا چاہیے۔ اور نیکی کے کاموں میں آگے آگے بڑھنا چاہیے۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ کے گلدستہ میں کون کونسے پھول ہونے چاہئیں؟

توبہ کے کچھ ارکان ہیں توبہ کی صحت کے لیے ان کی موجودگی نہایت ضروری ہے:

اخلاص

اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ آپ صرف اللہ کے خوف سے توبہ کریں۔ اس کی تعظیم اور اسی کی عزت وتکریم کے لیے توبہ کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کے ہاں آپ کا رتبہ کم ہو جائے' آپ کہیں اللہ کی رحمت سے دور نہ ہو جائیں' اس کی بارگاہ سے دھتکار نہ دیے جائیں۔ آخرت میں اس کے دیدار سے کہیں محروم نہ ہو جائیں' لہٰذا اللہ واحد کی رضا کے لیے ہی توبہ کریں۔

توبہ کی منازل میں سے اہم منزل اللہ تعالیٰ کی مدد کی طلب' اس کے آگے انکساری و عاجزی' اپنے گناہوں کا اعتراف' اپنی کمزوری کا اظہار اور اس کے سامنے اپنی محتاجی کا اقرار ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> بندہ اللہ اور اسکے دشمنوں (شیاطین الانس والجن) کے درمیان پڑا ہوا ہے۔ اگر بندہ اللہ کے دشمنوں کے مقابلے میں اللہ کی حمایت کرے اور اللہ کے دین کی راہ میں اس کے دشمنوں کو روک دے' تو اللہ کے دشمن اس بندے کی طرف نہیں پہنچ سکتے۔ لیکن اگر بندہ اللہ ہی سے علیحدہ ہو جائے اور لمحہ بھر کے لیے اپنے آپ کو اپنے نفس کے سپرد کر دے تو اللہ کے تمام انسانی اور جناتی دشمن اس پر غلبہ پالیں گے۔ پھر جب بندہ اپنے اللہ سے مدد طلب کرے تو ضروری ہے کہ پہلے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو اللہ کا محتاج بنائے۔

⑫ گناہ سے دوری

بغیر حیل و حجت کے آپ اپنے گناہ سے علیحدگی اور دوری اختیار کر لیں۔ اگر آپ اپنے گناہ پر قائم رہیں اور کہتے رہیں: اے اللہ! تو میری توبہ قبول فرما۔ تو اللہ عزوجل تجھے مخاطب کر کے کہے گا: جب تو اپنے گناہ سے علیحدہ ہو گا تو میں تیری توبہ قبول کروں گا۔"

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَیَّ شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا، وَاِذَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَاِذَا اَتَانِی یَمْشِی اَتَیْتُهُ هَرْوَلَةً وَفِی مُسْلِمٍ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَاِنْ اَتَانِی یَمْشِی، أتیتُهُ هَرْوَلَةً)) ①

"اے میرے بندے!...... تو میری طرف آنے کا ارادہ کر، میں تیری طرف چل کر آؤں گا۔ تو میری طرف چل کر آ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔"

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اگر بندہ ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ قریب ہوں گا۔ اور جب بندہ ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں اس کے قریب دو ہاتھ ہوتا ہوں۔ (یہ لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے)

لہٰذا ضروری ہے کہ آپ اللہ کی قربت حاصل کرنے کیلئے ابتدا کریں، حرکت کریں عبادات اذکار مسنونہ اور تہجد کا اہتمام کریں اور گناہوں سے مکمل طور پر دور ہو جائیں، پھر اللہ کریم کی نصرت آئے گی۔ یاد رکھو!...... جتنا خرچ کرو گے اتنا ہی منافع پاؤ گے۔

---

① یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ بخاری نے اسے نمبر ۷۵۳۶ کتاب التوحید باب ذکر النبی ﷺ وروایة عن ربه میں اور مسلم نے نمبر ۶۷۵ ۲۔ کتاب الذکر والدعاء باب الحث علی ذکر اللہ میں روایت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ گناہ پر ندامت و شرمندگی

جوں جوں انسان کو جرم کے گھناؤنے پن کا احساس ہوتا ہے' توں توں اسے ندامت زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن اس میں اضافہ تب ہوگا اور ندامت کی حقیقت کا تب پتہ چلے گا جب بندے کو اللہ تعالیٰ کی معرفت وعظمت حاصل ہوگی۔ اس کے بابرکت ناموں اور صفات کا علم اسے حاصل ہوگا۔ اور اللہ کے اسماء وصفات کے ذریعے اسے ملنے والی اللہ کی نصرت اور برکت کی عظمت وکثرت کا اسے علم ہوگا۔ بلکہ جب وہ اپنے نفس کی حقیقت کو پہچانے گا اور اس کے لائق اسے مقام دے گا اور اسے جب علم ہوگا کہ ابن آدم کو پہنچنے والی ہر برائی اور مصیبت کا اصل منبع ومرکز اس کا اپنا نفس ہے۔ تو پھر اسے اللہ تعالیٰ کی وعیدوں کی تصدیق کرنے میں آسانی ہوگی۔

گناہ پر ندامت کیسے؟

درج ذیل تین ارکان کے ذریعے گناہ پر ندامت وشرمندگی حاصل ہوتی ہے:

① اللہ کی معرفت

② نفس کی معرفت

③ وعید کی تصدیق

چونکہ توبہ کی عمارت ندامت کے ستون پر قائم ہے۔ لہٰذا ہم یہاں تھوڑا سا غور وفکر کریں گے تاکہ مذکورہ بالا تین اجزائے ندامت کی وضاحت ہو سکے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعظیم کیسے کی جائے گی؟

اے پیارے بھائی!...... اگر تو اپنے گناہ کے متعلق جاننا چاہے کہ وہ کتنا بڑا ہے تو ذرا اس خالق کی عظمت کے متعلق تصور کر جس کے حق میں تو نے گناہ کیا ہے۔

ہمارے دور کے لوگ سب سے بڑی جس آفت میں پڑے ہوئے ہیں اور سب سے بڑا گناہ جو امت کے دلوں میں پیوست ہو چکا ہے' وہ یہ ہے کہ ان کے دل اللہ کی ہیبت سے خالی ہو چکے ہیں۔ یہ ہماری سب سے بڑی مصیبت ہے۔ ہم اتنا اللہ سے نہیں ڈرتے جتنا انسانوں سے ڈرتے ہیں۔ اور اتنا زیادہ حیا ہم اللہ سے نہیں کرتے جتنا انسانوں سے کرتے ہیں۔ اور اللہ کریم زیادہ امیدیں ہم انسانوں سے لگاتے ہیں۔ لہٰذا جب اس طرح ہمارے ہاں اللہ تعالیٰ کی توہین ہوئی تو ہم بھی اللہ کے ہاں رسوا ہو گئے۔

اے پیارے بھائی!...... جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کا تقاضا ہے کہ اس کی محبت کے علاوہ تمہارے دلوں میں کسی کی محبت نہ ہو اور جس کے دل میں اللہ کی عظمت مکمل ہو جائے۔ تو پھر اس کی مخالفت بھی اس پر بہت بھاری ہو گی۔ کیونکہ عظمت والے کی مخالفت کمتر کی مخالفت کی طرح نہیں ہوتی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت پیوست ہو جائے۔

اللہ کی معرفت کا طریقہ

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

رب کریم کی تعظیم کے حصول کا یہ طریقہ ہے کہ آپ اللہ سبحانہ کی توحید الوہیت'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربوبیت اور توحید اسماء وصفات کی معرفت قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین کے ذریعے حاصل کریں۔ کیونکہ اللہ سبحانہ نے خود اپنی توحید الوہیت' ربوبیت اور اسماء وصفات قرآن کریم میں بھی بیان کی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارکہ سے بھی اپنے بندوں کے لیے بیان کر دی ہے۔

صفات الٰہیہ کی معرفت کا فائدہ؟

صفات الٰہیہ کی معرفت کے حصول کے نتیجے میں بندہ اللہ جل شانہ کی محبت خاص کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ بندے کا شوق اللہ عزوجل کی ملاقات کے لیے بڑھتا ہے۔ اور اس معرفت کے بعد بندے کو اپنے اللہ سے قربت کی وجہ سے فرحت اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ بندے کو اللہ تعالیٰ کی صفات الوہیت کی معرفت کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

کونسی صفات اللہ عزوجل کی عبادت کا سبب بنتی ہیں

امر ونہی والی صفات' عہد و وصیت والی صفات' رسولوں کو بھیجنے والی صفات' آسمانی کتابیں اور شریعتیں نازل کرنا۔ یہ وہ صفات الٰہی ہیں جن کی معرفت بندے کے دل میں عمل اور نفاذ کا شوق پیدا کرتی ہیں۔ پھر ان کی تبلیغ اور لوگوں تک ان صفات کی دعوت پہنچانے کی لگن پیدا ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خبروں کی تصدیق اور احکام کی اتباع و اطاعت اور اللہ تعالیٰ کے منع کیے گئے امور سے اجتناب کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

وہ صفات جو بندے کے دل میں غیر علانیہ طور پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ بندہ اللہ کی قربت کے حصول میں سرگرداں رہتا ہے۔ اس کی اطاعت کے ذریعے اس کی محبت کے حصول کے لیے کوشاں رہتا ہے۔ اپنی زبان کو ہمیشہ اس کے ذکر سے تر رکھتا ہے۔ مخلوق سے بھاگ کر اللہ کی طرف جاتا ہے۔ اور اللہ واحد ہی اس کا مطلوب ومقصود بن جاتا ہے۔ غیر اللہ کا خیال بھی وہ دل سے نکال دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفات ربوبیت کے ثمرات

صفات ربوبیت بندے میں توکل پیدا کرتی ہیں۔ بندہ اپنے آپ کو صرف اللہ کی طرف سے محتاج پاتا ہے۔ ہمیشہ وہ اللہ سے مدد چاہتا ہے۔ اسی کے آگے جھکتا اور انکساری کرتا ہے۔ اوران سارے ثمرات کی تکمیل اس ثمرے کے ذریعے ہوتی ہے جس کے ذریعے بندہ اپنے رب سے ملاقات کا ارادہ کرتا ہے۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الفوائد'' میں لکھتے ہیں:

بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات الوہیت کا مشاہدہ کر کے اس کی ربوبیت کی گواہی دے اور اس کی صفات ربوبیت کو دیکھ کر اس کی صفات الوہیت کی گواہی دے۔ بندہ اللہ کے مالک الملک ہونے کو تسلیم کر کے اس کی حمد کی گواہی دے اور اس کے عفو ومغفرت کو دیکھ کر اس کی کمال عزت کی گواہی دے' اللہ تعالیٰ کے نظام قضا وقدر میں اس کی حکمتوں کی گواہی دے۔ اور اللہ کی طرف سے جب بندے کو آزمائش میں ڈالا جائے تو اس وقت اس کی نعمتوں کی گواہی دے۔ اے پیارے بھائی!...... تجھے چاہیے کہ جب اللہ تجھے کسی نعمت سے محروم کرے تو اس وقت اس کی بے کنار عطا کی گواہی دے۔

بندے کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی کامل صفت قیومیت (قائم رکھنے والا) کا مشاہدہ کرنے کے بعد اسکی نیکی' احسان اور اس کی رحمت کی گواہی دے۔ جب اللہ تعالیٰ نافرمان قوموں سے انتقام لے تو اس وقت بندے کو اس کے عدل کی گواہی دینی ضروری ہے۔ اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کی صفت مغفرت کا مشاہدہ کرے کہ وہ کس طرح اپنے عاصی اور نافرمان بندوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔ تو اس کے جود وکرم اور اس کی سخاوت کی گواہی دینی چاہیے۔ اے پیارے بھائی!...... تجھے چاہیے کہ اللہ کے احکام اور نواہی کو دیکھ کر اس کے اپنے بندوں کی پردہ پوشی' ان کی خطاؤں سے تجاوز اور اس کی حکمت اور نعمت کی گواہی دے۔ جب اللہ اپنے بندوں سے راضی ہو تو اس کی صفت عزیز کی گواہی دے اور جب وہ نافرمان قوموں کو مہلت دے تو تو اس کے غضب اور حلم کی گواہی دے۔ جب اللہ اپنی رحمتوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برکتوں کا رخ اپنے بندوں کی طرف کرے تو تو اس کے کرم و رحم کی گواہی دے اور جب وہ اپنے بندوں سے اعراض کرے تو تو اس کی صفت غنا کی گواہی دے۔

درج بالا طریقوں سے تو اپنے خالق و مالک کی معرفت حاصل کرے گا۔ اور جب تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہو جائے گی تو یقیناً تیرا دل اس کی عظمت سے بھر جائے گا۔

سب سے بڑی جہالت

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں:

''تیرا سب سے بڑا ظلم اور تیری سب سے بڑی جہالت یہ ہے کہ تو اپنے لیے وقار اور عزت' لوگوں سے طلب کرے جبکہ تیرا دل اللہ تعالیٰ کی توقیر اور عظمت سے خالی ہو۔''

ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ فائدے سے سبق حاصل کریں۔

اے پیارے بھائی!...... تو معصیت کی حالت میں ہو تو تجھے مخلوق کا ڈر ہوتا ہے کہ کہیں وہ مجھے دیکھ نہ لیں اور میرا وقار اور بزرگی مجروح نہ ہو۔ لیکن تجھے معصیت کی حالت میں یہ ڈر نہیں ہوتا کہ مجھے اس حالت میں اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے وہ یقیناً دیکھ کر معاف نہیں کرے گا۔ گویا تجھے لوگوں کے وقار اور ہیبت کا لحاظ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے وقار اور ہیبت کا لحاظ نہیں؟

کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ جب وہ زنا کر رہا ہو تو لوگ اسے دیکھ لیں؟ پھر تم یہ کیسے گوارا کرتے ہو کہ اللہ کے دیکھنے کے باوجود تم بدکاری کرتے رہو۔ کیا تم اس سے شرماتے نہیں؟!!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا هَاأَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا﴾ (النساء: ۴/ ۱۰۸-۱۰۹)

''وہ لوگوں سے (اپنی حرکتیں) چھپا سکتے ہیں۔ مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے اور وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ رات کو چھپ کر ایسا مشورہ کرتے ہیں جو اللہ کو پسند نہیں۔ اور وہ جو بھی عمل کرتے ہیں اللہ اسے گھیرے ہوئے ہے ہاں تم لوگوں نے یہاں دنیا کی زندگی میں ان مجرموں کی طرف سے جھگڑا کر لیا۔ پھر قیامت کے دن اللہ کے ہاں ان کی طرف سے کون جھگڑے گا؟ یا وہاں کون ان کا وکیل ہوگا۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں کامل ترین تنبیہ کرتے ہوئے بتلا دیا اور جس چیز کا شعور ہم حاصل کرنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہماری توجہ اس طرف کرا دی حالانکہ وہ چیز ہمارے آس پاس موجود ومحسوس ہے۔ کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی نگہبانی اور اس کی نظر کے شعور کی طلب کو بھول جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ﴾

(حم السجدہ: ۴۱/ ۲۲، ۲۴)

''اور تم (گناہ کرتے وقت یہ سوچ کر) پردہ نہیں کیا کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے تمہارے خلاف گواہی دیں گے' بلکہ تم سمجھتے تھے کہ بے شک اللہ تمہارے بہت سے اعمال کو نہیں جانتا جو تم کرتے تھے اور تمہارا یہی گمان جو تم نے اپنے رب کے بارے میں کیا' اسی نے تمہیں ہلاک کیا' چنانچہ تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو گئے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس انسانی کمزور ہے

نفس انسانی چونکہ کمزور ہے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کے ساتھ ہونے کا احساس بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو یاد کرایا کہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی گواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا کہ اے انسانو! تمھارے کان' تمھاری نگاہیں' تمھارے ہاتھ' تمھارے پاؤں' تمھارے پیٹ' تمھارے سینے اور تمھاری شرم گاہیں قیامت کے دن تمھارے خلاف ضرور گواہی دیں گے۔ اس کے باوجود جب تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا چاہو تو تمھیں یاد ہونا چاہیے کہ اللہ تمھارے ساتھ ہے' تمھاری باتیں وہ سن رہا ہے' اور تمھاری حرکات دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ (المجادلة : ۵۸/ ۷)

''تین (افراد) کی کوئی سرگوشی نہیں ہوتی' مگر وہ ان میں چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ آدمیوں کی' مگر وہ ان میں چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ' مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے' جہاں کہیں بھی وہ ہوں' پھر وہ روز قیامت انھیں جتائے گا جو انھوں نے عمل کیے تھے' بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔''

پھر بھی اگر اے بندے! تو یہ شعور حاصل نہ کر سکے۔ اور تیرا دل تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سننے اور دیکھنے کے احساس سے عاجز آ جائے۔ جس سے تو اس (اللہ) کا خشوع کرے' اس کا خوف کرے' اس کی پکڑ سے ڈرے' اس کے انتقام سے ڈرے' تو اس لیے اللہ تعالیٰ سے شرم کر کہ وہ تجھے معصیت کی حالت میں دیکھ لے گا۔ وہی تو ہے جو تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ وہ تجھ پر غالب ہے۔ اسے تجھ پر قدرت حاصل ہے۔ وہ تیرے انتہائی قریب ہے۔ وہ تیری نگہبانی کرتا ہے۔ اس کے پاس قدرت ہے کہ وہ اپنے حق کے لیے تجھ سے انتقام لے اور تیرا مواخذہ کرے۔ لیکن وہ بردبار ہے۔ شرم والا اور ستر پوشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا ہے۔ اس کی بزرگی بہت عظیم ہے۔ تیرا دل اللہ تعالیٰ کے تیرے ساتھ اس معیت کے احساس سے عاجز ہو' جس کے نتیجے میں تو اللہ تعالیٰ کا خوف کر سکے۔ اور تو اللہ تعالیٰ سے چھپ کر گناہ کر سکے۔ تو تجھے یہ تو یاد رہنا چاہیے کہ تیرے ساتھ جو تیری آنکھ ہے وہ ضرور تیرے خلاف گواہی دے گی۔ تیرے اعضا اور جوارح تو ان سے اگر چھپ کر گناہ کر سکتا ہے تو کیا کرے۔ اپنے اعضاء ہی سے چھپ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر۔ اور اگر تو اپنے اعضاء سے مخفی رہ سکتا ہے تو ضرور کوشش کر۔ اور اگر تو اپنے اعضا سے نہیں چھپ سکتا تو پھر اللہ جل جلالہ کے خوف کی وجہ سے اس کی معصیت کو ترک کر۔

ہاتھ کو غلط استعمال کرنے والے

اے وہ شخص!...... جو اپنے ہاتھوں کے غلط استعمال کی عادت میں مبتلا ہے۔ تو اللہ سے چھپ جا شاید وہ تجھے یہ گناہ کرتے ہوئے نہ دیکھے۔ اگر تو یہ عادت بد کرتے وقت اللہ کی نظر کو بھول جائے' تجھ پر تیری شہوت غالب آ جائے اور تیری اپنی بصیرت کی آنکھ بھی اندھی ہو جائے تو کم از کم اس ہتھیلی کہ جو اللہ کی معصیت میں مبتلا ہے' اسی سے چھپ جا۔ جب اللہ کی نافرمانی کے لیے تیرا ہاتھ حرکت کرے تو یاد کر کہ مستقبل قریب میں یہی ہاتھ تیرے خلاف گواہی دے گا۔ اور وہ یہ گواہی اللہ تعالیٰ کے پاس دے گا۔

زبان کو غلط استعمال کرنے والے

اے وہ شخص!...... جو لوگوں کو اپنی زبان سے تکلیف دیتا ہے۔ تجھے یاد کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا ہے۔ وہ تیری گفتگو سن رہا ہے اور قیامت کے دن تیرا محاسبہ کرے گا۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کو بھول گیا تو تجھے یاد ہونا چاہیے کہ تیرے اعضا ضرور تیرے خلاف گواہی دیں گے۔ تیری زبان اور تیرے کان تیرے خلاف ضرور گواہی دیں گے۔ یہی وہ مقام ہے جب دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کامل ہو جائے۔ تو وہ اسے معصیت سے روک لے گی۔

کتنی عجیب بات ہے! تو یہ سوچتا ہے کہ لوگ تیری عزت و تکریم کریں حالانکہ تو اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی توقیر نہیں کرتا' یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا﴾ (نوح: ۷۱/ ۱۳)

''تمہیں کیا ہو گیا' تم اللہ سے وقار کی امید کیوں نہیں کرتے۔''

یعنی تم اللہ کے ساتھ وہ معاملہ کیوں نہیں کرتے جیسا تم لوگوں سے کرتے ہو جن سے تمہیں توقیر و تکریم کی امید ہوتی ہے۔ (توقیر بمعنی تعظیم ہے) چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا

﴿وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ﴾ (الفتح: ۴۸/ ۹)

''اور تم اس کی مدد کرو' اور تم اس کا ادب کرو۔''

تمہیں کیا ہو گیا ہے' تم اللہ کے حقوق کی معرفت کیوں نہیں حاصل کرتے' تاکہ تم اس کا شکر کرو۔

مجاہد نے لکھا: ''تم اپنے رب کریم کی عظمت کی پروا نہیں کرتے۔''

عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے لکھا: ''تم اللہ کی اطاعت نہیں کرنا چاہتے۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''تم اللہ کی عظمت کی معرفت حاصل نہیں کرتے۔''

درج بالا تمام معانی ایک ہی معنیٰ کی طرف لوٹتے ہیں کہ کاش لوگ اللہ کی تعظیم کرتے اور اس کو پہچانتے۔ اس کی اطاعت کرتے' اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے اور اس کی نافرمانی نہ کرتے۔ گویا اللہ سبحانہ کی اطاعت اور اس کی معصیت سے اجتناب اور اس سے حیاء دل میں اس کے وقار کے مطابق ہوتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کریم کی توقیر کی علامات

اللہ تعالیٰ کے وقار کی درج ذیل اہم علامات ہیں:

① حقیر اشیاء کے ساتھ اللہ کو یاد نہ کیا جائے

بعض اسلاف نے کہا: تم میں سے کسی کے دل میں اللہ تعالیٰ کے وقار کی عظمت کی یہ نشانی ہے کہ اسے اس وقت یاد نہ کیا جائے جب اس کی یاد سے شرم آئے۔

غور کریں! سلف صالحین کے دلوں میں اپنے رب کی توقیر کی کیا کیفیت تھی! وہ اس بات سے پرہیز کرتے تھے کہ وہ اللہ کا ذکر ان اشیاء کے ساتھ کریں جن سے نفرت کی جاتی ہے یا جن کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً: کوئی شخص کہے: ''اللہ تعالیٰ کتے اور خنزیر کو قبیح بنائے۔''

یعنی سلف صالحین اس چیز کو اللہ کے وقار کے منافی سمجھتے تھے کہ اس کا نام ایسے حیوانات کے ساتھ لگایا جائے۔

② شر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہ کی جائے

ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ خیر اور شر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ادب کا تقاضا ہے کہ ہم شر کی نسبت اس کی طرف نہ کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ)) [1]

''اے اللہ!...... ہم حاضر ہیں، سب خوش بختی اور خیر تیرے ہاتھوں میں ہے۔ اور

---

[1] صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا ج ۲ ص ۸۲ حدیث نمبر ۲۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شر (کی نسبت) تیری طرف نہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾

(الشعراء: ۲۶/ ۷۹، ۸۰)

"وہی (اللہ) ہے جو مجھے کھانا کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ اور میں جب بیمار ہو جاؤں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔"

ابراہیم علیہ السلام نے یہ نہیں کہا جب وہ (اللہ) مجھے بیمار کرتا ہے' انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ادب کا لحاظ کرتے ہوئے شر (بیماری) کی نسبت اپنی طرف کی' اللہ کی طرف نہیں کی۔

سورۃ الجن میں اللہ تعالیٰ نے مومن جنات کے متعلق فرمایا:

﴿وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا﴾

(الجن: ۷۲/ ۱۰)

"یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا اہل زمین سے برائی کا ارادہ کیا گیا یا ان کے رب نے ان کے ساتھ نیکی کا ارادہ کیا۔"

یعنی اہل ایمان جنات نے شر کے ذکر کے وقت کسی کی طرف نسبت نہیں کی لیکن خیر کو لوگوں کے رب کی طرف منسوب کیا۔

موجودہ دور کے لوگوں کی حالت

بقول مؤلف ہمارے دور کے لوگوں کی صورتِ حال سلف صالحین کے طریقے کے بالکل برعکس ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں: يَا كَاسِرَ كُلِّ سَلِيمٍ يَارَبِّ یعنی نقصان پہنچانے والے رب! تو سب کچھ صحیح کر دے۔

حالانکہ ہر نقصان کی تلافی اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ لیکن یہ جاننے کے باوجود لوگ شر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ لوگوں کو یوں کہتے ہوئے آپ سنیں گے: تمام تعریفات اس اللہ کی جس کی تعریف ہر مکروہ کام کے وقت بھی کی جاتی ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کو ''مکروہ'' کے ساتھ یاد کیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے وقار کا تقاضا ہے۔ کہ شر' نقصان' ضرر' مکروہ' قباحت اور نفرت کے ساتھ اسے یاد نہ کیا جائے۔ اگرچہ سب خیر و شر اللہ جل وعلا ہی کی جانب سے ہوتے ہیں۔

③ مخلوق کو اللہ کا بدل ہرگز نہ کہا جائے

کوئی شخص ہرگز نہ کہے: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ یعنی جو تو چاہے اور جو تیرا اللہ چاہے۔

جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص نے آپ کو مخاطب کر کے یہ الفاظ کہے تو آپ نے فوراً فرمایا: اَجَعَلْتَنِیْ لِلّٰهِ نِدًّا کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا۔ ①

④ محبت' تعظیم اور بزرگی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ﴾

(البقرۃ: ۲/ ۱۶۵)

''کچھ لوگ اللہ کے علاوہ (اس کے) شرکاء بناتے ہیں' وہ ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے کرنی چاہیے۔''

آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو شریک قرار دیا ہے۔ یعنی مشرکین ان بتوں وغیرہ کی اطاعت اسی طرح کرتے تھے جس طرح اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کی جاتی ہے اور منع کردہ چیزوں سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ یہ بالکل جائز نہیں' کیونکہ ہر حکم میں صرف اللہ واحد کی اطاعت فرض ہے۔ اور مخلوق کی اطاعت صرف اس وقت کرنی جائز ہے جب وہ اللہ

---

① الادب المفرد للبخاری (۷۸۷) مسند احمد (۱/ ۲۱۴'۲۲۴) سنن ابن ماجہ۔ کتاب الکفارات۔ باب النھی عن یقال ما شاء اللہ وشئت (حدیث:۲۱۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے رسول کے احکام کے تابع ہو یا نیکی کا حکم دیں۔

مثلاً: والدین' بیوی۔ اور جہاں آپ کام کرتے ہیں اس ادارے کے سربراہ کی اطاعت آپ پر اس وقت واجب ہے جب وہ رواج' رسم اور معاشرے کے طریقے کے مطابق کوئی حکم کریں بشرطیکہ ان کا حکم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے احکامات کے تابع ہو' ان کا مخالف نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ)) ①

''مخلوق کی اطاعت صرف نیکی کے کاموں میں کی جائے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لاَ طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ)) ②

''خالق کی نافرمانی ہو رہی ہو تو مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔''

لہٰذا اللہ کی اطاعت کی طرح غیر اللہ کی اطاعت نہ کریں۔ خواہ جتنا بھی تمہیں کوئی مجبور کرے۔

⑤ اللہ تعالیٰ کو فالتو وقت نہ دیں

ہمارے دور کے لوگوں کی یہ غلطی اور مصیبت ہے حتیٰ کہ اچھے خاصے دیندار لوگ بھی اس میں مبتلا ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں فالتو وقت لگاتے ہیں۔ جب دنیاوی کاموں سے کچھ فرصت مل جائے تو رات کا قیام کرتے ہیں۔ اگر ان کے پاس وقت نہ ہو تو قیام اللیل بھی نہ ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے فالتو وقت لگایا۔ اگر اذکار کے لیے فرصت ملی تو کر لیے ورنہ ان سے غافل رہے۔ دیگر اشیاء کو بھی اسی پر قیاس کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے

① صحيح بخاري۔ كتاب الاحكام: باب السمع والطاعة للامام ما لم تكن معصية (حديث: ۷۱۴۵) صحيح مسلم۔ كتاب الامارة: باب وجوب طاعة الامراء في غير معصية

② شرح السنة للبغوي (۲۴۵۵) مسند احمد (۵/ ۶۷) حديث: ۱۸۴۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:

﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ (البقرۃ: ۲/ ۲۶۷)

''اورتم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے وقت گندی اشیا کا مت ارادہ کرو۔''

یہ فعل اور عمل اللہ تعالیٰ کے وقار کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وقار کا تقاضا ہے کہ اپنا خاص اور قیمتی وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر کے لیے نکالا جائے۔ اور اپنا نفیس ترین مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے ہر بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے اوقات' اپنی محنت' اپنی صحت' اپنے اموال اور اپنی گفتگو میں سے فالتو اور اضافی اور فالتو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہ لگائے' بھلا سوچیے تو سہی! آپ کو کیا چیز مصروف کرتی ہے..... کیا دنیا کی زندگی؟

اللہ کی قسم! آپ دنیا کے لیے پیدا ہی نہیں کیے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَ﴾ (الذاریات: ۵۱/ ۵۶)

''اور میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔''

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ کو اللہ کی یاد' رسول اللہ ﷺ پر درود اور نوافل کے لیے زیادہ وقت لگانا چاہیے' تو کچھ لوگ فوراً کہتے ہیں:

ہم اتنا وقت کہاں سے لائیں جس میں یہ سارے کام کر لیں۔؟!

کیا تم اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے پیدا کیے گئے ہو؟...... پھر یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ اوقات عمر اور اموال میں برکت تو اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے ہے۔ اے اللہ! اے ہمارے رب! ہمارے اوقات میں برکت عطا فرما۔ نیز مدد اور توفیق بھی اللہ کی جانب سے ہوتی ہے۔

اگر کوئی یہ سوچے کہ وہ اپنی طاقت اور عزم سے رات کو قیام کرتا ہے۔ تو درحقیقت وہ دھوکے میں ہے اور ناکام ہے۔ لیکن جب کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور توفیق سے قیام کرتا ہے تو بیشک اللہ بندے کی مدد کرے گا۔ اس کے اوقات اور اموال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واولاد میں برکت عطا کرے گا اور اسے قیام کرنے میں مدد دے گا۔ اے اللہ! اپنے ذکر' شکر اور حسن عبادت کے لیے تو ہماری مدد فرما؟

۶ مخلوق کا حق اللہ کے حق سے مقدم نہ کریں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾

(الحجرات:۴۹/ ۱)

"اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول سے آگے مت بڑھو۔"

یعنی جب اللہ اور اس کے رسول کا حکم آجائے تو ان کے حکم کے مقابلے میں کوئی حکم پیش نہ کرو۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے مقابلے میں کسی کی محبت کو ترجیح مت دو۔ اللہ کے حکم کے ہوتے ہوئے مخلوق کا حکم پیش مت کرو۔ سب سے پہلے اللہ کے حکم کی تعمیل ہونی چاہیے۔

میں نے ایک معروف یونیورسٹی کے طلبا کے درمیان ہونے والے سروے کے متعلق پڑھا' سوال یہ تھا: تمہارے نزدیک کس کا حکم یا مشورہ سب سے عمدہ اور بہترین ہوتا ہے؟

① فٹ بال کے کھلاڑی ② فلمی اداکار ③ مشہور کالم نویس ④ اللہ اور اس کا رسول

تو سروے میں حصہ لینے والوں کے جوابات کے مطابق ترتیب کچھ یوں تھی:

1. فلمی اداکار
2. فٹ بال کے کھلاڑی
3. مشہور کالم نویس
4. اللہ اور اس کا رسول

درج بالا سروے کے نتائج دیکھ کر ذہن میں ایک تکلیف دہ سوال اٹھتا ہے: وقار کیا ہے اور اس میں اللہ اور اس کے رسول کے لیے کتنا حصہ ہے؟ جبکہ ہونا یہ چاہیے کہ اطاعت' محبت' خوف' امید' اور توکل و رجوع میں صرف اللہ اور اس کا رسول سب سے پہلے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ اللہ اور اس کا رسول سب سے مقدم

اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایسا سلوک نہیں ہونا چاہیے کہ اگر معاملہ اس طرح کا ہو کہ اللہ اور اس کا رسول ایک طرف ہوں' اور دوسری طرف لوگ ہوں تو آپ اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر لوگوں کی طرف داری کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا﴾

(النساء : ۴/ ۱۱۵)

''جو شخص ہدایت کی وضاحت کے بعد اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا اور مومنوں کی راہ کے علاوہ (کسی راہ) کی پیروی کرے گا۔ ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جدھر وہ پھرا اور ہم اسے جہنم میں ڈالیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبہ : ۹۔ ۲۴/ ۶۳)

''کیا انھیں علم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو یقیناً اس کے لیے ہمیشہ کی جہنم ہے' اور یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔''

(یحادد) کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ایک طرف' اور دیگر لوگ ایک طرف ہوں تو آپ کو چاہیے کہ آپ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ہوں۔ یقیناً اللہ آپ کا ساتھ دے گا۔ آپ کو ہر حال میں اللہ اور اس کے رسول کی پسند کی حمایت کرنی چاہیے۔ بظاہر گو ساری دنیا ایک طرف ہو اور آپ اکیلے ہوں۔

⑧ روح' جسم' دل اور دماغ' اللہ کے سپرد کر دیں

ہماری حالت اس کے برعکس ہے۔ اللہ کے ساتھ اپنے تعلق کو دیکھ کر شرم سے ہماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشانی پسینے میں شرابور ہو جاتی ہے۔

جب کوئی شخص آپ سے ہم کلام ہونے لگے تو آپ دل و دماغ اور روح کی گہرائیوں سے اس کی طرف متوجہ ہوتے' اور اس کی گفتگو سنتے ہیں۔ لیکن جب اللہ کی عبادت کے لیے اللہ کے حضور قیام' رکوع و سجود کرتے ہیں تو صرف جسمانی طور پر جبکہ آپ کا دل اور دماغ غیر اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اپنی اور دوسروں کی حالت سمجھنے کے لیے نماز کے علاوہ دیگر عبادات کا تصور کریں۔

۹ اپنی دلی مراد کو اپنے رب کی مراد پر مقدم نہ کریں

اگر آپ اللہ کے وقار کا لحاظ نہیں کریں گے تو مردود و نامقبول ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں آپ کا وقار اور ہیبت بھی نہیں ڈالے گا۔ بلکہ لوگوں کے دلوں سے آپ کا وقار اور ہیبت نکال دے گا۔ اور اگر لوگ آپ کے شر سے بچنے کے لیے بظاہر آپ کی توقیر کریں گے تو وہ نفرت کی توقیر ہوگی' محبت اور تعظیم کی توقیر نہیں ہوگی۔

۱۰ سوچ کر شرم کریں کہ اللہ کو دل کی سب باتیں معلوم ہیں

آپ یہ سوچ کر شرم محسوس کریں کہ اللہ تعالیٰ جب دل کی باتوں اور سربستہ رازوں کے بارے میں مطلع ہوگا تو ناپسند کرے گا۔ جب اللہ تعالیٰ آپ کے دلی رازوں کو دیکھے گا تو وہاں اسے صرف خود پسندی' غرور' دنیا اور گناہوں کی محبت اور اطاعت کے کاموں کو بوجھ سمجھنے کے تصورات ہوں گے۔ ایسی صورت میں آپ سوچئے کیا ایسی حالت میں اللہ کریم کا سامنا کرتے ہوئے آپ کو اللہ تعالیٰ سے شرم نہیں آئے گی۔

اپنے دل سے ایسی واہیات اور فضول باتیں فوراً نکال دو تا کہ اللہ آپ کے دل کو صاف شفاف اور صرف اللہ کے اخلاص سے بھرا ہوا دیکھے۔

مصیبت یہ ہے کہ بندہ انسانوں سے تو حیا کرتا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ سے حیاء نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ تَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ﴾ (الاحزاب: ۳۳/ ۳۷)

''اور آپ لوگوں سے ڈرتے ہیں حالانکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ﴾

(النساء: ۴/ ۱۰۸)

''وہ لوگوں سے (تو اپنی حرکتیں) چھپا سکتے ہیں' مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے اور وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے۔''

سگریٹ نوش کے سامنے اگر کوئی ایسا شخص آجائے جس کی وہ توقیر کرتے ہوں۔ جس کا وقار ان کے دل میں ہو تو وہ فوراً سگریٹ نیچے گرا دیتے ہیں یا مٹھی میں بند کر لیتے ہیں۔ لیکن یہی لوگ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی ہر وقت ان کو دیکھتا ہے۔ کیا اس کے وقار کا انھیں کوئی خیال نہیں' کیا ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذرہ بھر وقار نہیں۔

ایسے لوگ گناہ کرتے ہوئے لوگوں سے چھپنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے بغیر شرم وحیا کے بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہیں۔

⑪ اللہ کا خوف سب سے زیادہ ہو

لوگوں کے سامنے گناہ کرنے سے آپ جتنا ڈرتے ہیں' خلوت میں ہوں تو اللہ تعالیٰ کا خوف اس سے بھی زیادہ ہونا چاہیے۔

⑫ اللہ تعالیٰ کی رضا آپ کا مقصودِ اول ہو

اللہ کے رستے میں اے میرے بھائی!...... میں آپ سے کہوں گا کہ کاغذ اور قلم لے لیں اور اپنی اہم ترین خواہشات ترتیب کے ساتھ لکھنا شروع کر دیں۔

سب سے اوپر اپنی وہ خواہش لکھیں جو آپ کے نزدیک سب سے اہم ہو اور جس کے لیے آپ سب سے زیادہ دوڑ دھوپ کرتے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے لیے (اپنی خواہش) سچ سچ لکھیں۔ کیونکہ یہ بہت آسان ہے کہ آپ لکھ دیں' میری سب سے اہم خواہش خدمت اسلام ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ بالکل یکسو ہو جائیں' اللہ کا تقویٰ اپنے دل میں بسالیں اور عملی طور پر دیکھیں کہ آپ کی اہم ترین خواہش کیا ہے؟

کیا واقعی آپ خدمت اسلام' خدمت عقیدہ یا خدمت دیں کے لیے پریشان رہتے ہیں؟

کہیں ایسا نہ ہو' ہمیں اچانک یہ سننا پڑے کہ آپ اپنے دل میں لا تعداد خواہشیں بسائے ہوئے ہیں' مثلاً: اچھی ملازمت' اچھی بیوی' اچھا رزق اور اعلیٰ تعلیم وغیرہ وغیرہ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خدمت اسلام کی خواہش بھی آپ کی خواہشات کی فہرست میں شامل ہوگی لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ترتیب وار اس کا نمبر کونسا ہے؟ چوتھا' پانچواں یا......

یہ اس وقت ہوگا جب ہم سچے ہوں گے۔ مطلوب تو یہ ہے کہ ہر مسلمان کی پہلی خواہش' درمیانی خواہش اور آخری خواہش اللہ کی رضا کی طلب ہو۔ یعنی زندگی کے ہر پہلو میں مقصدِ کامل اللہ جل جلالہ کی رضا کا حصول ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّهُ)) [1]

''جس شخص نے متعدد مقاصد کی بجائے ایک مقصد (اللہ کی رضا) بنا لیا' اللہ تعالیٰ اس کے تمام مقاصد کے لیے کافی ہے۔''

یہ پہلی چیز ہے جو تجھے تیرے جرم کے گھناؤنے پن کا احساس دلانے کے لیے فائدہ دے گی۔ یعنی حق سبحانہ کی کما حقہ تعظیم اور توقیر کرنا۔

جب آپ اللہ جل جلالہ کی معرفت کما حقہ حاصل کر لیں گے۔ اس کے تمام اسمائے حسنیٰ اور صفات علیا کا علم پختہ ہو جائے گا۔ اس کی توحید الوہیت اور توحید ربوبیت کو سمجھ جائیں گے۔ تب آپ کے دل میں اللہ سبحانہ کی تعظیم اور وقار راسخ ہو جائیں گے۔ اور جب

[1] سنن ابن ماجه۔ کتاب الزهد۔ باب الهم بالدنیا (حدیث:۴۱۰۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ دل سے اللہ تعالیٰ کے وقار کا اعتراف کریں گے۔ تب آپ کی نظر میں اس اللہ کی مخالفت بہت بڑا جرم ٹھہرے گی۔ ہم پہلے کہہ چکے ہیں بڑوں کی مخالفت اور چھوٹوں کی مخالفت برابر نہیں بلکہ جتنا کوئی بڑا ہو' اس کی مخالفت بھی اتنی سنگین شمار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ﴾

(الانعام: ۶/ ۹۱)

''اور انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔''
جب انھوں نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے کسی بشر پر کچھ نازل نہیں کیا۔

اللہ جل وعلا نے فرمایا:

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴾

(الزمر: ۳۹/ ۶۷)

''اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی اس کے مرتبے کے مطابق قدر نہیں کی حالانکہ قیامت کے دن سب زمین اس کی مٹھی میں اور سب آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوں گے۔ وہ پاک اور بلند ہے' ان سے جن کو وہ شریک کرتے ہیں۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ﴾ (الحج: ۲۲/ ۷۴)

''اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی' جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے بیشک اللہ تعالیٰ زبردست اور طاقتور ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے کفار کو چیلنج دینے کے بعد فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْـًٔا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ﴾

(الحج: ۲۲/ ۷۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ وہ سب اس کام کے لیے اکٹھے ہو جائیں۔ اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز اچک لے تو وہ اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ (غیروں سے) مانگنے والا اور جن سے مانگتا ہے وہ (دونوں) کمزور ہیں۔''

ہاں۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کی قدر اس کی عظمت و مرتبے کے مطابق کریں گے۔ آپ جب یقین کریں گے کہ اسی اللہ نے کتابیں نازل کی ہیں' رسول بھیجے ہیں اور شریعتیں نازل کی ہیں' جنت وجہنم اسی نے پیدا کی ہیں' اس اللہ نے اوامر اور احکام کو سرانجام دینے کا حکم دیا ہے اور نواہی کے ارتکاب سے روکا ہے۔ اسی نے اپنے بندوں کے اوپر کچھ اشیا فرض کی ہیں' وہ پورے عدل کے ساتھ حکمرانی کر رہا ہے' وہ انصاف کے ساتھ کائنات کی نگرانی اور نگہبانی کر رہا ہے۔ اس کی بزرگی بہت عظیم ہے۔

اللہ کریم کی کما حقہ معرفت

جب آپ اللہ تعالیٰ کو پہچانیں گے۔ جب آپ یقین کریں گے کہ روئے زمین پر اور آسمانوں میں جتنی بھی مخلوقات ہیں' اللہ ہی نے ان کو پیدا کیا ہے اور وہی ان کا رازق ہے۔ وہ تمام مخلوقات کے ٹھہرنے اور جانے کی جگہ کو جانتا ہے۔ زمین و آسمان میں جتنی بھی مخلوقات رہتی ہیں' چاہے وہ چھوٹی ہوں یا بڑی' اللہ سبحانہ کی مدد' توفیق اور اس ہی کے حکم سے جیتی اور زندگی بسر کرتی ہیں۔

وہ اللہ پاک و برتر ہر جان کے اعمال کا نگہبان اور بزرگ و عظیم ہے۔

آسمان و زمین کا قائم کرنے والا ہے۔ اسی کی توفیق سے ہر چیز قائم ہے۔ اللہ کسی چیز کا محتاج نہیں وہ اللہ غالب ہے۔ وہ غنی ہے۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کو کما حقہ پہچانیں گے۔ آپ کو جب یقین ہو گا کہ وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمان و زمین کو سہارا دیا ہوا ہے کہیں وہ گر نہ پڑیں۔ اللہ ہی کی مرضی سے زمین و آسمان باقی ہیں اور اسی کی حکمت اور حکم کے مطابق اجرام فلکی کی گردش جاری ہے۔ اللہ ہی کے حکم سے (زمین و آسمان کی جتنی زندہ مخلوقات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں) ان کی زندگی باقی ہے۔ اور سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہی سب سے اول تھا اور وہی سب سے آخر تک ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾

(الرحمن : ۵۵/ ۲۶،۲۷)

''ہر چیز جو زمین پر ہے فنا ہونے والی ہے۔ اور تیرے رب بزرگ اور عزت والے کا چہرہ ہی باقی رہے گا۔''

جب تیرے دل میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت مکمل ہوگی تب تو اس سے شرم کرے گا اور ڈرے گا کہ وہ تجھے معصیت کرتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ گویا تو جس کی نافرمانی کر رہا ہو جب اس کی عظمت کا کمال اور بڑائی تیرے دل میں پیوست ہوگی تو اس کی نافرمانی بھی تجھے بہت بڑی معلوم ہوگی۔ اور تجھے تیرے جرم کے گھناؤنے پن کا احساس ہوگا۔ اور جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت راسخ ہو جائے گی تو اس کے ہاں اس کی مخالفت بھی بہت بڑی ہوگی۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جب کہ وہ ایک قبر کے پاس بیٹھ کر رو رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس عورت نے کہا: تو مجھ سے دور رہ، تجھے میری طرح مصیبت نہیں پہنچی۔ اس عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبہ کو نہیں پہچانا تھا۔ جب اسے بتایا گیا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں تو وہ عورت آپ کے گھر آئی۔ اس نے دیکھا کہ وہاں کوئی چوکیدار نہیں۔ اس عورت نے کہا: میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدمہ کی ابتدائی حالت میں صبر کرنا چاہیے۔''[1]

---

[1] صحيح بخاري۔ كتاب الجنائز: باب زيارة القبور (حديث :١٢٨٣) صحيح مسلم۔ كتاب الجنائز: باب في الصبر على المصيبة عند صدمة الاولى (حديث:٩٢٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ اس عورت نے جب تک رسول اللہ ﷺ کو نہ پہچانا' اس نے آپ کی بات نہ مانی اور آپ کے سامنے جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا تو مجھ سے دور رہ۔ تجھے میری مصیبت کا کیا پتہ؟ لیکن جب اسے بتایا گیا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا گفتگو کرنے کا انداز غلط تھا۔ اور اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

اے پیارے بھائی!...... جب تک تو اللہ کی معرفت کما حقہ حاصل نہیں کر لیتا۔ (اور اللہ کے لیے اعلیٰ مثال ہے) تو اس کے سامنے جہالت کرتا رہے گا۔ اور جب تو نے کما حقہ اللہ کی معرفت حاصل کر لی۔ پھر تجھے اللہ کی مخالفت اور اس کی معصیت کا صحیح اندازہ ہو گا کہ تو کتنا بڑا جرم کر رہا ہے۔ اسی لیے مومن گناہ کو ایسی نظر سے دیکھتا ہے گویا وہ پہاڑ ہے اور قریب ہے کہ وہ اس کے اوپر آ گرے۔

اے اللہ......! تو ہمیں ہمارے گناہوں اور نافرمانیوں سے عافیت دے۔ اے ہمارے رب کریم......! ہم تیرے رحم کے طلبگار ہیں۔ یقیناً تو نے جسے برائیوں سے بچا لیا اس پر تیری رحمت ہو گئی۔ اے اللہ کریم......! تو ہمیں بھی رحمت پانے والوں میں سے بنا دے۔ یہ پہلی دلیل ہے جس کے حصول کے بعد تو اللہ کی معرفت حاصل کر لے گا اور تیرا جرم تیری نگاہ میں بہت بڑا دکھائی دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے نفس کی معرفت

1 اپنی حقیقت کا علم:

اللہ کی معرفت کو ہمیشہ اپنی معرفت کے ساتھ ملا کر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اپنے نفس کی حقارت کو سمجھیں گے تو آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کی معرفت' اس کی محبت اور عقیدت اور اپنے نفس کی ذلت وحقارت کو سمجھنے میں آسانی رہے گی۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اللہ کی نعمت ایمان اور علم کے ساتھ اس وقت تک کوئی بندہ نفع حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے نفس کو نہ پہچانے۔ جب بندے کو اپنے نفس کی حقیقت کا علم ہو گا تو وہ اسے اس کے دائرہ اختیار کے اندر رکھے گا۔ اور جو اختیار اسے حاصل نہیں اس تک وہ تجاوز نہیں کرے گا۔ اور اپنے نفس کی خواہش کا وہ کبھی ارادہ نہیں کرے گا۔ اور وہ نہ ہی کبھی کہے گا: یہ چیز میرے لیے ہے' اس کا مالک میں ہوں اور مجھے اس کا اختیار ہے۔ بلکہ اسے یہ یقین ہو جائے گا کہ وہ اللہ کے لیے ہے اللہ کے حکم سے وجود میں آیا اور اللہ کی طاعت اور برہان کے ساتھ وہ موجود ہے۔

بے شمار بھائیوں کو آپ دیکھیں گے کہ وہ اپنے نفس کو الزام دے رہے ہوں گے۔ کوئی اپنے نفس کو گناہگار' نافرمان اور فاسق کہے گا۔ کوئی کہہ رہا ہو گا: ''میرا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے' لیکن درحقیقت وہ شخص خود پسند ہے۔ اپنے نفس کی اصلاح کی وہ کوشش نہیں کرتا۔ لہٰذا ایسی معرفت کا کوئی فائدہ نہیں۔ اپنے نفس کی معرفت کا مطلب یہ ہے کہ اس کی قدر' اس کی حقیقت کو پہچانا جائے۔ جو اپنے نفس کی حقیقت کو پہچان لیتا ہے وہ اس کی حد سے تجاوز نہیں کرتا۔ نہ ہی اس کی ہر خواہش کی پورا کرنے کی کوشش کرے گا۔ ایسا شخص اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس کو پہچان لیتا ہے' پھر اسے یقین ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے حکم سے وجود میں ہے اور اسی کی مرضی اور ارادے سے وہ دنیا میں موجود ہے۔ پس اللہ ہی کا احسان ہے جس سے اس کی ابتدا ہوئی اور اسی کے ساتھ اسے دوام حاصل ہے۔ بندے کا اس میں کوئی دخل نہیں اور نہ ہی اللہ کے پاس اس کا کوئی استحقاق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ﴾ (الطور: ۵۲/ ۳۵)

''کیا وہ بغیر کسی خالق کے پیدا کیے گئے ہیں' یا وہی (خود اپنے) خالق ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا﴾ (الکہف: ۱۸/ ۵۱)

''میں نے ان کو آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں گواہ نہیں بنایا اور نہ ان کی اپنی پیدائش ہی میں' اور میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا بازو بنانے والا نہیں۔'' (یعنی اپنا مددگار بنانے والا نہیں ہوں)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا﴾

(الدھر: ۷۶/ ۱۔۲)

''انسان پر زمانے سے ایک وقت گزر چکا ہے جب کہ وہ قابل ذکر چیز نہیں تھا۔ بلاشبہ ہم ہی نے انسان کو ایک ملے جلے نطفے سے پیدا کیا کہ ہم اسے آزمائیں لہٰذا ہم نے اسے دیکھتے والا سننے والا بنایا۔''

اے پیارے بھائی!......تو کچھ بھی نہیں تھا۔ اللہ نے تجھے نطفے سے پیدا کیا۔ حالانکہ تیرا کوئی استحقاق نہیں تھا۔ بلکہ اللہ سبحانہ نے صرف اپنے کرم اور جود خالص سے تجھے پیدا کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو شریف علم

جب بندے کو درج بالا حقائق سے آگاہی ہو جائے اور وہ یقین کر لے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ابتدا سے لے کر اس کے باقی رہنے تک اللہ واحد ہی اس پر احسان کر رہا ہے۔ اس میں بندے کا کوئی حق ہے' اور نہ ہی اس کی طرف سے اس کا کوئی سبب ہے۔ اس طرح اللہ کی نعمتوں کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حقیر سمجھے گا اور اس حالت میں اسے معلوم ہو گا کہ سب فضل و احسان محض اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور بے شک اس نے مجھ پر احسان کیا ہے حالانکہ میرا کوئی استحقاق نہیں تھا۔ پس وہ اللہ کے لیے ذلیل ہو گا اور جب بھی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمتوں میں اضافہ کرے گا اس کی عاجزی میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ حتیٰ کہ اللہ کے لیے وہ سب لوگوں سے زیادہ حقیر و عاجز بن جائے گا۔ اور یہی عبودیت کا اعلیٰ درجہ ہے۔

اللہ کی نعمتیں بندے کو عاجزی اور انکساری کا درس دیتی ہیں۔ اور اس کو اس طرح ریزہ ریزہ کر کے بکھیر دیتی ہیں کہ وہ اپنے نفس کے لیے یا اس کی طرف سے یا اس میں قطعاً کسی بھلائی کو نہیں دیکھتا بلکہ اپنے نفس کی بھلائی یا نیکی کی ہمیشہ کے لیے نفی کر دیتا ہے۔ اور اسے یقین ہو جاتا ہے کہ جو بھلائی اس تک پہنچی ہے وہ محض اللہ کی طرف سے' اس کی توفیق سے اور اسی کے حکم سے ہے۔ یہ نتیجہ ہے دو شریف علم حاصل کرنے کا۔ یعنی اپنے رب کا علم اور اپنے نفس کا علم۔ بندے کو اپنے رب کے متعلق علم حاصل ہوا۔ اس کی نیکی' اس کے غنا' اس کی سخاوت' اس کے احسان اور اس کی رحمت کا علم اور یہ کہ سب خیر اور سعادت اسی کے ہاتھ میں ہے اور اسی کی ملکیت ہے۔ اس میں سے وہ جس کو جتنا چاہے دیتا ہے۔ اور جس سے جتنا چاہے روک لیتا ہے۔

2 اپنے نفس سے متعلق علم ہونا

دوسرا علم بندے کو اپنے نفس کے متعلق حاصل ہوا اس علم کی بدولت بندہ اپنے نفس کو اس کی حدود اور مقدار میں رکھتا ہے۔ اسے نفس کے نقصان اور ظلم کا پتہ چلتا ہے' بندہ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک ان دو باتوں کو یاد رکھے گا۔ وہ اپنے نفس کی طرف فضل کو قطعاً منسوب نہیں کر سکتا۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ اگر اس نے قرآن کی تلاوت کی تو یہ فقط اللہ کا احسان ہے۔ اگر دن کو روزہ رکھا تو فقط اللہ کا فضل ہے۔ یعنی توفیق' اعانت' اور قبول محض اللہ کا فضل و احسان ہے۔ اس کے نفس کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں۔ اگر وہ رات کو قیام کرے گا تو محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کرے گا۔

ذرا غور کریں!...... عین ممکن ہے اس موقع پر کوئی ایسا شخص ہو جو تم سے زیادہ سمجھ دار ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت سے محروم رکھا ہو اور وہ ہدایت نہ پا سکے۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا﴾

(الکهف : ۱۸/ ۱۷)

''جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے۔ اور جس کو وہ (اللہ) گمراہ کرتا ہے تو آپ ہرگز اس کے لیے کوئی راہ نما دوست نہیں پائیں گے۔''

اپنے نفس کی معرفت اور اپنے رب کی معرفت

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

جب یہ دونوں علوم ''اپنے نفس کی معرفت اور اپنے رب کی معرفت'' اس کے دل کی پہچان بن جائیں۔ صرف زبانی پہچان نہیں۔ ہم میں سے بکثرت لوگ اپنی زبان سے یوں کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں پر تقصیر ہوں' گناہگار ہوں' خطا کار ہوں۔ آپ اللہ سے دعا کریں وہ مجھے ہدایت دے دے ...... میں چاہتا ہوں کہ علم حاصل کروں ...... یا یہ کہ میں رات کو قیام کروں ...... یہ زبان کی پہچان ہے زبان کی باتیں ہیں لیکن دل کی پہچان اور دل کی باتیں تب ہوں گی جب وہ اپنے نفس کے متعلق علم حاصل کرے گا۔ اور اپنے رب کے متعلق علم حاصل کر لے گا۔ (بقول ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ) جب ان دو علوم کا رنگ اس کے دل پر چڑھ گیا' صرف زبان پر نہیں تب اسے یقین ہو گا کہ تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' تمام حکم اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر و برکت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ ہی حمد و ثنا کا مستحق ہے۔ بندے کا نفس نہیں۔

اور یہ کہ اس کا نفس مذمت، عیب جوئی اور ملامت کا زیادہ مستحق ہے۔ اور جس بندے سے ان دو علوم کی تحقیق فوت ہو جائے، اس کے اقوال اور اس کے اعمال کے متعدد رنگ ہوں گے۔ لہٰذا بندہ ان دو علوم کی، علم و عمل کے لحاظ سے تحقیق کے ذریعے اپنے اللہ سے ملتا ہے۔ اور ان میں عدم تحقیق سے بندہ اپنے اللہ سے منقطع ہو جاتا ہے۔ علما کے اس قول کا یہی مفہوم ہے: مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ عَرَفَ رَبَّهُ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ لہٰذا جسے اپنے نفس کی جہالت کی معرفت حاصل ہو گئی اسے اپنے رب کے علم کی وسعت کا اندازہ ہو گیا۔ اور جسے اپنے نفس کے ظلم کی معرفت حاصل ہو گئی اسے اپنے رب کے عدل کی معرفت حاصل کر لی۔ جسے اپنے نفس کے عیوب کی معرفت حاصل ہو گئی۔ اسے اپنے رب کے غالب ہونے اور جمال و کمال کا پتہ چل گیا۔ جسے اپنے نفس کے نقصان کی معرفت حاصل ہو گیا، اسے اپنے رب کے لامحدود اور باکمال عطاء کا علم حاصل ہو گئی، جسے اپنے نفس کی محتاجی کی معرفت حاصل ہو گئی، اسے اپنے رب کے غنا کا ادراک حاصل ہو گئی جسے اپنے نفس کی ذلت کی معرفت حاصل ہو گئی اسے اپنے رب کی عزت معلوم معرفت حاصل ہو گئی۔ جسے اپنے نفس کے فقر کا پتا چل گیا اسے اپنے رب کے غنی ہونے کی معرفت حاصل ہو گئی۔ جسے اپنے نفس کی مسکینی کی معرفت حاصل ہو گئی اسے اپنے رب کی طاقت کا علم ہو گیا۔ اور جسے اپنے نفس کے معدوم اور ناپید ہونے کا علم ہو گیا اسے اپنے رب کے جبروت یعنی بزرگ و عظمت والا ہونے کی معرفت حاصل ہو گئی۔ اس طرح وہ اپنے نفس کو پہچانے گا اور اپنے رب کو بھی۔ اور جب بندے نے اپنے نفس کو پہچان لیا، اس نے اپنے رب کو بھی پہچان لیا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ تمام اشیا سے اس کے لیے محبوب ترین ہو جائے گا۔ اور سب اشیا سے زیادہ وہ اپنے رب سے ڈرے گا۔ اور سب مخلوقات سے زیادہ وہ اپنے رب سے امید لگائے گا۔ یہ حقیقت عبودیت ہے۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: ''اللہ کی قسم! میں پوری ایک رات روتا رہا، اس گناہ کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جو میں نے اپنے ہی ہاتھ سے اپنے نفس کے اوپر کیا تھا۔''

ہم اپنے نفسوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اے نفس تو تباہ ہو جائے۔ نفس کیا ہے۔ تجھے کیا پتہ کہ نفس کیا ہے۔ برائی کا حکم دینے والا۔ ظالم و جاہل انسان اور اس کے نفس کو جب ذرا سا نقصان پہنچتا ہے' جزع فزع پر اتر آتے ہیں اور جب منافع ملتا ہے تو بخیل بن جاتے ہیں۔

انسان کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُوْلًا﴾ (الاسراء: ۱۷/ ۱۱)

''اور انسان بہت تنگ دل ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ (الکهف: ۱۸/ ۵۴)

''اور انسان سب اشیا سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔''

اے رب کریم کے بندے!...... تیرے نفس کی حقیقت یہ ہے: جاہل اور تنگ دل۔ جب تو نے اپنے نفس کی یہ حقیقت سمجھ لی۔ تو جان لے کہ یہ عمل صالح کے لیے تیری مدد کبھی نہیں کرے گا۔ یہ ہمیشہ سستی اور کاہلی کی طرف مائل رہتا ہے۔ ہمیشہ خواہشات اور لمبی امیدوں پر قائم رہتا ہے۔ یہ ہمیشہ دنیا کی امید کرتا ہے اور آخرت بھول جاتا ہے۔ اللہ کی قسم! ہمارے نفس ایسے ہی ہیں۔ جب ہم سخت محنت کے بعد کوئی عمل صالح کر لیں تو ہمارے نفس ہمارے اعمال کو برباد کر دیتے ہیں۔ پھر ہم دکھلاوے اور شہرت کے لیے عمل کرتے ہیں۔ اے اللہ......! ہم اپنے نفسوں کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

جب آپ اپنے نفس کی معرفت حاصل کر لیں گے تو آپ کو یقین آ جائے گا کہ ہر گناہ پر ابھارنے والا' نفس ہی ہے۔ ہر معصیت کی طرف زبردستی لے جانے والا نفس ہی ہے۔ ہر رسوائی میں مددگار یہی نفس ہے۔ ہر آزمائش کی طرف قیادت کرنے والا یہی نفس ہے۔ اور ہر خیر اور عطا سے روکنے والا بھی یہی نفس ہے تو آپ فوراً اس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ چاہیں گے۔ اور آپ کو یقین آ جائے گا کہ خیر اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو دینا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہے دیتا ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔

جب آپ اپنے نفس کو پہچان لیں گے تو آپ کو یقیناً اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔ آپ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ہر مخالفت' کبیرہ گناہ محسوس ہو گی۔ اپنے نفس کو خلوت میں زجر و توبیخ ضرور کریں۔

ابن قیم رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

''ہائے افسوس! دھوکے کی زندگی' غفلت کی موت' حسرتناک انجام اور حساب کے دن بغیر دلیل و حجت کے کھڑا ہونے پر۔''

۳ وعید کی تصدیق

اے توبہ کرنے والے میرے پیارے بھائی!...... اپنے نفس کے لیے جہنم کے ایک کونے کا تصور کریں۔ اے اللہ! ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔ آپ وہاں ہمیشہ روتے رہیں گے۔ اس کے دروازے بند ہوں گے' اس کی چھتیں تہہ درتہہ ہوں گی۔ اور وہ سیاہ اندھیری ہوں گی۔ کوئی دوست نہیں ہو گا جس سے آپ مانوس ہو جائیں اور نہ کسی دوست سے آپ دکھڑا بیان کر کے غم ہلکا کر سکیں گے۔ نہ ہی نیند آئے گی تا کہ باعث راحت ہو۔ اور نہ ہی سانس' اور موت آئے گی جو کہ عذاب کو ختم کرنے کا سبب ہو جائے۔ کعب نے کہا: اللہ کی قسم: اہل جہنم کثرتِ ندامت سے اپنے ہاتھ کندھوں تک کاٹ کھائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ﴾ (الفرقان: ۲۵/ ۲۷)

''جس دن ظالم اپنے دونوں ہاتھوں پر کاٹے گا۔''

یعنی دنیا میں اپنے ناجائز تجاوز و ظلم اور زیادتیوں پر اظہار ندامت کرتے ہوئے کہ اسے دنیا میں اس کا احساس نہیں ہو سکا۔

اے دروازے سے دھتکارے ہوئے' اے حجاب کے کوڑے سے مارے گئے!......

اگر تو نے اللہ کریم کے وعدوں کی پاسداری کی ہوتی تو تجھے ہرگز نہ پھینکتے۔ اگر تو نے افسوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وندامت کے آنسوؤں کے بدلے گناہوں سے آزادی مانگی ہوتی تو اللہ کریم تیری ہر گزشتہ خطا کو معاف کر دیتے۔

آپ اپنے رب کی وعیدوں پر غور کریں۔ جو شخص دنیاوی زندگی پر خوش اور مطمئن ہو گیا' اللہ تعالیٰ کی آیات سے غافل ہو گیا' اور اس کی ملاقات سے نا امید ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ایسے بدنصیب کو سب سے عظیم وعید کے ذریعے ڈرایا۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا وَ رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾

(یونس: ۱۰/ ۷۔۸)

''بے شک وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں کرتے اور دنیاوی زندگی پر خوش اور اس کے ساتھ مطمئن ہیں اور وہ لوگ جو ہماری آیات سے غافل ہیں انھی لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے' بہ سبب اس کے جو وہ کماتے تھے۔''

وعید پر یقین کے متعلق ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''سعادت کا دارومدار اور اس کا انجامِ کار وعید کی تصدیق پر استوار ہے۔......لہٰذا جب بندے کے دل سے وعید کی تصدیق ختم ہو گئی تو ایسی ویرانی اور تباہی ہو گی کہ اس کے ہوتے ہوئے فلاح بالکل ناممکن ہے۔''

اے اللہ! اے ہمارے رب!...... ہمارے دلوں کو یقین کے ساتھ معمور فرما۔

جب دل یقین سے معمور ہو جائے اور اس سے بھر جائے تو منور ہو جاتا ہے۔ پھر وہ (اللہ کے انعامات اور بشارات) دیکھتا ہے اور اسے بصارت مل جاتی ہے اور اسی پر زندہ رہتا ہے۔

ہمارے دور کی سب سے بڑی مشکل' دلوں کا اندھا پن اور مردہ دلی ہے۔

اللہ کی قسم! ہم میں سے کسی کی اگر نظر کمزور ہو جائے تو وہ سخت غمگین ہوتا ہے۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی طرف بھاگم بھاگ جاتا ہے جو اس کے لیے عینک بنا دے۔ تا کہ جو نظر کمزور ہو گئی تھی وہ صحیح ہو جائے۔

اور ہم میں سے اکثر سوائے ان کے جن پر اللہ نے رحم کیا ہو' کے دل اندھے اور مردہ ہو گئے ہیں لیکن انھیں علم ہی نہیں۔ لہٰذا وہ اپنے دل کی بصیرت لوٹانے کے لیے کوئی کوشش ہی نہیں کرتے۔

اے اللہ!...... اے رب!...... ہمارے دلوں کو بصیرت کا رزق عطا فرما۔

اے پیارے بھائیو!...... ہم بتانا یہ چاہتے ہیں' وعید کی تصدیق کا مطلب یقین کا حصول ہے۔ یعنی دلوں میں یقین آ جائے۔ اور جب دل تصدیق سے خالی ہو جائیں تو وہ ایسے ویران ہوتے ہیں کہ ان کی فلاح کی بالکل امید نہیں کی جا سکتی۔

جسے وعید کی تصدیق حاصل ہو جائے اس کے لیے آیات اور ڈروالے معاملات فائدہ مند ہوتے ہیں۔ اور وہ آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے۔ ایسے ہی لوگ اللہ تعالیٰ کے ڈر کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ اور آیات سے نفع حاصل کرنے والے ہیں۔ ان کے علاوہ جو لوگ ہیں وہ آیات سے نفع حاصل نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ﴾ (ھود: ۱۱/ ۱۰۳)

''بے شک اس میں اس شخص کے لیے بڑی نشانی ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈر گیا۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا﴾ (النازعات: ۷۹/ ۴۵)

''بے شک آپ اس کے لیے ڈرانے والے ہیں جو ان (آیات) سے ڈرتا ہو۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ﴾ (ق: ۵۰/ ۴۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پس آپ اس شخص کو قرآن کے ساتھ نصیحت کریں جو وعید سے ڈرتا ہے۔''

گویا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خبر دے دی کہ دنیا و آخرت میں اہل نجات صرف وہی ہیں جو وعید کی تصدیق کرنے والے اور ڈرانے والے ہیں۔ نیز انھیں زمین میں بادشاہی اور دبدبہ بھی حاصل ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ﴾ (ابراھیم : ۱۴/ ۱۴)

''اور ہم تمھیں ان کے بعد زمین میں ضرور سکونت دیں گے' یہ اس کے لیے ہے جو میرے مقام و مرتبے اور میری وعید سے ڈر گیا۔''

بے شک اللہ تعالیٰ نے چیلنج دیا اور ڈراتے ہوئے فرمایا:

﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾ (النساء : ۴/ ۱۲۳)

''جو برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔''

درج بالا تین تصدیقات کا ثمرہ ماضی میں کی گئی خطاؤں پر ندامت کا اظہار ہے۔ یعنی

- رب کی معرفت
- نفس کی معرفت
- وعید کی تصدیق

۴ دوبارہ غلطی نہ کرنے کا عزم

متعدد لوگ توبہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں: مجھے اچھی طرح معلوم ہے میں دوبارہ یہ گناہ کروں گا۔ آپ ایسا مت کہیں بلکہ آپ کہیں: ان شاء اللہ میں ہرگز دوبارہ یہ گناہ نہیں کروں گا۔ بشرطیکہ آپ پورے عزم و ارادے سے کام نہ کرنے کی نیت سے یہ کلمہ ادا کریں نہ کہ ٹالنے اور کام کو لٹکانے کے لیے۔ یعنی تاویل و بہانے والا طریقہ نہ اپنائیں۔

اور آپ اللہ سے مدد طلب کریں۔ اور دوبارہ گناہ کی طرف نہ جانے کا پختہ عزم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔ کچھ لوگ شیطان کو اپنے بازو پر باندھ کر رکھتے ہیں اور اپنے نفس کو اس کے آگے کمزور کرتے ہیں۔ اس کے لیے اسے حقیر کرتے ہیں اور اس کے سامنے کہتے ہیں بے شک آپ ہرگز طاقت نہیں رکھتے۔ وہ بندہ پھر کہتا ہے کوئی گھاٹے کا سودا نہیں۔ میں توبہ کر کے پھر گناہ کی طرف لوٹ آؤں گا۔

یہ اور اس جیسے خیالات آپ کے دل میں آنے ہی نہیں چاہئیں۔ آپ توبہ کریں اور پورے یقین کے ساتھ عزم کریں کہ ہرگز گناہ کی طرف نہیں لوٹیں گے۔

قبروں کی زیارت

رہی قبروں کی زیارت تو یہ دلوں کے لیے ایک مؤثر نصیحت ہے کیونکہ انسان تاریک اور اندھیرے گڑھوں کو دیکھتا ہے اور اس آخری مرحلہ کو دیکھتا ہے کہ اس مردے کو ایک تنگ لحد میں داخل کرنے اور کچی اینٹوں سے اس کو بند کرنے کے بعد مردے کے اعزاء واقرباء اس پر مٹی ڈال دیتے ہیں' پھر واپس ہو کر اس کا مال تقسیم کر لیتے ہیں اور اس کی ذاتی چیزوں کے مالک ہو جاتے ہیں' اس کی عورتوں کی دوسروں سے شادی ہو جاتی ہے اور معمولی مدت کے بعد اسے بھلا دیا جاتا ہے' حالانکہ زندگی میں وہ گھر میں با اثر شخص تھا' حکم دیتا تو فرمانبرداری کی جاتی اور کسی چیز سے روکتا تو کسی میں نافرمانی کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ جب مومن قبرستان کی زیارت کرتا ہے اور اس سلسلے میں غور وفکر کرتا ہے تو وہ نبی ﷺ کے اس ارشاد کا فائدہ جان لیتا ہے:

''قبروں کی زیارت کرتے رہو' کیونکہ وہ موت کو یاد دلاتی ہیں'' (صحیح مسلم)

مردوں کو غسل دینا اور جنازے کے ساتھ چلنا

نہلائے جانے والے تخت پر میت کے جسم کو الٹنے پلٹنے میں ایک مؤثر نصیحت ہے' جب وہ اپنی زندگی اور طاقت کی حالت میں تھا کوئی شخص اس کو الٹنے پلٹنے اور بغیر اس کی اجازت کے اس کے قریب ہونے کی جرأت نہیں کرتا تھا' بسا اوقات وہ بڑی ہیبت اور رعب ودبدبہ کا مالک رہا ہوگا' لیکن وہ موت کے بعد ایک پڑا ہوا جسم ہے جس میں کوئی حرکت نہیں'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غسل دینے والا جیسے چاہتا ہے الٹ پلٹ کرتا ہے۔

مکحول دمشقی جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے کہ تم چلو ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں، کتنی ہی مؤثر نصیحت ہے اور کتنی بڑی غفلت، اگلا جا رہا ہے لیکن پچھلے شخص کو سمجھ نہیں آ رہی ہے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور رو پڑتے، آپ سے کہا گیا کہ جنت وجہنم کا تذکرہ کرتے ہیں تو نہیں روتے اور جب قبر کے پاس کھڑے ہوتے ہیں تو رو پڑتے ہیں، کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قبر آخرت کی پہلی منزل ہے، قبر میں جانے والا اگر اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد کے مراحل اور آسان ہوں گے، اور اگر اس سے نجات نہیں پا سکا تو اس کے بعد کے مراحل اور سخت ہوں گے۔''

اسے امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے، نیز ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔

صالحین سے ملاقات

صالحین سے ملاقات دلوں کو بیدار کرتی اور عزم و ہمت پیدا کرتی ہے، کیونکہ ملاقات کرنے والا صالحین کو دیکھتا ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت و بندگی میں بڑی جدوجہد کرتے ہیں، ان کا مقصد صرف اللہ کی رضا مندی اور جنت کا حصول ہے، دنیا کے پیچھے پڑنے اور دنیاوی امور میں مشغول ہونے سے اعراض کرتے ہیں، کیونکہ دنیا اس عظیم راستہ پر چلنے سے مانع ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ رہنمائی فرمائی ہے کہ وہ اپنے آپ کو صالح بندوں کے ساتھ رکھا کریں، ارشاد ہے:

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ لَا تُطِعْ مَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾

(الکهف: ۱۸/ ۲۸)

''اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کا ارادہ رکھتے (رضا مندی چاہتے ہیں' خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جائیں' اور اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔''

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ اے ابوسعید! ہم کیا کریں؟ کیا ایسی قوموں کے پاس بیٹھیں جو ہم کو خوف دلاتی رہیں یہاں تک کہ ہمارے دل اڑنے لگیں؟ فرمایا: اللہ کی قسم! تم ایسی قوم کے ساتھ اٹھو بیٹھو جو تمہیں خوف دلاتے رہیں یہاں تک کہ تمہیں امن حاصل ہو جائے تو وہ تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ تم ایسی قوم کے ساتھ رہو جو تم کو اطمینان دلاتے رہیں یہاں تک کہ تمہیں خوف لاحق ہو جائے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاداتِ بد سے چھٹکارا کیسے حاصل کریں؟

جب آپ اللہ کے روبرو توبہ کریں گے تو حالِ جاہلیت میں یعنی توبہ سے پہلے آپ جن عادات پر قائم تھے وہ پلاسٹک کی ڈوری کی طرح آپ کے ساتھ ساتھ رہیں گی۔ لیکن جب تک آپ ان سے کنارہ کریں گے (وہ آپ سے دور رہیں گی) اور جونہی آپ ان کے متعلق ذرہ بھر سوچ بچار کریں گے وہ آپ کو اپنی طرف کھینچ لیں گی۔ آپ دوبارہ گناہ کی طرف لوٹ جائیں گے۔ اس لیے بہتر ہے کہ عادت کی میخ آپ اپنے دل سے نکال دیں۔ ہم آپ کے سامنے ایک مثال رکھتے ہیں: آپ جب دیوار سے میخ نکالنا چاہیں تو میخ کی تہہ سے ابتدا کرتے ہیں' پھر اس کے بعد اسے آسانی سے نکال لیتے ہیں۔

اب بھی آپ نے ایسے ہی کرنا ہے۔ اپنے دل سے عادات بد کی میخ نکال دیں۔ مثلاً: اگر آپ دن میں دس گھنٹے سوتے تھے تو اس عادت کی تہہ سے آپ ابتدا کریں۔ اگر آپ کو زیادہ کھانے کی عادت تھی تو آپ اپنا کھانا کم کر دیں۔ اگر آپ کو گھر سے نکلنے کی بہت زیادہ عادت تھی تو اپنے آپ کو گھر میں مقید کر لیں۔ اپنے رب کے ساتھ مانوس ہو جائیں اور کوشش کریں کہ خلوت میں حضورِ قلب کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کریں۔ مذکورہ عادات عبادت کی دشمن ہیں۔ تو آپ عادات سے کیسے چھٹکارا حاصل کریں گے؟ اس کی وضاحت آگے کے صفحات میں ہوگی۔ ان شاء اللہ

جیسے جیسے آپ کا تعلق اعلیٰ و اقویٰ مقصد سے ہوتا جائے گا' ویسے ویسے آپ بآسانی عادات سے چھٹکارا حاصل کرتے جائیں گے۔

جب آپ دیکھیں گے کہ آپ زمینی عادت سے مربوط ہیں اور اب زمین کی عادات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو چھوڑ کر اطاعت کے آسمان کی طرف سفر کر رہے ہیں۔

ذرا غور کریں۔ میزائل ٹیکنالوجی پر۔ وہ اسے مکمل پریشر سے چھوڑتے ہیں تاکہ زمینی کشش ثقل سے بآسانی نکل سکے۔ پھر میزائل خلا میں تیرتا ہے۔ بالکل ایسے ہی آپ بھی اسی ٹیکنالوجی کے محتاج ہیں۔ ابتدا میں آپ کو دور بھگانے والی زبردست قوت کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد آپ خود بخود آسمان اطاعت میں تیرتے رہیں گے۔ وہ زبردست قوت آپ کا عزم' آپ کا یقین' آپ کا اللہ پر توکلِ کامل اور آپ کی نیت کا خلوص ہے۔ جیسے جیسے ان چیزوں پر آپ کی دسترس پختہ سے پختہ تر ہوتی جائے گی' عادات کو چھوڑ کر اطاعتِ الٰہی کی طرف مائل ہونا آپ کے لیے آسان سے آسان تر ہوتا جائے گا۔

کسی سلفی عالم کا قول ہے: ''میں نے ایک سال تک قیام اللیل کے لیے سخت محنت کی پھر بیس سال سے میں اس کا لذت آشنا ہو چکا ہوں۔''

ایک اور عالم کا قول ہے: ''میں اپنے نفس کو جب اللہ کی طرف ہانکتا تھا تو وہ روٹھ جاتا تھا۔ لیکن جب مطیع ہو گیا تو اب خوشی سے چلتا ہے۔

عادات بد چھوڑنے کے لیے انتہائی صبر کی ضرورت ہے۔ اگر آپ نے پختہ عزم کر لیا تو تمہاری مدد ضرور کی جائے گی کیونکہ صبر کے ساتھ نصرت اور مدد کا آنا یقینی ہے۔

OOO

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ سے بچنے کے لیے صبر کا حصول

ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''طریق الھجرتین'' میں لکھا ہے۔[1] معصیت سے بچنے کے لیے صبر کے حصول کے متعدد طریقے ہیں:

① گناہ کی برائی کا علم

جب بندے کو گناہ کی قباحت اور برائی کا علم ہو جائے' اور یہ علم بھی ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے معصیت کو بندے کی مصلحت کے لیے حرام کیا ہے' تا کہ وہ ذلتوں اور رسوائیوں سے محفوظ رہے تو پھر وہ معصیت کے ارتکاب سے صبر کرتا ہے۔ سب سے پہلی چیز یہی ہے' جس کی معرفت کا حصول واجب ہے کہ معاصی قبیح ہوتے ہیں۔ مثلاً تمباکو نوشی قبیح ہے اور زنا قبیح ہے۔ اسی طرح دیگر گناہوں کے متعلق علم حاصل کرنا ضروری ہے کہ وہ کس قدر قبیح اور برے ہیں۔ جب بندے کو گناہوں کی قباحت کا علم ہو جائے گا تو وہ ان کے ارتکاب سے صبر کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ﴾

(الاعراف: ۷/ ۳۳)

''آپ فرما دیں! میرے رب نے ظاہری و باطنی بے حیائی کی باتیں حرام کر دی ہیں۔''

---

① طریق الھجرتین ص:۳۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا فحاشی اور بے حیائی کے کام' حرمت سے پہلے اور بعد دونوں صورتوں میں قبیح ہوتے ہیں۔ لیکن شارع علیہ السلام نے اس سے منع کر کے اسے تہہ در تہہ قباحت میں لپیٹ دیا ہے۔ وہ اگرچہ بذات خود بھی قبیح تھے لیکن جب کوئی عقل مند انسان دیکھتا ہے کہ رب تعالیٰ نے اس سے روکا ہے تو اس کی قباحت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جب بندے کو علم ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ نے اس کی مذمت کی ہے اور اس سے اور اس کا ارتکاب کرنے والے سے اللہ تعالیٰ نے نفرت کا اعلان کیا ہے۔

لہٰذا جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے بھی روکا ہے وہ بذات خود قبیح ہے۔ پھر بندہ معصیت کو اس کی قباحت کے لیے اور اس کی رسوائی کے لیے چھوڑتا ہے' تاکہ وہ خود محفوظ و مامون رہے۔

② اللہ سے حیا کرنا

جب بندے کو علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے' اس کی سرگوشیاں تک سن رہا ہے۔ اور وہ بندہ طبعی طور پر شرمیلا ہو تو وہ اپنے رب سے ضرور شرم کرے گا کہ اس کا رب اسے معصیت پر دیکھے۔

اس سے لازم آتا ہے کہ تم اپنے دل میں ایسی آنکھ لگا لو جو یہ دیکھے کہ تم اللہ کے سامنے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ (الرحمن: ۵۵/ ۴۶)

''اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو کر (حساب کتاب دینے سے) ڈر گیا۔ اس کے لیے دو جنتیں ہوں گی۔''

اس یقین کے بعد بندے کو اس کے نگران کی دائمی نگرانی نصیب ہو گی۔

③ اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنا

تجھے چاہیے کہ تجھ پر اللہ کی جس قدر نعمتیں اور احسان ہیں' ان کی قدر کرے۔ تجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تجھے مسلسل نعمتیں دے رہا ہے اور تو اس کی نافرمانی کر رہا ہے۔ کیا یہ طرز عمل شرفا کا ہے؟ تو نے اپنے جس بیٹے پر معمولی احسان کیا ہے وہ تیری نافرمانی کرے تو اس پر غصے ہو جاتا ہے۔ اس طرح تجھے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنی چاہیے۔ کیا وہی نہیں ہے جس نے تجھے پیدا کیا' رزق دیا اور تیرے عیوب پر پردہ ڈالا' تجھے صلاحیتیں عطا کیں' گھر میں اور زمین میں تمکنت عطا کی اور تیری مدد کی؟! اس کے باوجود بھی تو اس کی نافرمانی کرتا ہے۔ تو کیسا بندہ ہے؟!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾ (الرعد : ۱۳/ ۱۱)

''بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾ (الانفال : ۸/ ۵۳)

''یہ اس لیے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کسی قوم سے اپنی نازل کی گئی نعمت کو نہیں بدلنے والا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔''

ایک گناہ کی سزا

اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت' ایمان ہے۔ جبکہ گناہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو زائل کرتے اور چھین لیتے ہیں۔

کسی نیکو کار کا کہنا ہے: ''میں نے ایک گناہ کا ارتکاب کر لیا تو ایک سال تک قیام اللیل سے محروم کر دیا گیا۔''

مذکورہ مثال سے سمجھ لینا چاہیے کہ جب تم بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ خود ہی تم سے اپنی نعمتیں زائل کر دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح کا ایک اور قول ہے: ''میں نے گناہ کا ارتکاب کیا تو فہم قرآن سے محروم کر دیا گیا۔''

کسی اور نے کہا: ''میں نے ایک گناہ کیا تو چار سال سے میں پیچھے کی طرف جا رہا ہوں۔یعنی مجھے خسارہ ہو رہا ہے۔'' یہ کیوں ہے؟ کیونکہ اس نے ایک گناہ کیا ہے؟

لہٰذا اے بندے! اللہ تعالیٰ کی تجھ پر جو نعمتیں ہیں ان کی قدر کر۔اور تجھے یقین ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت' دولت ایمان ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (الحجرات: ۴۹/ ۱۱)

''ایمان لانے کے بعد فسق و فجور بہت بری چیز ہے۔اور جس نے توبہ نہ کی پس وہی لوگ ظالم ہیں۔''

④ اللہ کا ڈر

غلام کو لاٹھی سے سمجھانا پڑتا ہے جبکہ آزاد کے لیے اشارہ کافی ہوتا ہے۔اگر تو نے اللہ تعالیٰ سے شرم نہ کی تو اس کا خوف ہی کر لے۔''

کیا اللہ تعالیٰ اس پر قادر نہیں کہ تجھے زمین میں دھنسا دے۔تجھ سے انتقام لے لے۔تو اللہ سے ڈر۔وہ کہیں تجھے رسوا نہ کر دے۔تو اس کی سزا سے ڈر جا۔اللہ کی خشیت کے لیے تجھے اپنا علم کافی ہے۔اور اللہ کے بارے میں دھوکے میں مبتلا کرنے کے لیے تیری جہالت کافی ہے۔

⑤ اللہ کی محبت

اللہ تعالیٰ اگر تجھ سے محبت کرتا ہے تو اس صورت میں جب کہ تو اس کا فرمانبردار ہو جائے۔

اگر تو اپنے خالق کی نافرمانی کرتا ہے۔تجھے اللہ کی بجائے گناہوں سے زیادہ محبت ہے۔تیری ذات کے لیے یہی مثال کافی ہے: کیا تو ایک عورت سے محبت کرتا ہے اور اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کریم سے محبت نہیں کرتا؟

کیا تو درہم و دینار سے محبت کرتا ہے اور اللہ کریم سے محبت نہیں کرتا؟

بیشک اللہ کی محبت گناہوں پر صبر کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اور دل میں محبت کی دلیل جتنی مضبوط ہوگی' اطاعت کے لیے اس کی آمادگی اتنی ہی مکمل ہوگی۔ اور مخالفت کے ترک کرنے میں وہ مضبوط تر ہوگا۔

تجھے ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب ''مدارج السالکین'' میں ''اللہ کی محبت اور محبت کا مقام'' پر بحث کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

ابن قیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے ''اللہ سے محبت سلف صالحین کے طریقے کے مطابق کرنی ضروری ہے۔ پاگل صوفیوں کے طریقے کے مطابق اللہ سے محبت نہیں ہوتی۔ جس کو وہ عشق کہتے ہیں۔ یہ (صوفی) لوگ سب سے بڑے جاہل اور سب سے بڑے گمراہ ہیں۔

اللہ کی محبت کی بنیاد علم ہے۔ محبت جوں جوں کمزور ہوتی جائے گی' اللہ کی مخالفت اور معصیت ویسے ویسے زیادہ ہوگی۔

ایک شخص ڈنڈے کے ڈر سے معصیت اور نافرمانی چھوڑتا ہے۔ اور دوسرا اللہ کے ساتھ محبت کی وجہ سے اس کی معصیت ترک کرتا ہے' ان دونوں میں فرق ہے۔

ہم اللہ کی عبادت تین وجوہ کی بنا پر کرتے ہیں:

(۱) اس کی محبت کے حصول کے لیے۔ (۲) اس کی جہنم سے ڈرتے ہوئے۔

(۳) اس کے احسان کی امید کرتے ہوئے (تینوں عمل اکٹھے ہیں) تاکہ وہ ہمیں اپنی جنت عطا کرے۔

ذاتی شرافت اور غیرت

غلام اپنے آقا کی معصیت کا ارتکاب اس لیے نہیں کرتا کیونکہ معصیت سے اس کے مقام میں فرق آ جائے گا۔ اپنی منزل سے گر جائے گا۔ معصیت اسے حقیر بنا دے گی اور اسے نیچ لوگوں کے برابر کر دے گی۔ اے بندے! تو ذرا غور کر! معاصی کا ارتکاب کون کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ غیرت مند اور جرأت مند یا پیچ اور فضول لوگ؟!

شاعر نے کیا خوب کہا:

وَإِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ عَلٰی طَعَامٍ
رَفَعْتُ یَدِیْ وَنَفْسِیْ تَشْتَهِیْهِ
وَتَأْبَی الْاَسُوْدُ وَرُوْدَ مَاءٍ
إِذَا كَانَ الْكِلَابُ یَلَغْنَ فِیْهِ

''جب مکھی کھانے میں گر پڑتی ہے تو میں (کھانے سے) اپنا ہاتھ کھینچ لیتا ہوں جبکہ میرے نفس میں کھانے کی خواہش ابھی باقی ہوتی ہے۔ اور شیر اس گھاٹ سے پانی نہیں پیتا جس میں کتوں نے منہ ڈالا ہو۔''

لہٰذا تو اپنے نفس کو تنبیہ کر اور اسے مخاطب کر کے کہہ: اے نفس! محرمات اور مخالفات کا ارتکاب صرف ذلیل، رسوا اور کمینے اشخاص کرتے ہیں؟ اے نفس! معاصی کا بندہ کون ہوتا ہے؟ صرف وہی نا جو اللہ کا بندہ ہونے کے قابل نہیں ہوتا۔

⑦ معصیت کے بُرے انجام کے متعلق علم ہونا۔

معاصی اور گناہوں کا انجام ذلت و رسوائی کی صورت میں نکلتا ہے۔ معصیت کے نفس پر اثرات بہت بُرے ہوتے ہیں۔ اور جسم پر بھی بُرے اثرات پڑتے ہیں، بلکہ معصیت کے ارتکاب کی وجہ سے دنیا میں فساد پھیل جاتا ہے۔ معصیت کے اثرات شمار سے باہر ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- گناہ کرنے والا چہرے کی سیاہی، دل کی تاریکی، پریشانی اور گھٹن، جیسی مہلک امراض کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔
- گناہ کرنے والا شدید قلق میں دکھائی دیتا ہے۔ اس کا حزن و ملال بڑھ جاتا ہے۔
- اس کا وقار پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔
- دشمن کے مقابلے کی قوت کمزور پڑ جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- وہ تقویٰ کی زینت سے محروم ہو جاتا ہے۔ یعنی تقویٰ کے اس لباس سے جس کے ذریعے اللہ نے اسے زینت اور جمال بخشا ہے' محروم ہو جاتا ہے۔
- معصیت کی وجہ سے دل شکنجے میں جکڑ دیا جاتا ہے۔
- اس کی سختی اور ہر معاملے میں حیرت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ گناہگار سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔
- دشمن گناہگار کا دوست بن جاتا ہے۔
- جو علم اسے حاصل تھا وہ بھول جاتا ہے۔ (دل کی بیماری سے مراد عزت کے بعد اس کی ذلت' اور دشمن سے مراد شیطان ہے)

توبہ سے محرومی کی بنا پر معصیت کی سزائیں

- گناہ کرنے والا اپنے دشمنوں کے ہاتھوں قیدی بن جاتا ہے......
- اس کی ایمانی تاثیر کمزور ہو جاتی ہے لہٰذا اس کا حکم نہیں چل سکتا۔
- اس کا امن زائل ہو جاتا ہے' بلکہ خوف میں بدل جاتا ہے۔ لہٰذا ڈرپوک ترین لوگ وہ ہوتے ہیں جن کے اعمال برے ہوں۔
- اس کی انسیت ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس پر وحشت غالب آ جاتی ہے۔ انسان جتنا زیادہ بداعمال ہو جائے اس کی وحشت اتنی زیادہ ہو گی۔ گناہ گار کی وحشت اس کے اور اس کے دوستوں اور ساتھیوں کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے اور گھر والوں کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ پھر زیادہ دیر نہیں گزرتی کہ اسے اپنے آپ سے بھی وحشت ہونے لگتی ہے۔ پھر وہ ہر وقت پریشان حال' غمگین' اداس' اور مایوس رہتا ہے۔ اس کے گناہوں کے علاوہ ان چیزوں کا اور کوئی سبب نہیں۔ پھر وحشت اس کے اور اللہ کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ اور یہ سب سے بڑی سزا ہے۔ وہ کوشش کرتا ہے کہ اپنے رب کو پکارنے کے لیے اپنے ہاتھ بلند کرے۔ لیکن وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ وہ کوشش کرتا ہے کہ اپنے دکھوں کی دوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے کوئی دعا یاد کرے' لیکن اسے کوئی دعا یاد نہیں آتی۔

بندے اور اللہ کے درمیان وحشت کی یہ قسم سب سے زیادہ خوفناک اور خطرناک ہے۔ اور یہ گناہوں کی سزا ہے۔ جب تجھے تیرے گناہ وحشت سے مغلوب کر لیں تو اپنے نفس کو گناہوں سے علیحدہ کر کے اپنے رب کے انس کی تلاش کر۔ اللہ کے آگے خلوص دل سے توبہ کر لے۔ وہ تیری وحشت کو انس ومحبت میں تبدیل کر دے گا۔

اللہ کی قربت کے لیے اس کا انس کافی ہے' بالکل یہ حقیقت ہے۔ اللہ کی قسم! بے شک انسان خوردونوش' بیوی' اولاد وغیرہ متعدد ضروریات زندگی سے محروم ہو لیکن اس کا دل اللہ کی محبت سے بھرا ہو۔ اس کی اطاعت کی لذت اسے حاصل ہو تو وہ کائنات میں اللہ کے سوا سب سے مستغنی اور بے پروا ہو سکتا ہے۔

- اللہ کی رضا زائل اور غصے اور غضب کا نزول۔
- اللہ کی قربت اور اس کی پناہ والا اطمینان وسکون غائب ہو جائے گا اور وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جائے گا۔
- بندے کا حسرتوں کے کنوئیں میں گر پڑنا۔ وہ ہمیشہ دائمی حسرت کا شکار ہو جائے گا۔ جونہی اسے کوئی لذت حاصل ہوتی ہے اس کا نفس اس سے لذت چھین کر اس کے بدلے اسے حسرت دے دیتا ہے۔ تاکہ وہ لذت کو محسوس نہ کر سکے۔ اگر وہ لذت محسوس بھی کرے تو اس کا نفس ضرور اسے کسی دوسری ذلت میں گرا دے گا۔ کتنے لوگوں کے پاس اپنی بیویاں ہوتی ہیں لیکن ان کے نفس انھیں حرام جگہ پر نظر ڈالنے سے نہیں رکنے دیتے۔ پھر وہ دوسری شادی کر لیتا ہے لیکن نظر حرام سے نہیں رک پاتا۔ بلکہ اس کا نفس ہمیشہ اس سے لذت چھینتا رہتا ہے۔ اور اسی طرح وہ حسرت ویاس کی علامت بن جاتا ہے۔ بہرحال وہ حسرت وندامت کے کنوئیں میں گرا رہتا ہے۔ پھر وہ محسوس کرتا ہے کہ جونہی وہ لذت سے آشنا ہونے والا ہوتا ہے' تو اس پر جس قدر طاقت رکھتا ہے اس سے کئی گنا زیادہ وہ عاجز آ جاتا ہے۔ اور جوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوں اس سے لذت کا چھننا شدت اختیار کرتا ہے' توں توں وہ اپنی بیچارگی کا اعتراف کرتا ہے۔ اس کا غم و یاس شدید ہو جاتا ہے۔ ہائے یہ سزا اور پھر جہنم کی آگ۔ آخرت کی آگ سے پہلے دنیاوی آگ' جس کا انجام بن جائے اس دنیا ہی میں اس کے دل پر آگ نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ اللہ کی اس بھڑکتی ہوئی آگ کا نوالہ بنے جو دلوں پر غالب ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ﴾ (الهمزة: ۱۰۴/ ۶۔۹)

''وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں تک پہنچے گی۔ بے شک وہ (آگ) ان پر (ہر طرف سے) بند کر دی جائے گی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔''

- تونگری کے بعد اس کا فقر و احتیاج: معصیت کے ارتکاب سے پہلے وہ ایمانی دولت سے مالا مال تھا۔ جونہی اس نے معصیت کا ارتکاب کیا محتاج بن گیا۔
- رزق کا نقصان: بے شک بندہ اپنے گناہوں کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔
- جسمانی کمزوری
- بندے کو اطاعتِ الٰہی کے ذریعے جو حلاوت اور مٹھاس حاصل ہوتی ہے۔ گناہوں کی وجہ سے وہ حقارت اہانت (توہین) میں بدل جاتی ہے۔ لیکن انسے اس کا شعور نہیں ہوتا۔
- اس کے دشمن کی اس میں طمع اور اسے اس میں کامیابی کا حصول۔ شیطان جب بندے کو اپنے آگے جھکنے والا اور مطیع و فرمانبردار دیکھتا ہے تو اس کی طمع اس بندے میں زیادہ ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے آپ سے اس بندے پر اپنی کامیابی کی باتیں کرتا ہے۔ اسے اپنی پارٹی کا رکن بنا لیتا ہے۔ بالآخر اللہ کریم کی جگہ شیطان ہی اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آقا و مالک بن جاتا ہے۔

❀ اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پہ سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ قرآن نے اسی کو ''الران'' زنگ کہا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (المطففین:۸۳/ ۱۴)

''ہرگز نہیں' بلکہ ان کے اپنے بد اعمال کے سبب ان کے دلوں پر زنگ آ گیا ہے۔''

❀ گناہ کے ارتکاب کے بعد اطاعت کی حلاوت و لذت سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔ گناہ کے بعد اگر چہ وہ اطاعت کے کام کرے' تو بھی اسے اطاعت میں لذت نہیں ملتی۔ اطاعت میں لذت توبہ کی شرط سے مشروط ہے۔

کسی عالم سے پوچھا گیا: کیا گناہگار کو لذت اطاعت ملتی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں' اللہ کی قسم! لذت نہیں ملتی بلکہ جو گناہ کا ارادہ کرتا ہے۔ وہ بھی لذتِ اطاعت سے محروم ہو جاتا ہے۔

❀ گناہ بندے کے دل کو آخرت کے سفر سے دور رکھتے ہیں۔

گناہ گار کا دل ہمیشہ منتشر اور پراگندہ رہتا ہے۔ وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ جب بندہ اطاعت کے کام کرے اور گناہ سے توبہ کرے تو اس کا دل دنیا سے سفر کر کے آخرت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ پھر توفیق کے نمائندے اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اور ہر طرف سے اس پر لطف و عنایت کی پھوار پڑتی ہے۔ لیکن جب دل دنیا سے علیحدہ ہو کر آخرت کی طرف متوجہ نہ ہو تو پھر تھکاوٹ' مشقت' ریاضت' سستی اور کمزوری اس کا لازمی جز بن جاتے ہیں۔ اس کے بغیر اس کا چارہ نہیں ہوتا۔

❀ اللہ تعالیٰ بندے کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔ اللہ کسی ایک پہلو سے توجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہٹائے تو بندے کی زندگی کے چاروں کونے تاریک ہو جاتے ہیں۔ اور نحوست اسے گھیر لیتی ہے۔ اور جب بندہ اللہ کی اطاعت سے اعراض اور پہلو تہی برتے۔ اور گناہوں میں مصروف ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اعراض کر لیتا ہے۔ اور جب اللہ بندے سے رخ موڑ لیتا ہے تو اللہ کے فرشتے بھی اس بندے سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ پھر وہ بندہ توفیق اور اعانت و مدد سے محروم ہو جاتا ہے بلکہ ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے۔ اس کے بالکل برعکس جب بندہ اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو اللہ بھی اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾

(الانفال : ۸/ ۱۲)

''جب آپ کا رب فرشتوں کی طرف وحی کر رہا تھا کہ بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں، پس تم اہل ایمان کو ثابت قدم رکھو۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾

(فصلت : ۴۱/ ۳۰)

''بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر وہ ثابت قدم رہے۔ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ تم نہ خوف کرو اور نہ غم کرو اور تم بشارت سن لو اس جنت کی جس کا تم وعدہ دیے جاتے ہو۔''

❀ ایک گناہ اور سہی۔ بندہ ایک کے بعد دوسرا گناہ کرتا ہے۔ اور پھر گناہوں کا سلسلہ چل پڑتا ہے۔ پہلا گناہ دوسرے کو قوت بخشتا ہے۔ وہ دونوں مل کر بندے کو تیسرے اور پھر چوتھے گناہ کی طرف بلاتے ہیں۔ حتی کہ اس کی ہلاکت یقینی ہو جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

❀ جب بندے کو علم ہوتا ہے کہ جو کام اس کے لیے زیادہ لذت کا باعث تھا اور زیادہ سرور انگیز تھا۔ اسی معصیت کی طرح جس کا وہ ارتکاب کر چکا ہے یا کسی اور نوع کی معصیت ہو۔ تو وہ حزن و ملال کا شکار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بندے کے لیے لذت اطاعت اور لذت محرمات اکٹھی نہیں کرتا۔ چونکہ مومن کی لذات دنیا میں اسے نہیں ملتیں اسی لیے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار کو یوں مخاطب کرے گا:

﴿اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا﴾ (الاحقاف: ۴۶/ ۲۰)

''تم اپنا اجر وثواب دنیاوی زندگی میں حاصل کر چکے ہو۔''

❀ بندے کو جب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اعمال ہی آخری گھر کے لیے زادِراہ اور وسیلہ ہیں۔ اگر اس نے اللہ کی معصیت کے ارتکاب کے ذریعے زاد راہ اکٹھا کیا تو یہ زادِ راہ اسے عاصیوں اور مجرموں کے ٹھکانے تک پہنچا دے گا۔ اور اگر بندہ اللہ کی اطاعت کے کاموں کے ذریعے زاد اکٹھا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس زاد کے ذریعے اہل طاعت و ولایت کے ٹھکانے تک پہنچا دے گا۔

❀ بندے کو جب علم ہو گا کہ اس کی قبر میں اس کا ساتھی، اس کا عمل ہی ہو گا۔ اگر اس نے دنیاوی زندگی میں برے کام کیے ہوں گے تو قبر میں اس کا ساتھی سیاہ بھجنگ، بدبودار، متعفن اور ڈراؤنی شکل والا ہو گا۔

❀ جب اسے علم ہوتا ہے کہ نیک اعمال اس کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں حتیٰ کہ اس کی ملاقات اس کے اللہ سے کرا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ﴾ (فاطر: ۳۵/ ۱۰)

''اس (اللہ) کی طرف پاک کلمات (اعمال) چڑھتے ہیں اور عمل صالح انھیں اوپر اٹھاتا ہے۔''

❀ معصیت کی ایک سزا یہ ہے کہ عاصی اللہ تعالیٰ کے مضبوط قلعے سے باہر آ جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ قلعہ ایسا ہے جو اس کے اندر ہے' اسے کسی قسم کے نقصان یا ضیاع کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ وہ جب معصیت کا ارتکاب کرتا ہے تو اس مضبوط حصار سے باہر نکل آتا ہے اور چوروں اور ڈاکوؤں کے لیے تر نوالہ ثابت ہوتا ہے۔

تیرا کیا گمان ہے؟ جو ایسے محفوظ قلعے سے باہر آ جائے جہاں اسے کوئی مصیبت نہ آ سکتی ہو۔ اور اب وہ ایک ویران اور وحشت ناک مقام پر آ گیا۔ جہاں چوروں اور ڈاکوؤں کا ٹھکانہ ہے۔ کیا وہ اس کے پاس کوئی چیز رہنے دیں گے؟!

❀ معصیت کی ایک سزا یہ ہے کہ بندہ معصیت کے ذریعے' اللہ تعالیٰ کے غصے اور غضب کو دعوت دیتا ہے' لہٰذا اس کی عمر سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔ نیز اس کے مال سے' اس کی صحت سے' اور اس کے گھر میں بلکہ بندے کے ہر پہلو سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

درج بالا ترتیب میں معصیت کی اہم سزاؤں کے ساتھ ''معصیت کی سزائیں'' کے شروع میں چار سزاؤں کا بھی ذکر ہے' یہ کل ستائیس سزائیں بن جاتی ہیں' تا کہ تجھے خوف دلا سکیں۔ پھر تو معصیت ترک کر دے۔ اور اس سے صبر کرے۔ تا ہم یہ صرف مثالیں ہیں وگرنہ معصیت کی سزاؤں کو شمار کرنا بندے کے بس کی بات نہیں۔

مذکورہ عنوان (معصیت کی سزائیں'' سے پہلے معصیت پر صبر کرنے کے ضمن میں سات اسباب تحریر کر رہے تھے۔

⑧ امیدوں کو کم کرنا اور کثرت سے موت کو یاد کرنا:

کثرت سے موت کو یاد کرنے سے تو معصیت کرنے سے صبر کرتا ہے۔ چونکہ تو ڈرتا رہے گا کہ تو گناہ کی حالت میں ہو اور تجھے اچانک موت اچک لے۔ تب تیرا خاتمہ برا ہو اور رسوا کن ٹھکانہ تجھے ملے۔

⑨ خورد و نوش میں فضول اشیا سے کنارہ کشی

نیز لباس' سونے' ہم مجلس اور باہمی گفتگو میں فضولیات سے بچنے سے بھی انسان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معصیت کے ارتکاب سے دور رہنے کے لیے صبر اور مدد حاصل ہوتی ہے۔ معصیت کی طرف بلانے والی قوت ان فضولیات سے پرورش پاتی ہے۔

⑪ دل میں ایمان کے پودے کو پیوست کر لے

یہ سبب مذکورہ بالا تمام اسباب کا جامع ہے۔ اور وہ ہے بندہ اپنے دل میں ایمان کے پودے کو پیوست کرے تو بندے کی قوت ایمانی کے مطابق ہی اسے معصیت پر صبر کرنے کی طاقت ملے گی۔ جوں جوں اس کا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جائے گا' اس کا صبر بھی ویسے ویسے کامل و اکمل ہوتا جائے گا۔ اور جیسے ہی ایمان کمزور ہو گا معصیت سے صبر بھی کمزور ہو جائے گا۔ جب اللہ کے ساتھ ایمان بندے کے دل میں پختہ ہو جائے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کے ساتھ قائم ہو کر' اس کی رؤیت (اللہ کے دیدار) کا یقین کر کے' اس کی حرام کردہ اشیا کی حرمت کو مان کر' اور جو اللہ کی حرام کردہ اشیا کا ارتکاب کرے اللہ کو اس سے نفرت اور اس کے غصے کا تصور کر کے بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کے ثواب و عقاب کے ساتھ ایمان کی پختگی اور جنت و دوزخ پر یقین ہو جائے۔ تو ایسی حالت میں وہ معاصی اور گناہوں سے اپنے آپ کو روکنے میں کامیاب ہو گا۔ اور جب اس کے دل میں ایمان کا چراغ مضبوط ہو جائے گا۔ اس کے ذریعے بندے کے سب اطراف روشن ہو جائیں گی۔ نور ایمان اس کے چارسو پھیل جائے گا۔ اور یہ نور اس کے اعضا میں سرایت کر جائے گا اور بندے کو اللہ کی اطاعت کی طرف لے چلے گا۔ تو تمام اعضاء اطاعت کی طرف جلدی جلدی جائیں گے اور معاصی سے رک جائیں گے۔

گزشتہ چھ ارکان آپ کی توبہ کرنے کے لیے اور آپ کو اپنی توبہ پر قائم رکھنے کے لیے ہیں۔ آئندہ بقیہ دو ارکان' توبہ کی علتیں اور صحیح توبہ کی علامات کی وضاحت ہو گی۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ نہ کرنے کی وجوہات

① عدم خلوص:

ایک آدمی گناہ کا سبب کمزور ہونے کی بنا پر توبہ کرتا ہے۔ یا شہوت کی آگ بجھ جانے کی وجہ سے توبہ کرتا ہے' تو یہ پرخلوص توبہ نہیں ہے۔ لہٰذا پورے خلوص کے ساتھ اپنی توبہ کو صحیح کریں۔ خلوص کی بجائے توبہ کے درج ذیل اسباب بھی ہو سکتے ہیں:

(ا) صحت یا مال کے ضیاع کا خوف یا رسوائی کا خوف۔ مثلاً بندہ کہے: اب تک تو اللہ تعالیٰ نے میرے گناہوں پر پردہ ڈالا ہے لیکن میرے پاس کوئی ضمانت نہیں کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ اسی طرح میرے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔ یہ سوچ کر وہ بندہ توبہ کر لیتا ہے۔ تو یہ خوف' توبہ کی علت کہلائے گا۔

(ب) مفلسی' بیچارگی اور عدم قدرت بعض دفعہ توبہ کا باعث بنتی ہے۔ اسی لیے علما نے نامرد کی توبہ میں طعن کیا ہے کہ اگر وہ زنا سے توبہ کرتا ہے تو کیا اس کی توبہ صحیح ہوگی؟! کیا گونگے' جھوٹ بولنے سے توبہ کر سکتے ہیں' بہر حال اس کا جواب بھی ہے کہ ہاں اگر ان کی توبہ خلوص پر مبنی ہو تو صحیح ہے۔

(ج) گناہ کے ارتکاب کے بعد مشقت اور تھکاوٹ سے بچنے اور راحت کی غرض سے توبہ کی جائے۔ مثلاً بندے کے دل میں خیال آئے کہ گناہ' اطاعت کی نسبت زیادہ مشقت کا باعث ہیں' تو وہ اپنے آرام کے لیے توبہ کرے گا۔ اللہ کے لیے یہ توبہ نہیں ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(د) وہ اپنے علمی اور معاشی نقصان سے بچنے کے لیے توبہ کرے۔ اللہ ذوالجلال کے خوف سے نہیں۔

(ھ) وہ اس لیے توبہ کرے کہ بیوقوف لوگ اس پر غالب نہ آ جائیں۔

(و) اپنی شان وشوکت' احترام' عہدے اور اپنے سرداری اور اجارہ داری کی بقا کے لیے بندہ توبہ کرے۔ گویا اس نے توبہ اس ڈر سے کی کہ بندے اسے اس حال میں دیکھیں گے تو کیا کہیں گے؟ اس کی توبہ اللہ کے لیے نہیں ہوگی۔

② عزم کی ناپختگی اور گناہ کی پختگی

جب تجھے عورت سے جماع کرنے کی لذت یاد آئے گی تو تو آہیں بھرے گا۔ اور یہی صورت نفس کو معصیت کے ارتکاب کے لیے ابھارنے کا سبب بنے گی۔ یہ توبہ کی ایک علت ہے کیونکہ توبہ سے مقصد کامل ندامت اور گناہ کی قباحت کا یقین کرنا ہے۔

③ گناہوں پر اطمینان اور اپنے نفس کی ثقاہت کا یقین

گویا اسے امن و سلامتی کی ضمانت مل گئی ہو۔ خبردار خود پسندی سے دور رہ۔ اور خبردار! تو دھوکہ مت کھا۔ پس آدمی جہاں بیٹھتا ہے اپنی توبہ کی قبولیت کے بلند بانگ دعوے کرتا ہے۔ اور فخر سے پھولے نہیں سماتا۔ گویا اس کا انجام بہت ہی اچھا ہوگا۔

④ دائمی غفلت اور آنکھوں کی خشکی

آنکھوں کے آنسو دلوں کے زرخیز ہونے کی دلیل ہیں جبکہ خشک آنکھیں قساوت قلبی کی علامت ہیں۔ اور توبہ کے بعد ضروری ہے کہ دل پر کپکپاہٹ طاری ہو جائے۔ اور بندے کا احساس بیدار ہو جائے۔ تاکہ توبہ کے بعد نیک اعمال میں جلدی کی جا سکے۔ درج بالا توبہ کے اثرات میں سے کسی ایک اثر کا بھی نہ ہونا سارے اثرات نہ ہونے کی دلیل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿۵﴾ توبہ کے بعد نیک اعمال

توبہ کے بعد بندے کے اعمال صالحہ بکثرت ہوں' چونکہ توبہ سے پہلے اعمال صالحہ کی قلت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ (الفرقان : ۲۵/ ۷۰)

''مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لایا اور نیک اعمال کیے۔''

تو چاہیے کہ جو اعمال صالحہ توبہ سے پہلے بندہ نہیں کرتا تھا وہ توبہ کے بعد کرے۔ مثلاً توبہ سے پہلے وہ قیام اللیل نہیں کرتا تو توبہ کے بعد اسے یہ عبادت ہمیشہ کرنی چاہیے۔

توبہ سے پہلے اگر اسے روزانہ تلاوت کی عادت نہیں تھی' تو توبہ کے بعد اسے قرآن کے مقرر حصے کی روزانہ تلاوت ضرور کرنی چاہیے۔ اگر توبہ سے پہلے وہ صبح شام کے اذکار نہیں کرتا تھا' تو توبہ کے بعد اسے صبح شام اور دیگر اذکار کی عادت ڈالنی چاہیے۔ اسی طرح دیگر اعمال صالحہ سمجھنے چاہئیں۔

❀❀❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقبول توبہ کی علامات

1 جب بندے کی توبہ اللہ کے ہاں مقبول ہو جاتی ہے تو اس کی پہلی علامت یہ ہے۔ کہ بندہ پہلے کی نسبت زیادہ نیک ہو جائے۔ توبہ کے بعد اطاعت الٰہی اور دیگر اعمال صالحہ پر مداومت اور ہمیشگی ہو جائے۔ کیونکہ توبہ کے بعد اطاعت و خیرات کے کاموں میں نقص توبہ توڑنے کی دلیل ہے۔ اور اس بات کی نشانی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تیری توبہ قبول نہیں کی۔ اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ تو گناہوں کی طرف لازماً پلٹنے والا ہے۔ اور تیرا گناہ کی طرف لوٹنا تیری توبہ کے مردود ہونے کی علامت ہے۔

2 توبہ کے بعد گناہ کی طرف لوٹنے کا ڈر تیرے شامل حال ہو جائے' پلک جھپکنے کی دیر تک بھی اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھے۔ لہٰذا مومن اپنے گناہ کی طرف اس طرح دیکھتا ہے گویا وہ پہاڑ کے نیچے کھڑا ہے۔ اسے اس کا ڈر ہوتا ہے کہ وہ اس کے سر پر آ پڑے گا۔ جبکہ منافق اپنے گناہ کو ناک کی مکھی سمجھتا ہے کہ جب چاہے گا اسے اڑا دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾

(النحل: ۱۶/ ۴۵۔۴۷)

''کیا برائیاں کرنے والے لوگ اللہ کی تدبیر سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ کہ اللہ ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین میں دھنسا دے۔ یا ان کو وہاں سے عذاب آئے کہ انھیں اس کا شعور نہیں۔ یا وہ ان کو چلتے پھرتے پکڑے۔تو وہ عاجز کرنے والا نہیں۔ یا ان کو تب پکڑے جب وہ لوگوں کو ڈرا رہے ہوں' بے شک تیرا رب البتہ شفقت کرنے والا مہربان ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّ هُمْ نَآئِمُوْنَ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ يَلْعَبُوْنَ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ وَ لَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ﴾ (الاعراف: ۷/ ۹۷، ۱۰۰)

"کیا پس بستیوں والے بے خوف ہو گئے کہ ہمارا عذاب ان کے پاس رات کو آئے جب وہ سوئے ہوئے ہوں۔ یا بستیوں والے بے خوف ہو گئے کہ ہمارا عذاب ان کو چاشت کے وقت آئے جب وہ کھیل رہے ہوں۔ کیا وہ اللہ کی تدبیر سے امن میں ہو گئے اور اللہ کی تدبیر سے صرف خسارہ پانے والی قوم ہی امن میں ہوتی ہے۔ کیا ان لوگوں پر واضح نہیں ہوا جو زمین میں (پہلے) بسنے والوں کی (ہلاکت) کے بعد اس کے وارث ہوئے کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہ کی وجہ سے انھیں مصیبتوں میں مبتلا کر دیں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیں' پھر وہ (کچھ) نہ سن پائیں۔"

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

﴿فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴾ (العنکبوت: ۲۹/ ۴۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پھر ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ پر پکڑا چنانچہ ان میں سے کوئی تو وہ تھے جن پر ہم نے پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیجی۔ اور ان میں سے کوئی وہ تھے۔ جنہیں چنگھاڑ نے آن پکڑا' اور ان میں سے کوئی وہ تھے جنہیں ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے کوئی وہ تھے جنہیں ہم نے غرق کر دیا' اور اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں تھا بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔''

مثال کے طور پر کوئی شخص گناہ کرے آپ اسے کہیں تو توبہ کر لے اور وہ جواب میں کہے: میں ہر روز صبح کو سو بار ''سبحان اللہ وبحمدہ'' کا وظیفہ کرتا ہوں۔ پس میرے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ پھر سارا دن میں جو جی میں آئے کرتا ہوں ...... تو ایسا شخص یقیناً خسارے میں ہے۔ اپنی جیب سے دوسروں پر خرچ کرتا ہے۔ اور اپنے ساتھ ظلم کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے اور گناہ کی حالت میں اسے پکڑ لے تو وہ بالکل ضائع ہو جائے گا۔

اگر آپ توبہ کریں تو آپ اپنے دل پر لازماً خوف طاری کر لیں اور اللہ کی تدبیر سے کبھی بھی اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھیں۔ اور آپ کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں خوف کم نہ ہو جائے۔ اور آپ جہاں تھے وہیں لوٹ جائیں۔

۳ جلد یا دیر سے سزا ملنے کے ڈر اور ندامت سے دل کو ڈرائیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِىْ بَنَوْا رِيْبَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ﴾

(التوبہ: ۹/ ۱۱۰)

''انھوں نے جو عمارت بنائی تھی وہ ہمیشہ ان کے دلوں میں شک ڈالے رکھے گی' الا یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔''

اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا﴾ (التوبہ : ۹/ ۱۱۸)

''اور ان تین افراد پر بھی (مہربانی فرمائی) جنھیں حکم الٰہی کے انتظار میں چھوڑ دیا گیا تھا۔ حتی کہ جب زمین فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں بھی ان پر تنگ ہوگئیں اور انھوں نے سمجھا کہ اللہ (کے غضب) سے سوا اس کے ان کے لیے کوئی جائے پناہ نہیں پھر اللہ نے ان پر توجہ کی۔''

۴ خصوصی انکساری اور عاجزی جو صرف خالص توبہ کرنے والے کے لیے ہوتی ہے۔

پکی سچی توبہ کی علامات میں سے ایک علامت خصوصی عاجزی و انکساری ہے جو توبہ کرنے والے کے دل پر چھا جاتی ہے۔ اس کی تشبیہ کسی چیز سے نہیں دی جا سکتی۔ وہ عاجزی غیر گناہگار کے لیے نہیں ہو سکتی۔ نیز وہ بھوک کی وجہ سے بھی حاصل نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی صرف محبت کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ وہ ان سب اشیا سے بڑھ کر ایک الگ معاملے اور خاص کیفیت ہے۔ اپنے رب کے سامنے دل مکمل عجز و نیاز کا اظہار کرتا ہے۔ یہ عاجزی دل کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے۔ اور اسے اس کے رب کے سامنے ذلیل اور دھتکارا ہوا بنا کر پھینک دیتی ہے۔

اللہ عزوجل کو اس عاجزی سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔ نیز اس خضوع تذلل، خشوع، اور اس کے سامنے اپنے آپ کو اس طرح گرانے اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دینے سے زیادہ بھی اللہ کو کوئی چیز پیاری نہیں ہے۔

اللہ کی قسم!...... بندے کا اس حالت میں یوں کہنا کتنا لذیذ اور شیریں ہوگا۔ اے اللہ...... میں تجھ سے تیری عزت اور اپنی ذلت کے واسطے سوال کرتا کہ تو مجھ پر رحم فرما۔ میں تجھ سے تیری قوت اور اپنی ضعیفی، تیرے غنا اور اپنی فقیری، کے واسطے سوال کرتا ہوں۔ میری یہ جھوٹی خطا کار پیشانی تیرے سامنے ہے۔ میرے علاوہ تیرے بندے بے شمار ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے علاوہ میرا کوئی آقا نہیں۔ تیرے عذاب اور تیرے در سے بھاگ کر تیرے علاوہ نہ کوئی نجات کا گھر اور نہ کوئی پناہ گاہ ہے۔ نہ کوئی نجات دھندہ اور نہ کوئی پناہ دینے والا ہے اے اللہ!...... میں تجھ سے ایک مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں' تیری طرف ایک جھکنے والے ذلیل انسان کی طرح گڑگڑاتا ہوں' ایک اندھے اور ڈرے ہوئے شخص کی طرح میں تجھے پکارتا ہوں اور اس شخص کی طرح سوال کرتا ہوں جس کی گردن تیرے لیے جھک چکی ہو' اس کی ناک تیرے لیے خاک آلود ہو چکی ہو اور جس کی آنکھیں تیرے لیے آنسو بہا رہی ہوں۔ اور جس کا دل تیرے لیے ذلیل ہو۔''

اس طرح کی آہ و زاریاں اور سسکیوں میں ڈوبی ہوئی سرگوشیاں توبہ مقبولہ کے نشانات ہیں۔ جو شخص اپنے دل میں یہ کیفیت محسوس نہ کرے اسے اپنی توبہ کی فکر کرنی چاہیے اور اسے صحیح کرنے کے لیے رجوع کرنا چاہیے۔

تو گویا سچی توبہ کتنی مشکل ہے؟ اور زبانی دعویٰ کرنا کتنا آسان ہے؟ اور سچے اور مخلص انسان کے لیے سچی اور مخلص توبہ سے زیادہ مشقت آمیز کوئی چیز نہیں۔ اور ہر گناہ سے بچنے کی ہمت اور ہر نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی عطا کرتا ہے۔

سچی توبہ کرنے والے کے دل میں خصوصی عاجزی نمودار ہوتی ہے۔ جو توبہ نہ کرنے والے کے دل میں ظاہر نہیں ہوتی۔ ایسی مکمل عاجزی جو دل کو سب اطراف سے گھیر لیتی ہے۔ وہ جس نے اپنے آپ کو آقا کے سامنے راندہ ذلیل اور کمینہ بنا کر پھینک دیا۔ عاجز و مجبور' جلدی آنسو بہانے والا' قریب سے اللہ کو یاد کرنے والا' خشوع و خضوع کے ساتھ رجوع کرنے والا' اللہ کے ذکر سے تر دل کے ساتھ نہ تو اسے کوئی دھوکہ ہے نہ خود پسندی اور مدح کی چاہت اور نہ ہی دوسروں کا عیب جو اور غیروں کے گناہوں کا متلاشی۔ بلکہ ہمیشہ ہمیشہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ عزوجل کے ذکر میں غلطاں و پیچاں رہتا ہے۔

اے میرے محبوب!

تو نے میرے ہمراہ متعدد گھاٹیوں کا سفر کیا' دورانِ سفر تو نے بہت زیادہ خوف کھایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مشقت اٹھائی۔ میں نے یہ فریضہ اس لیے انجام دیا تاکہ تجھے خالص توبہ کے راستے پر گامزن کرنے کی کوشش کروں۔

اللہ سے میں پر امید ہوں کہ میرے' ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو پڑھ سن کر یقیناً تیری آنکھوں میں دنیا ذلیل ہو چکی ہوگی۔

اب جب کہ تیری آنکھوں سے میرے حروف جدا ہونے کی ابتدا ہو رہی ہے تو میں سب سے پہلے اپنے آپ کو پھر تجھے اور پھر سب لوگوں کو اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں۔ تو اپنے آپ سے دنیاوی گرد و غبار جھاڑ دے۔ اپنے اوپر تو نے جو سستی کی چادر تان رکھی ہے' اسے اتار پھینک اور اپنے نفس کے خلاف سچے عزم کے ساتھ جہاد کے لیے تیار ہو جا۔ اس کتاب کے آخری حرف سے سچی توبہ کی ابتدا کر دے جس سے پہلے ایک ایسا آنسو تیری آنکھوں سے نکلنا چاہیے جو تیری آنکھیں روشن کر دے اور اس کے لیے تیرا دل کھل جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ﴾ (الحج : ۲۲/ ۳۴)

''(اے پیارے پیغمبر) خشوع و خضوع کے ساتھ رجوع کرنے والوں کو بشارت دے دیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ نصیب ہونے کے نتیجے میں حسن خاتمہ کی علامات

نبی ﷺ نے ان بشارتوں کو واضح فرما دیا ہے جو اچھے خاتمہ پر دلالت کرتی ہیں، بندے کی وفات جب ان میں سے کسی حالت پر ہو تو وہ ایک اچھی فال اور بہترین خوشخبری ہوگی۔

① مرتے وقت بندے کا کلمہ توحید پڑھنا

مستدرک حاکم میں سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا'' اسے ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

② اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لیے شہادت کی موت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ○ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ○﴾

(آل عمران : ۳/ ۱۶۹ تا ۱۷۱)

''جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں' ان لوگوں کی بابت جواب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں' اس پر کہ انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے' وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے' اور اس سے بھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا''

۳ غزوہ کرتے ہوئے یا حج میں احرام کی حالت میں مرنا

نبی ﷺ نے فرمایا:

''جو اللہ کے راستہ میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے اور جو اللہ کے راستہ میں مر گیا وہ بھی شہید ہے۔'' (صحیح مسلم و مسند احمد)

نیز رسول اللہ ﷺ نے اس محرم کے بارے میں فرمایا جسے اس کی اونٹنی نے گرا کر مار ڈالا تھا:

''اسے پانی اور بیر کے پتے سے غسل دو اور اس کے دونوں کپڑوں ہی میں کفن دو اور اس کے سر کو نہ ڈھکو' کیونکہ قیامت کے دن وہ تلبیہ پکارتا ہوا اٹھے گا''

(صحیح مسلم)

۴ مرنے والے کا آخری عمل اللہ کی اطاعت ہو

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اللہ کی رضا مندی چاہتے ہوئے لا الہ الا اللہ کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے اللہ کی رضا مندی چاہتے ہوئے کسی دن روزہ رکھا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے اللہ کی رضا مندی چاہتے ہوئے کوئی صدقہ کیا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔'' (مسند احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ ضروریات خمسہ کے دفاع میں مرنا

ضروریات خمسہ یعنی دین، نفس، مال، آبرو اور عقل کے دفاع میں مرنا جن کی خود شریعت اسلامیہ نے حفاظت کی ہے، یہ بھی حسن خاتمہ کی ایک علامت ہے، چنانچہ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہوا وہ شہید ہے، جو اپنے اہل کی حفاظت میں قتل ہوا وہ شہید ہے، جو اپنے دین کی حفاظت میں قتل ہوا وہ شہید ہے اور جو اپنی جان کی حفاظت میں قتل ہوا وہ شہید ہے'' (سنن ابی داؤد و سنن ترمذی)

⑥ کسی وبائی مرض میں صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے مرنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض وبائی بیماریوں کی وضاحت فرمائی ہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

(الف) طاعون: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''طاعون کی بیماری میں مرنا ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے'' (صحیح بخاری و مسند احمد)

(ب) سل: سیدنا راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مسلمان کا قتل ہو جانا شہادت ہے، طاعون کی بیماری میں مرنا شہادت ہے، عورت کا زچگی کی حالت میں مر جانا شہادت ہے اور سل کی بیماری میں مرنا شہادت ہے'' (مسند احمد)

(ج) پیٹ کی بیماری: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے'' (صحیح مسلم)

(د) ذات الجنب: جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے'' ...

کامل آرہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ عورت کا بچہ کی وجہ سے نفاس کی حالت میں مرنا

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عورت جو زچگی کی حالت میں بچہ کی وجہ سے مر جائے وہ شہید ہے' اس کا بچہ اپنے ناف کے ذریعہ اسے جنت میں لے جائے گا۔'' (مسند احمد)

⑧ ڈوب کر' جل کر اور دب کر مرنا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شہداء پانچ ہیں: طاعون کی بیماری میں مرنے والا' پیٹ کی بیماری میں مرنے والا' ڈوب کر مرنے والا' دب کر مرنے والا اور اللہ کے راستہ میں شہادت پانے والا'' (سنن ترمذی و صحیح مسلم)

اور سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کے راستہ میں شہید ہونے والے کے علاوہ شہید کی سات قسمیں ہیں: طاعون کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے' ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے' پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے' جل کر مرنے والا شہید ہے' دب کر مرنے والا شہید ہے اور حالت زچگی میں مرنے والی عورت شہید ہے'' اسے امام احمد' ابوداؤد' نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد بتایا ہے اور ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔

⑨ جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مرنا

سیدنا عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس مسلمان کی موت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں ہو اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے بچا لے گا۔'' (مسند احمد و سنن ترمذی)

⑩ موت کے وقت پیشانی کا عرق ریز ہونا

سیدنا بریرہ' حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''موت کے وقت مومن کی پیشانی عرق ریز ہوتی ہے'' (سنن ترمذی و سنن نسائی)

ہم اللہ تعالیٰ سے حسن خاتمہ کے سوالی ہیں

اے میرے بھائیو!......

اے توبہ کے طلب گارو! تحقیق تم نے خواہشات کے مقامات کے شرور کو پہچان لیا۔ لہٰذا تم اب تقویٰ کی طہارت کے حصول کے لیے سفر شروع کرو۔ پرعزم سواریوں اور زادراہ کے ساتھ والہانہ انداز میں چل پڑو اور تم میں سے کوئی دائیں بائیں متوجہ نہ ہو۔ اور جہاں کا تمہیں حکم دیا گیا ہے وہیں چلو۔ اللہ پر توکل کرو۔ تم توبہ کرو اور ڈرومت۔

متوجہ ہو جاؤ اور ادھر ادھر توجہ نہ ہٹاؤ۔ اپنے رب کی طرف چلو' اللہ ہماری اور تمہاری خطائیں معاف فرمائے گا۔ اور ہم پر اور خصوصاً تم پر رحم کرے گا۔

اے اللہ!...... (بندے کی) یہ محنت ہے اور تجھ پر توکل ہے۔ (بندے کا) یہ عمل ہے اور توفیق تیری ہی طرف سے ہوتی ہے۔ اے اللہ!...... تو ہم پر توبہ نصوحہ کے ساتھ رحم فرما۔ اے اللہ!...... تو ہم پر رحم فرما تا کہ ہم توبۃ النصوح (پکی سچی توبہ) کریں۔ اے اللہ!...... تو ہم پر رحم کرتا کہ ہم ایسی توبہ کریں جو تجھے راضی کرے۔ اے اللہ!...... تو ہماری توبہ قبول فرما' ہمارے گناہ دھو دے' ہماری خطائیں مٹا دے اور ہمارے درجات بلند فرما۔ اے اللہ!...... سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت فرما۔ اے اللہ تعالیٰ!...... ہمارے نبی محمد ﷺ اور آپ کے اصحاب اور آپ کی امت پر رحمتیں اور بہت زیادہ سلامتی بھیج۔

اے اللہ!...... میں تسبیح کرتا ہوں' تیری تعریف کے ساتھ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود (حقیقی) نہیں سوائے تیرے۔ میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ مختصر رسالہ جسے تمام مخلوق سے زیادہ ضعیف و ناتواں اور تمام خلقت سے زیادہ اللہ کی طرف محتاج' محمد حسین یعقوب نے لکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کی' اس کی بیویوں کی' اس کی اولاد کی اور سارے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

توبہ کیوں نہیں کرتے؟

انسان نسیان سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اس کے تحت وہ دانستہ یا نادانستہ گناہ کر بیٹھتا ہے۔ بہترین انسان وہ ہے جسے گناہ کے بعد یہ احساس ہوجائے کہ اس سے غلطی ہوگئی ہے۔ اگر اس نے توبہ نہ کی تو یہ غلطی اس کے خالق و مالک (اللہ کریم) کو اس سے ناراض کر دے گی۔ اس سے اپنے معبود و مالک (اللہ کریم) کی ناراضی کسی صورت بھی برداشت نہیں ہوتی۔ اسی لیے وہ فوری طور پر اللہ کریم کے دربار میں حاضر ہو کر گڑگڑاتا ہے...... وہ آئندہ سے ایسے گناہ نہ کرنے کا پکا عزم کرتے ہوئے توبہ کرتا ہے کہ اے مالک الملک! اس مرتبہ معاف کر دے آئندہ میں ایسا کبھی نہ کروں گا۔

گناہ کے بعد ایسے احساسات اور پھر توبہ کے لیے پشیمانی وندامت پر مبنی یہ عمل ایک خوش نصیب انسان کے حصہ میں آتا ہے۔ جب کہ اس جہاں میں ایسے بدنصیب سیاہ کار بھی ہیں جن کو آج تک یہ احساس بھی نہیں ہوسکا کہ ان کا مالک ان سے ناراض ہو چکا ہے اور وہ ہیں کہ دن رات گناہ کرتے چلے جارہے ہیں۔ ان کو کبھی توبہ کا خیال ہی نہیں آیا۔ وہ رات کو نہایت گہری نیند سوتے ہیں یا دیگر گناہوں پر مبنی اعمال میں مصروف رہ کر گزار دیتے ہیں' جب کہ اللہ کریم اس وقت پہلے آسمان پر آ کر دنیا والوں کو آواز دیتا رہتا ہے کہ: اے دنیا والو! ہے کوئی جو مجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے'...... ہے کوئی توبہ کرنے والا' میں اسے اپنی رحمت سے بخش دوں......؟؟ لیکن یہ بدنصیب لوگ اس اعلان سے غافل توبہ سے محروم رہتے ہیں...... لمحہ فکریہ یہ ہے کہ کہیں ہم بھی ایسے لوگوں میں شامل تو نہیں...... کیا وجہ ہے کہ ہمیں توبہ کا خیال بھی نہیں آتا...... رات دن گناہوں کے ارتکاب کے باوجود ہم توبہ کیوں نہیں کرتے' ہم اتنے سنگدل اور باغی کیوں ہو گئے ہیں' کون سی وجوہات محرکات اور اسباب ہیں کہ جنہوں نے ہمیں اپنے مالک کے سامنے توبہ کرنے سے روک رکھا ہے؟

اسی حقیقت کو اس کتاب میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ امید ہے یہ دلوں میں خشیت الٰہی پیدا کر کے' آنکھوں سے گرم آنسو بہا کر' اللہ کے دربار میں گڑگڑا کر' توبہ کرنے کی توفیق کا باعث بنے گی۔ ان شاءاللہ۔

محمد طاہر نقاش

دار الابلاغ

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

DARULIBLAGH